نحن نقص علیک احسن القصص

شاید خلاق انس و جان رحمت سند کون و مکان کہ این نسخہ دلجو

۴۶۳۸۶

تفسیر سورۂ یوسف مترجم اردو

Checked
1987

از ابراہیم بن قاضی نور محمد صاحب طیلہاری بشراکت نور اللہ بن جیو خان

در مطبع حیدری واقع بمبئی مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھوں پہلے توحید جان آفرین
قلم کی طرح خاک پر رکھ جبین

دکھا جسنے نقش و نگار قدم
بنایا ہے گلگشت لوح

اسی سے ہی سرسبز باغ سخن
ہی سیراب دشت و آب

عنایات سے اسکے اک مشت خاک
ہوئی معدن گوہر تابناک

اسی نے جگر چیر ہر سنگ کا
کیا گوہر ایجاد ہر

کیا آباد گلشن بفضل ربیع
دکھا دی ہی انواع نقش

اسی کی ہی قدرت سے باغ و بہار
مطرز ملون بنقش

ہر ایک برگ و گل اس سے ہے تازہ رو
ہر ایک گل مین پنہا اسی کی

سورۂ یوسف

جہان تا جہان عالم نیک و بد ہے — سر مو نہ باہر ہے از سر نوشت
قلم جسطرح اسکا جریان ہے — مخالف ہو کوئی نہ امکان ہے
نہ واقف کوئی اسکے ہے کار سے — نہ آگاہ ہے اسکے اسرار سے
ہے ذات نبی معترف بالقصور — غرض عجز ہے اصل و فرع شعور

در نعت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی کون سرور فخر انبیا — دُرِ قلزمِ قدرت کبریا
بہارِ گلِ بوستان ازل — چراغِ شبستانِ علم و عمل
مقدس ہے ذات اسکی شمع سبیل — وہ ہے باعثِ خلقتِ جزو کل
شفیع الوریٰ خاتم المرسلین — کہ دینونکا ناسخ ہوا اسکا دین
عطا حق نے کر تاج اسریٰ اسے — کیا مالکِ تختِ اوحیٰ اسے
محمد کے مانند جگ میں نہیں — نہ پیدا ہوا ہے نہ ہووے کہیں
اسے جسطرح چاہئے دے کمال — کیا شاہد بزم عز و جلال
رسولوں کا کر دُرّۃ التاج اسے — کیا مسند آرائے معراج اسے
بنا حق نے گل قاب قوسین کا — کیا آفتاب اسکو کونین کا
رسالت کے دیوان کا ہے انتخاب — ہوئی اسپہ نازل ہے ام الکتاب
ہے تیرا ہی عالی ذرد ح الامین — خطاب اسکو ہے رحمۃ العالمین
تعالیٰ نے سر پہ سایہ گستر تھا قد — اسی کا ہے آفاق ازل تا ابد

کہانی ہی یوسف کی یہہ دلربا
کہ ہی احسن القصص حق نے کہا

نہین بیش و کم کا یہان دخل ہی
کہ مصحف غرض شاہد اصل ہی

کھلا گل ہی باغ عنایات کا
الف لام را تلک آیات کا

عجب قصہ یوسف کا ہی دلپذیر
یہہ قرآن مین سورت ہی اک بیمنظیر

بنی اسکی تفسیر عربی تمام
ہے مقرون بنور صداقت کلام

وہ تصنیف اس ذات عالی سے ہے
امام محمد غزالی سے ہے

روایات سے ابن عباس کی
انھون نے ہی تفسیر ساری لکھی

ہین طرفہ مضامین اسکے صریح
مطابق بقول حدیث صحیح

گواہ سخن ہی حدیث و دلیل
رہے کذب ہو کس طرح وان دخیل

اسی درج سے درّ مکنون لے
ہر ایک بے خلاف اسکا مضمون لے

لباس اسکو پہنا وہین نظم کا
کیا ماہ رخسار اس بزم کا

مضامین تفسیر کر انتخاب
لکھی مین نے دلچسپ پیاری کتاب

سخن میرا ہو پیش حق مستجاب
بحق رسول و بآل و صحاب

یہان سے ہی تمہید تفسیر کی
حقیقت ہی یوسف کے توقیر کی

روایت

روایت ہے کعب ابن احبار کی
سنو تم ذرا اسکو ہے یون کہی

خدا نے جب آدم کو پیدا کیا
خلافت کا تاج اسکے سر پر دیا

پچھاڑی [illegible] ذکر تسبیح کا
روایت [illegible] سے ہی ہی تھا
آ[illegible] تاجدار
دیا [illegible] نے کرامت کا تاج
[illegible] نے پھر یہہ کہا
[illegible] بخشا زیادہ زہد
[illegible] یہہ آدم نے ای میرے رب
پھر آدم نے سینے سے اسکو لگا
[illegible] نہ کر غم کہ یوسف ہے تو
[illegible] ابن عباس نے یون کہا
چمکتا تھا ماتھے مین وہ اسکے نور
جبین مین وہ اسکے چمکتا رہا
کیا صلب مین نوح کے پھر قرار
خدا سے دعا نوح نے کی تھی جب
کیا نور یوسف نے اسدم کلام
کیا کفر جسنے بڑا ہے شقی
وہی نور تھا آگ مین جب خلیل

سعادت کا آگے درخت اک کھڑا
جو یوسف کو آدم نے دیکھا کہا
دیا اسکو اسطرح عزو وقار
بڑے اسکے درجات عالی ہین آج
کہ حسن وجمال اسکو ہمنے دیا
کرین لوگ دنیا مین اس کا حسد
تو دے حسن دنیا کا ثلث اسکو اب
دو آنکھونکے بیچ اسکے بوسہ دیا
رکھا پہلے آدم نے اس نام کو
کہ یوسف کا نطفہ جو آدم مین تھا
کیا ثبت مین اسنے آپھر ظہور
طرح شمع کے وہ دمکتا رہا
جبین مین چمکتا تھا مہتاب اور
کہ ہو غرق قوم اسکی پانی مین سب
کہ یا نوح تم پر درود اور سلام
جو ایمان لایا وہ ہے جنتی
پڑا آکے پایا ثواب جزیل

تفسیر سورۂ یوسف

عطا اسنے آدم کو کی وہ نمود
کیا پاک اسکو اسنے اپنے سجود
رکھا اسکے سر پر وہ تاج وقار
بزرگی و حسن اسکو تھا بے شمار
جمال اور حسن انکو ایسا دیا
نہ اسکے تھا ایسا نہ ہے ہی
یہ ہم کو تھا حسن یوسف کا حق
سے مفتون اسکے حسن کا
روایت ہی نقل وفرا
[illegible] کے جزو اسد نے پیش و پس
[illegible] کی طرح اسکو ساری جہان کو دیا
[illegible] کی طرح اسکو ساری جہان کو دیا
[illegible] کی طرح دس حصے جہان کو دیا
[illegible] ایک دنیا کو مان

اسی طور سے صبر جز دس ہوا
سب ایوب کو یک بخلق خدا

صلابت کے بھی حق نے دس جز کئے
ہین موسیٰ پہ نو ایک سب کے لئے

تو خط و کتابت کے دس حصے جان
ہین عیسیٰ کو نو ایک سارا جہان

فصاحت بلاغت کے دس جز و نیک
محمدؐ کو نو ساری خلقت کو ایک

رہا ایک باقی جو حسن و جمال
ہوئے اسکے دس حصہ بتفصیل و حال

ملا ایک حصہ بخلق خدا
کیا باقی یوسف کو حق نے عطا

روایت کہون ابن حارث سے ہے
خدا اس سے راضی ہو وہ یون کہے

کہ یوسف کی جسدم ہوئی قبض جان
چلا نور اس کا سوئے آسمان

وہان جاکے اس نور نے ڈھیل کی
وہ لٹکا رہا مثل قندیل کی

طلب کی خدا نے محمدؐ کی روح
اسی نور یوسف کی دی سب فتوح

ڈھنکا نور یوسف نے اس نور کو
گیا نور سے نور معمور ہو

جو تھا یوسف اور انبیا مین تمام
محمدؐ مین آیا وہ سب نور عام

سورۂ یوسف مکیۃ وھی مائۃ حدی عشر آیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

الٓرٰ تلک

کہ اللہ کی یہہ نہین ہی کتاب — محمد نے اسکو بنایا ہی آپ

قرآناً عربیاً

قرآن عربی زبان کا

عرب کی جو بولی مین اترا قرآن — سبب یہہ کہ کہتے تھے کفار وہان
عجم کا ہی اک شخص سلمان نام — نبی کو سکھاتا ہے وہ یہہ کلام
عجم سے کوئی تا کہ نسبت نہ دے — زبان عرب مین اتارا اُسے
نبی نے کہا ہی کہ ہین تین چیز — عرب کو رکھو انکے باعث عزیز
عرب ہو نہین قرآن عربی مین ہے — کلام اہل جنت بھی عربی مین ہے

قرآنکی فضیلت مین

فضایل مین قرآنکی ہی یہہ فصل — کہ سب نقل قرآن ہی سب کی اصل
کتاب اور فرقان ہی اسکا نام — حکیم اور مہیمن بھی اسی نیکنام
عزیز اور محکم خدا نے کہا — اور اک نور بھی نام اسکا لیا
اسیطرح سے اسکے ہین ساٹھہ نام — کتاب خدا مین لکھے ہین تمام

قرآن پڑھنے کی فضیلت مین

زندگی مین پڑھنے کی اسکے لکھون — کہا ہی نبی نے حدیثون مین یون
ہے جو کہ قرآن رکھے دل مین یہم — نہ بخشے گا مجھہ کو خدا نے کریم

کہ پڑھتا چلا جا تو قرآن کو
ملین اسطرح کے وہ عالیمقام
کہ مابین ان دو مکانونکا گر
تو تحت الثریٰ سے لگا تا فلک
نبی نے کہا اہل قرآن کے
جو انکا عدو ہے خدا کا عدو
قیامت کو قرآن اسپاس آ
ہوا نسانکی شکل اسکی تمام
کہے اسکو پہچانتا ہے مجھے
کہے قاری مین تو نہین جانتا
پھر آخر کو لیجا اُسے رب کے پاس
جماعت فرشتونکی ہو راست پر
اور اک تاج شاہانہ سر پر دھرین
جو دنیا مین ہی بلکہ اس سے دو چند
کرین اسکے ماباپ پھر یہہ کلام
ہوئی کس طرح ہمپر اتنی عطا
پڑھا تیری بیٹی نے قرآن کو

مکانون مین جنت کے دلشاد ہو
عوض مین ہر آیت کے اے نیکنام
کرے ناپ اسکی جو فہم بشر
درازی ہو اسکی بلا ریب و شک
ہین مخصوص درگاہ سبحان کے
محب انکا اللہ کا دوست ہو
ہر ایک طرح کے رنج سے دے بچا
چلے آگے قاری کے ہو کر امام
مین ہون کون تو جانتا ہی مجھے
کہے مین ہون قرآن حامی ترا
خدا اسکو دے نعمتین بیقیاس
بہشتونکے بائین طرف اسکے گھر
دو اور حلہ ماباپ کو اسکے دین
عوض حلونکا دین نہ آوے پسند
کہ یارب عمل بد ہمارے تھے عام
یہہ ہو حکم کیا تو مین جانتا
عطا تجھپہ اتنی بھلا کیون نہ ہو

تفسیر سورۂ یوسف

یہہ نیت کا اُسکے لگا اُسکو پھل
گیا ڈوبتا ڈوبتا پھر سنبھل

کہا اُسنے تو نے ہدایت کی راہ
دکھائی مجھے تجھکو دیوے اللہ

بہت اس سے زیادہ ہدایت بڑی
کہ آسان کی تو نے مشکل اڑی

تعجب ہوا مجھکو اسبات کا
کہ دن ہوگیا کس طرح رات کا

پھر آیا ہین نکلے ہین کرنے طواف
کہ تا ہون گنہ میرے سارے معاف

اوسی یار کو مینے پایا وہان
لگا پوچھنے مجھسے تو یہان کہان

وہی تو کہ جسنے ہدایت کیا
مجھے دم مین صاحب ولایت کیا

کہا مینے ہی اصمعی میرا نام
کیا مینے بن مین تھا تجھسے کلام

لگا کہنے ای اصمعی صبح و شام
وہ ہین نان آتے مجھے لا کلام

ادراک شوربے کا پیالہ ضرور
فرشتہ لے آتا ہی میرے حضور

پیالہ ہی چاندی کا بے جرم داغ
چمکتا ہی وہ شب کو مثل چراغ

کہا مینے پیالے وہ سب جمع کر
دے اولاد کو اپنے ای باجبر

کہا اُسنے تو ہی بڑا فیلسوف
مین سمجھا تھا تو ہی بڑا باوقوف

فلک پر ہی رزق ای ولی خدا
مرا اور سب میری اولاد کا

کرون مین زمین پر بھلا کیون طلب
فلک سے جو دیتا ہو رزق آپ سب

کہا پھر کہ ای اصمعی کچھ کلام
خدا کا سنا مجھکو ای نیک نام

کہا مین قسم کھا کے کہتا ہی رب
قسم اپنی کھاتا ہی اسطرح اب

تفسیر سورۂ یوسف

کہ اتنے مین کیا اُسپہ رحمت ہوئی
کہ موقوف سب اُسکی زحمت ہوئی

نبی کو ہوا حکم رب العباد
کہ تھا یہہ گنہگار اور نامراد

گناہونکا اُسپہ ہوا تھا عذاب
عمل بد کے کرنے سے تھا یہہ خراب

حمل اُسکی بی بی کو تھا بعد مرگ
تولد پسر ہو گیا بعد مرگ

بڑا جب ہوا اُسکی مانے شتاب
معلم کو سونپا اُسنے دے کتاب

پڑھی اُسنے بسم اللہ اور میرا نام
لیا اُس سے مین سب عذاب اپنا تھام

روایت یہہ ہے حفص نے یون کہا
نہین اُسکے کہنے مین شک کچھ ذرا

ہوا میرے ہمسائے مین اک جوان
سب اُسمین تھے دوزخ کے ظاہر نشان

گنہگار فاسق تھا بد روزگار
مین دیکھا اُسے خواب مین ایکبار

کہ جنت مین پھرتا ہے وہ خوش جمال
کہا مین بتا کیا ہوا تیرا حال

کہا مجھکو بخشا مرے رب نے آج
رکھا سر پہ میرے یہہ بخشش کا تاج

کہا مینے تھا تو بڑا نابکار
تجھے کیسے بخشیگا آمرزگار

کہا جو کہ پڑھتا ہے قرآن کو
کبھی فضل رب سے وہ فاسق نہو

مین پڑھتا تھا یٰسٓ و سورہ دخان
ملی مجھکو دو چیز دونو سے یہان

دخان سے ہوئی مجھپہ دوزخ حرام
یٰسٓ سے اب جنان مین خرام

کہا مینے پڑھتا تھا تو سب کتاب
انہین سونے تو نکا بلا کیون ثواب

کہا اُسنے مین شب کو اخلاص سے
انہین دو کو پڑھتا بڑی آس سے

نہو جیسے قرآن زیادہ نہ کم — اسیطرح قاری ہین سب یکقلم
کہ درجے مین سارے وہ ہین اولیا — نہ زیادہ نہ کم اُس سے درجہ ذرا
نہین جیسی قرآن کی کچھ مثال — سمجھ لو تم ایسا ہی قاری کا حال
پڑھے جبکہ قاری کلام خدا — خدا کیطرف سے یہہ ہووے ندا
کہ جس طرح تو نے کیا مجھکو یاد — اسی ڈھب سے کرتا ہون تجھکو یاد
نہ بھولا ہی دنیا مین مجھکو جو تو — نہ بھولون مین عقبیٰ مین تجھکو کبھو
گناہ اسکے پڑھنے سے ہوتے ہین دور — نکوئی مین ہرگز نہووے قصور

حکایت سائل صاحب یقین

حکایت ہی اک کامل پاک کی — کہ مسجد تھی اک ابن سماک کی
کیا ایک سائل نے آکر سوال — کہ ای ابن سماک فرخندہ فال
بھلا کچھ تو صدقہ دو اب تو مجھے — کہا اُسنے قرآن سے کچھ تجھے
گر آتا ہی پڑھ اُسکو اسکا ثواب — مجھے بخش اُسنے دیا یون جواب
فقط ایک الحمد جانون ہون مین — خریدی ہی کسطرح پر اُسکو تین
کہا جو کہ رکھتا ہون مین مال سے — جو کچھ پاس میرے ہی اثقال سے
وہ سب تجھکو دونگا مین ای نیکذات — کہا ایسی مجھسے نکھہ پھر بات
مین آیا ہون صدقے کا لون یکدم — کہ ہو کچھ مری احتیاج اُس سے کم

STATE CENTRAL LIBRARY HYDERABAD

ہم اک تجھپہ کرتے ہین قصہ عیان
وہ ہی سارے قصون مین بہتر بیان

کہا اسلئے اسکو احسن قصص
کہ یوسف ہوا احسن الناس بس

سنو تم نبی نے ہمارے کہا
عبادت ہی منہ نیک کا دیکھنا

یہان نیک سے اولیا ہین مراد
کہا بعض علما نے ای نیک زاد

کہون تمسے مین حسن قرآن کا
کہ ہی امر و نہی اسمین سب کچھ لکھا

اور امثال و اخبار و وعد و وعید
سبھی خیر و شر اور شقی و سعید

حساب و ثواب اور عتاب و عقاب
ہزار علم سے ہی بھری یہہ کتاب

ہر اک علم کو فہم ہووین ہزار
سمجھ مین جب آوے یہہ ای ہوشیار

کہی مینے خوبی جو قرآن کی
ہی عقل اسمین حیران انسان کی

ہوا اسلئے نام اسکا احسن
کہ قرآن مین ہی یہہ سب مین عین

بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ

اسواسطے کہ بھیجا ہمنے تیری طرف یہہ قرآن

کیا ہمنے نازل یہہ قرآن جو
تجھ اوپر کہ تا تو خبردار ہو

وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ

اور تو تھا اس سے پہلے البتہ بے خبرون مین

درخت ایک تھا صحن یعقوب میں
نہایت ہی خوبی و اسلوب میں

یہہ خاصہ تھا اُسکا کہ یعقوبؑ کے
جو اولاد ہوتی تو اُس نخل سے

نکلتی وہیں شاخ اک بے درنگ
وہ بڑھتی تھی لڑکے سے بڑھ کے سرنگ

جب ہوتی تھی بیٹے کی مضبوط جوڑ
وہ شاخ اُسکو دیتا تھا یعقوبؑ توڑ

اسیطرح گیارہ ہوئیں اُسکے شاخ
ہوا جبکہ یوسفؑ کا دامن فراخ

نہ نکلی کوئی شاخ اُسکے لئے
کہ یعقوبؑ وہ شاخ توڑا اُسکو دے

جوان جب ہوا وہ علیہ السلام
ہوا حسن کا اُسکے شہرہ تمام

تھی بھائیوں کو یہہ طاقت کہ آ
کبھی اُسکے چہرے کو دیکھیں ذرا

سبب یہہ کہ چہرہ تھا مانند ماہ
نہ پڑتی تھی چہرے پہ اُسکے نگاہ

کہا آکے یوسفؑ نے یوں باپ سے
کہ اک عرض رکھتا ہوں میں آپ سے

ہر اک بھائی کو میرے اک اک چھڑی
بہت خوشنما ہاتھ میں تمنے دی

کرو بارگاہ خدا میں دعا
کہ جنت سے مجھکو ملے اک عصا

تو ہو بھائیوں پر مجھے فخر اور
یہہ سب دیکھ یعقوبؑ نے اُسکے طور

اُٹھا ہاتھ کو اپنے یہہ کی دعا
کہ اے خالق ارض و رب سما

تو جنت سے دے ایک اسکو چھڑی
اسی پر ہی اسکی طبیعت اڑی

اسے بھائیوں پر بڑا فخر ہو
خدا نے کیا حکم جبرئیلؑ کو

زمرد کی لا اک چھڑی اُنکو دی
نہایت وہ خوشرنگ و خوش قطع تھی

تفسیر سورۂ یوسف

حال خواب دیدن یوسف علیہ السلام مرتبہ اول

خدا نے دکھایا جو اُسکو خواب
ہوا جس سے ذی شان عالیجناب
سنو ماجرا خواب کا تم تمام
کہ یوسف تھے یوسف علیہ السلام

سب اُن بھائیونکے بڑے تھے جو یار
گئے سارے سجدے مین بے اختیار

کیا سجدہ یوسف کے اُس بار کو
وہ بارون نے سب ملکے تیار ہو

پھر آئے مکانون کو سب اپنے ہٹ
گئی آنکھ یوسف کی اسمین اُچٹ

کہا اُسکو یعقوب نے کیا ہوا
کہ سوتے سے تو یک بیک چونک اُٹھا

کہا مینے دیکھی ہی اسطرح خواب
دیا اُسکو یعقوب نے یون جواب

کہ یہہ خواب ہی حق مین تیرے بلا
کہین بھائیون سے نہ کہنا ذرا

کہا آکے یوسف نے اس خواب کو
سبھی بھائیون سے جو خوشوقت ہو

دلونمین لگے کھنے کھا کر کے پیچ
کہ یوسف کی ہیگی یہہ سب خواب ہیچ

یہہ انسان جو کچھ کہ کرتا ہی کام
وہی خواب مین دیکھتا ہی تمام

نہ سمجھا کوئی اسکی تعبیر کو
ہنسی سمجھے وہ اسکی تقریر کو

خواب دیدن یوسف علیہ السلام مرتبہ دوم

آٹھوان سال یوسف کو جب
تو پھر اُسنے اک خواب دیکھا عجب

کہ ہی ہاتھ مین اُسکے گویا عصا
زمین پر اُسے گاڑ اُسنے دیا

تو جڑ پھیل کر ہوگئی اُسکی سخت
اُگ آیا اُسیوقت ہو کر درخت

اُسیوقت ظاہر ہوئے پھر ثمر
کئی انبیا مین وہان جلوہ گر

ہین یعقوب موسیٰ جہانکے امام
اور عیسیٰ محمد علیہ السلام

سنا جب یہہ یعقوب نے ماجرا
نگہبانی یوسف کی کرنے لگا

جدا اس سے ہرگز وہ ہوتا نتھا
سُلائے بغیر اسکے سوتا نتھا

خواب دیدن یوسف علیہ السلام مرتبہ چہارم

ہوا سال دسوین مین یہہ اُسکو خواب
کہ کہتی ہی اُسکو خدا کی کتاب

شبِ لیلۃ القدر کا روز تھا
اُسی دن مین شمعِ دل افروز تھا

کہ یوسف تھا یعقوب کے گود مین
اُسے اپنے محبوب کی گود مین

یکایک اُٹھا چونک کر خواب سے
وہ ہو کے غمین جان بیتاب سے

بہت خوف و ڈر اُسکے دل پر ہوا
لیا باپ نے اُسکو چھاتی لگا

کہا میرے دیدہ و دلکے پتلے کے نور
خدا ہر بلا سے رکھے تجھکو دور

گیا تیرا دل خواب سے کیسے ہٹ
بتا نیند تیری گئی کیون اُچٹ

کہا مینے دیکھا ہی اسوقت خواب
کہ دل کو نہین خوف سے اُسکے تاب

کہا اُسنے ای میرے لختِ جگر
بیان مجھسے اُس خواب کو جلد کر

کہا اس گھڑی دیکھتا ہون مین کیا
کہ ہین آسمانونکے دروازے وا

وہانسے نکلتا ہی چھن چھن کے نور
زمین پر کیا نور نے سب ظہور

زمین کا طبق مہرِ انور ہوا
زمین آسمان سب اُجاگر ہوا

زمین پر ہین ہر طرف دریا روان
ہین سب مچھلیان اُنکی تسبیح خوان

اور اُس خواب مین سب ستارے بھی تھے
کہ اُس خواب مین اور دو سورج بھی تھے

اور اُس خواب مین اور دو سورج بھی تھے
کہ اُس خواب مین سب ستارے

کرے ہی جنید ایک دنکا بیان
کہ بغداد مین مینے دیکھا عیان

کہ ہی ایک لڑکا پری کے مثال
اُسے حسن حقنے دیا ہی کمال

اور اک شیخ کے ہاتھ داڑھی مین ڈال
طمانچون سے اُسکے کئے سرخ گال

کہا مینے لڑکے نہو بے ادب
کہ اسبات پر تجھکو جھڑکین گے سب

کہا اُسنے ہیگا یہہ عاشق مرا
جو چاہون کہون اُسکو مین تجھکو گیا

محبت کا دعوا ہی مجھسے اُسے
ملاتین دن سے نہین وہ مجھے

یہہ جھوٹھا جو دعوے مین اپنے ہوا
تو اسواسطے اسکو دی یہہ سزا

یہہ سنکر کے اُس جا پہ مین غش گیا
بہت بات پر اُسکے اشاش گیا

جب آئی افاقت مجھے اور حواس
کسی نے کہا آکے یون میرے پاس

بتا مجھکو بیہوش کیون ہو گیا
کہا مین کہ جو شخص عاشق ہوا

ٹلے وہ نہ معشوق کے پاس سے
بُرا یا بھلا اُسکو جو کچھ کہے

کتابون مین پہلی لکھا ہی یہہ حال
کہ فرماتا ہی ذوالجلال

زبان سے جو لے نام کو غیر کے
محبت کا دعوا وہ مجھسے کرے

وہ جھوٹھا ہی عشق اُسکو مجھسے نہین
اسیطرح جو جھوٹے کہین

جسے کھانے پینے کی لذت ہوئی
اُسے کب ہماری محبت ہوئی

ہو جس دل مین غیرونکا ہر دم خیال
ہی جھوٹھا نہین عاشق ذوالجلال

وہ جھوٹھا ہی جو رات کو سو گیا
کہ اوقات اپنی یونہین کھو گیا

کہا پھر یہہ یعقوب نے خیر ہی
کہا تو نے اسوقت وہ مین ہونین
بہت ہی بری خود نمائی تو جان
کہا ہی یہہ صاحب اشارات نے
کہے چار لفظون کو جو بر ملا
وہ ہین نحن عندی انا اور لی
سمجھہ لو کہ نحن کے معنے ہین ہم
اپڑی اُنپہ آگ اور سب جل گئے
انا مین کے معنو نمین ہی جان لو
قیامت تلک اُسپہ لعنت رہی
اور عندی کے معنے سنو میرے پاس
کہا قوم نے جب یہہ قارون سے
خدا کے بھی کچھہ راہ مین اسکو دے
کہا قوم سے علم ہی میرے پاس
نہین مجھکو اللہ نے کچھہ دیا
زمین کے تلے وہ بھی اور اُسکا مال
کہا جبکہ فرعون نے لفظ لی

خودی سے خدا کو بڑا بیکہی
کہ خورشید و مہ آکے سجدہ کرین
مصیبت کو سر پر اب آئی تو مان
غمین دل کیا اُسکی اس بات نے
ہلاکت مین ڈالے ہی اُسکو خدا
کہا جسنے جتنے بلا اُسکو دی
فرشتون نے اُسکو کہا ہو ہم
خدا کے غضب سے وہ جل بل گئے
کہا اُسکو شیطان نے مان لو
اور عندی بھی قارون نے تھی کہی
کہا اُسکو قارون نے بے ہراس
خدا نے دیا مال ہی یہہ تجھے
بلا دین و دنیا کی تجھسے ملے
اسی سے بڑا ہی یہہ سب میرے پاس
یہہ سب علم سے میرے حاصل ہوا
چلا جاکے ہنستا ہوا کر خیال
سزا ڈوبنے کی اُسے جسنے دی

تفسیر سورہ یوسف

جسے کر دیا باپ اور مانے عاق
قیامت کا دن ہو بہت اُسپہ شاق

صحابہ کو میرے کہے جو بُرا
عذاب اُسکو بیشک کریگا خدا

کوئی خواب جھوٹھے کسی سے کہے
عذاب خدا مین وہ دائم رہے

اسیطرح منکر جو ہو خواب کا
کریگا عذاب اُسکو بیشک خدا

کوئی خواب اپنی جو جھوٹھی کہے
خدا اُسکو اسطرح تکلیف دے

کہ چنگاریون مین بٹھا دین اُسے
جو بیٹھا نجاوے لٹا دین اُسے

پھر آتش مین دوزخکے دین اُسکو ڈال
بہت ہی پھر آیا ہی اسکا وبال

قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْیَاکَ عَلٰٓی اِخْوَتِکَ

کہا ای بیٹے مت بیان کر خواب اپنا اپنے بھائیون پاس

کہا پھر یہہ ای میرے بیٹے عزیز
نکھ بھائیون سے اسے کر تمیز

کہا تین خوابونکا جس طرح حال
نکھیو کبھی اسطرح یہہ مقال

حکایت بنا بر تمثیل

حکایت ہی اسپر سن ای ہوشیار
کوئی شخص تھا شہ کا خدمتگذار

بڑا ہی مقرب تھا وہ شاہ کا
وہ مخصوص تھا شہ کی درگاہ کا

ہوئی ایکدن شہ سے یہہ واردات
بلا کر کہی اُس سے اک دل کی بات

کہا بھائیون سے یہہ احوال سب
انہین آیا سنکر کے طیش و غضب

بڑا جرم جس سے کرو احتراز
خدا کے ہی نزدیک افشای راز

یہہ بولا ہی شبلی نصیحت کا بول
کہ چار عورتون نے دیا بھید کھول

کہی اُم شمعون نے یوسفؑ کی بات
زنِ نوحؑ نے نوحؑ کی واردات

زنِ لوطؑ نے لوطؑ کا حال جا
کہا قوم سے اُنکے سب بر ملا

اور حفصہؓ جو بیٹی عمرؓ کی تھی جان
نبیؐ کا کیا بھید سب پر عیان

خدا نے شکایت کہی تین کی
اُنھونے حفاظت نکی دین کی

چھپایا خدا نے ہی حفصہ کا عیب
وہ ہی عالم السر دانا ہے غیب

کہا ابن عباسؓ نے یہہ کلام
کہ یوسفؑ کے بھائی علیہ السلام

اکٹھے ہوئے گھر مین رؤبیل کے
سبھی جمع اُس جا پہ آکر ہوئے

کہ یوسف کی تدبیر کچھ کیجیے
کسی طرح ایذا اُسے دیجیے

ہوئے جو کہ ناحق پہ آپسمین جمع
اندھیر مین گل ہوگئی اُنکی شمع

گئے بھول ساری ہدایت کی راہ
خدا نے کیا کام اُنکا تباہ

کیا قوم نے نوحؑ پر اژدحام
ہوئی اُنکی جمعیت آخر تمام

کیا جمع انبار نمرود نے
بقتلِ خلیلؑ آگ مردود نے

ہوا قتلِ موسیٰؑ پہ فرعون چست
محمدؐ پہ تھی اہلِ مکہ کی شست

ہوئے جمع یوسفؑ پہ بھائی تمام
کسیکا نہ اُنمین ہوا چست کام

تفسیر سورۂ یوسف

حکایت

حکایت ہی موسیٰ ابن عمران کی
ایک دن رہ مین شیطان نے
اٹھایا عصا اُسکو مارین اُسے
زمین پر ہوا سے اُتارین اُسے
کہا کاش موسیٰ مین دیکھا نہین
کہا مین نے پایا سے مرتا نہین

صفائی سے دل کے تجھے ہو وے ڈر
تہین زور کا تجھکو خوف و خطر

کہا پھر یہہ موسیٰ نے مجھکو بہت
ہین دل کی صفائی کے اسباب کیا

کہا ان نکیجے کسی کا حسد
کہون اور دوسرا یہہ ہی حفظ جسد

وہ ہی انتظار رصد تیرا
ہین معنے رصد کے تجھے دون بتا

غرض پل طراطاب رصد کو تو جان
اسے ہونا برحق قیامت مین مان

کہا پھر یہہ موسیٰ سے شیطان نے
شقیون کے سردار سلطان نے

وصیت کرون تجھکو ای نیکذات
نہ ہرگز کبھی کیجیو تو یہہ بات

سنو پہلے تم یہہ نکیجو حسد
حسد ہی نہایت برا اور بد

کیا قتل پہلے جو ہابیل کو
حسد نے بڑھایا نہ قابیل کو

حسد کے سبب سے وہ کافر ہوا
جہنم کا در واسکو وا فر ہوا

تکبر نکیجو یہہ ہی دوسری
نہ ہرگز اسے جانیو سرسری

کہون تیسری تجھسے ہی وہ یہہ بات
بری ہووے تو جان عورت کی ذات

جہان ہوگے تم دو مین ہون تیسرا
بچو مجھسے پھر تم یہہ امکان کیا

اکیلا نہو نا تو عورت کے پاس
وہی کے بھروسے نکھانا کیا پاس

نہ مجھکو جدا آپ سے جاننا
جو کہتا ہون مین سچ اسے مانتا

ارادہ کیا اور بھی کچھ کہے
فریب اور دغا اسمین موسیٰ کو دے

فرشتہ فلک پر سے اتنے مین آ
یہہ موسیٰ سے اسوقت کہنے لگا

مِن قَبلُ اِبرَاهِیمَ وَاِسحٰقَ اِنَّ رَبَّکَ عَلِیمٌ حَکِیمٌ

پہلے سے ابراہیم اور اسحاق پر البتہ تیرا رب خبردار ہی حکمتون والا

ترے پہلے باپون پہ جیسے تمام
نبوت کی نعمت ہوئی اختتام

ابراہیم و اسحاق تو انکو جان
اسیطرح ہو تو نبی اسکو مان

ہی تحقیق رب تیرا دانا علیم
کرے کام حکمت سے وہ ہی حکیم

فصل

ہی اس فصل مین علم کا سب بیان
کرون اسکی تفصیل کو مین عیان

خدا جل و اعلی کے دس انبیا
کہ دس طرح کا علم انکو دیا

بزرگی ہی سب چیز پر علم کو
کہ درجہ بڑا سب مین عالم کا ہو

سمجھ لے تو اسکو نبی نے کہا
شفاعت کرین تین روز جزا

ہی اول نبی اور عالم کو جان
شہیدونکو پھر تو شفاعت کو مان

کرے علم دین کی جو کوئی طلب
کھلے راہ جنت کی پھر اسپہ سب

ملائک رکھین اپنے بازو کو آ
قدم کے تلے عالمون کے سدا

ستارون مین جیسا ہو نور قمر
ہی عالم اور عابد مین فرق اسقدر

ہی دنیا مین اسکو بڑا مرتبا
مین تفصیل اسکی تجھے دون بتا

اذ قالوا لیوسف واخوه احب الی ابینا منا

جب کہے لگے یوسف اور اسکے بھائی ہمارے باپ کو زیادہ پیارا ہی ہمارے باپ کو یوسف اور اسکا بھائی

جو یوسف کی اور بھائیون کی خبر
یہہ احوال حقتے بیان جو کئے
خبر دی ہی اوس طرح سے اسمین جان
قریبون کی اسمین عداوت کا حال
ہی یوسف کے قصے کا پہلا بیان
کہ بھائی تھے یوسف کے اکثر رسول
ہی بہتیرا یعقوب سے بولنا
ہی لڑکے پہ چوتھی وحی کا اتار
کہ یوسف کا ٹھیرا تھا تھوڑا ہی سول
وہ رونے مین جھوٹے تھے بھائی تمام
کلام خدا جان تو سا تو ہین
جو یوسف کو دیکھا تو سب خاص و عام
نوین مصر سے جب کہ آیا عزیز
سبھی مال دیکر خریدا اسے
دہم آنا سبکا ہی یوسف کے پاس
دسون یہہ اشارات و آیات ہین

کہی حق تعالی نے سب کھول کر
نصیحت ہی سب سائلون کے لئے
ہی اوس چیز کا اسکے اندر بیان
بعیدون کی الفت بحد کمال
رسولون مین ثانی یہہ ہی اسکو مان
کبیرہ ہوا انسے اسکو نہ بھول
ستیم بات ہی اسکو مت بھولنا
کہون پانچوین کو سن اے ہوشیار
چھٹی بھی خبر تم سے دیتا ہون کھول
جو رو رو دیا باپ کو آپیام
کہون تجھسے سن لے تو اب آٹھوین
تحیر مین مصری ہوئے تھے تمام
بہت مال رکھتا تھا ہر ڈھب کی چیز
نتھا مول لینے مین صرفا اسے
یہان کیجئے قدرت حق قیاس
سمجھ لے نصائح کی یہہ باتین

کہے یہہ فرشتہ بشارت اُسے
کہ حق نے یہہ کی ہی اشارت تجھے

مین دونو کو بخشا اُسے اور تجھے
کہ واجب ہی جنت کا دینا مجھے

وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ط

اور ہم قوت کے لوگ ہین

کہا بھائیون نے یہہ حال آنکر ہم
جماعت ہین ہمسے محبت ہی کم

کہون تجھسے عصبہ کے معنے ہین دس
زیادہ ہون یا دس سے جان اور بس

مراد اس جگہہ تو جماعت کو جان
یہہ یوسف کے تھا بھائیونکو گمان

کہ الفت ہی قوت اور کثرت کے ساتھہ
نہ سمجھے ہی سب چیز قدرت کے ہاتھہ

یہہ آیین مغیرہ نے دل مین کہا
نبوت ہی ہونا بہت مال کا

سکندر سمجھتا تھا اک سہل بات
کہ لے اپنی حکمت سے سب کائنات

نہ سمجھا تھا احوال تقدیر کا
کہ اس جا نہین کام تدبیر کا

ہوئین انکی تدبیرین ساری خلاف
رہے اپنے مطلب سے تینون یہہ صاف

اِنَّ اٰبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِ ۝

البتہ ہمارا باپ خطا مین ہی صریح

یہہ تحقیق جانو ہمارا کلام
ہین ظاہر ضلالت مین والد کے کام

تفسیر سورۂ یوسف

وتکونوا من بعدہ قوما صالحین

اور ہو جاؤ اسکے پیچھے نیک لوگ

حکایت

سنو ایک زاہد کے احوال کو
کہ تھا وہ خدا سے بے حال کو
عبادت مین اُسکے تھا وہ غافل
اُسی عابد کے دل مین بن کر
ارادہ تھا ملنے کا ابلیس سے

خدا کی رضا باپ مائی رضا
ہی خفگی سے انکے خدا بھی خفا

عذاب عاق کو قبر مین ہو بڑا
کیا ہو جسطرح شرک خدا

یہہ ہی تیسرا جو کرے ہی زنا
ولیکن پڑوسی کی جورو سے جا

کہا بھائیون نے پھر آپس مین مل
ذلیل اسکے کرنیکے چاہیے ہی ال

اِقْتُلُوا یُوسُفَ اَوِ اطْرَحُوْہُ اَرْضًا

مار ڈالو یوسف کو یا پھینک دو کسی ملک مین

کرو قتل یوسف کو یا ڈال دو
یہہ فتنہ زمین پر کہین ٹال دو

زمین ہو کوئی شہر سے اپنے دور
اسے ڈال دو اُس جگہہ پر ضرور

یَخْلُ لَکُمْ وَجْہُ اَبِیْکُمْ

کہ اکیلا رہے تمپر توجہ تمھارے باپ کا

تو فارغ تمھارے لئے باپ ہو
نہ ہو اُسکا تمھارے طرف آپ ہو

نہ پاویگا یوسف کو جب اپنے پاس
ہماری طرف پھر کریگا قیاس

یہہ تدبیر ساری تھی اُنکی خطا
ہوا اُن سے دل سخت یعقوب کا

اُٹھایا کچھ الفت سے اُنکے نہ پھل
گیا اُنسے یعقوب آنکھین بدل

تفسیر سورۂ یوسف

لیا اپنے دلمین یہہ جب اُسنے ٹھان
لگا فعل بد کرنے وہ بیگمان

اُسی رات کو کر زنا پی شراب
ہوا صبح ہوتے ہی مردہ شتاب

ثقی ہے جو پہلے کرے سب گناہ
وہ پیچھے سے دیکھے یہہ توبہ کی راہ

ثقی ہے جو توبہ کرے رات کو
سحر ہو گنہ کی کرے بات کو

برابر رہی جسکی دو دن کی جان
نبی نے کہا ہے تو سچ اُسکو مان

اُسے اس تجارت مین ٹوٹا رہا
عبادت کا مال اُسکا کھوٹا رہا

ہوئی آج جس شخص کی کل سے بد
یہہ گذران اُسکا بکین و حسد

پڑا اُسکی گردن مین لعنت کا طوق
ہوا کار بد مین وہ شیطان پہ فوق

عبادت ہوئی جسکی اک دن کی فوت
اُسے اپنے جینے سے بہتر ہے موت

ہے صالح جو قرآن مین قول خدا
تجھے اُسکے معنے مین اب دون بتا

وہ صالح ہے جو کوئی توبہ کرے
گناہون سے اپنے پھر ایسا ڈرے

نہو اُسکو اُس خوف سے پھر گناہ
رہے عمر بھر اپنے وہ رو براہ

رکھے ظاہر اور باطن اپنا جو ایک
اُسے مرد صالح تو جان اور نیک

وہ صالح ہے جسکو خدا کی رضا
ہوئی حاصل اور اُسپہ قائم رہا

وہ صالح ہے آنکھون مین جسکے ہو ڈر
رہین آنکھین اُسکی سب آنسو مین تر

زبان اُسکی ذاکر رہے صبح شام
دل اُسکا خدا کی طرف ہو مدام

نہ خدمت سے نفس اُسکا غافل رہے
محبت اُسے حق کی حاصل رہے

کہا سب نے ملکے کہ ای سب کے باپ
نہین ہمکو یوسف پہ رکھنا امین
تو بھیج اسکو ہم پاس ای مہر دین
یہہ آیت کا مطلب ہوا العزیز
سنا جبکہ یعقوب نے یہہ کلام
لگے کانپنے اسکے تب ہاتھ پانو
گویا پالیا دل کا مطلب تمام
فراست سے مومن کے ڈر چاہیے
نظر آئے اسکو بہت دور سے
سنا جبکہ تو نے یہہ مومن کا حال
کہا ابن عباس نے یہہ کلام
جو دیکھے تو ہین شکل بھیڑیے سب
ستارے کی صورت تھا یوسف تمام
گنہگار ہوتا ہی بھیڑیے طور
ستارے کی صورتین یوسف نظر

تجھے کیا ہی ہمسے نہین کچھ ملا یہہ
ہمین سے ہوا تجھکو یہہ بغض و کین
تو یہہ بات مین کر ہماری یقین
سمجھ اسکو گر تجھکو ہی کچھ تمیز
ہوا اسکا سب زرد چہرہ تمام
سنا اسنے جسوقت یوسف کا نانو
بدی اور انکی شرارت کا کام
نبی نے کہا ہی یہہ حق مانیے
یہہ دیکھے ہی اللہ کے نور سے
نبی کو نہ کیون ہو فراست کمال
کہ یعقوب نے اپنے بیٹے تمام
کرین ہین وہ یوسف کو ہر دم طلب
سبب اسکا یہہ تھا سن ای نیکنام
گنہ کی یہی شکل ہی کر لے غور
پڑا آکے یعقوب کے بسر

وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝
اور ہم تو اسکے خیر خواہ ہین

کہا اُسنے یوسف ہی لڑکا صغیر
ہو ہاتھ بھیڑون کے وہ دستگیر

کہا ہمنے جس طرح لیجائین گے
اسی طرح تم پاس لے آئین گے

قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ

بولا مجھکو غم پکڑتا ہی اسسے کہ لیجاؤ اسکو اور ڈرتا ہون کہ کھاوے اسکو بھیڑیا

کہا مین یہہ ڈرتا ہون لیجاؤ تم
مرے پاس اُسکو نہ پھر لاؤ تم

یہہ ڈر ہی کہ بھیڑا اُنکھاوے اُسے
کسی طرح کا درد آوے اُسے

کہا ہی یہہ تفسیر والون نے یون
کیا باپ نے ذکر بھیڑیکا کیون

سبب یہہ کہ دیکھا تھا اُسنے خواب
اور اُس خواب سے اُسکو تھا اضطراب

یہہ دیکھا کہ بھیڑے ہین یوسف کے پاس
اور یوسف سے اُنکو بہت ہی ہراس

اُسی خواب سے اُسکو ڈر ہو گیا
کہ بھیڑیونکا دل پر خطر ہو گیا

کہا بعض نے سرزمین تھی وہ کل
کہ رہتا تھا بھیڑیونکا اُسجا پہ غل

اُسی بات کا باپ کو ڈر ہوا
ولیکن وہی کام آخر ہوا

وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝

اور تم اُسسے بے خبر رہو ف

تم اُسسے وہان جا کے غافل رہو
سب آپسمین کھانے مین شامل رہو

تفسیر سورۂ یوسف

حکایت

کسی نے خواب استاد کو خواب مین
کیا دیکھ پوچھا پھر اس باب مین
کہا تم سے نزدیک حسرت بڑی
بتا مجھکو دنیا مین ہی کون سی
کہا کار دین سے جو غافل تمام
دیا اُسکو حسرت دیکھ کر ہم

حکایت

کسی طرح دل اور سے رات کو
لگا پوچھنے کوئی اسباب کو

کہ حقنے ترے ساتھ کیا کیا کیا
تجھے مرتبہ کس طرح کا دیا

کہا سامنے اپنے لے کے کھڑا
مجھے حق تعالیٰ نے ایسا کہا

محبت کا میری تو تھا مدعی
بھلا پھر یہہ غفلت تو کیون مجھسے کی

اسی طرح اک شخص نے باپ کو
جو رؤیا مین دیکھا کہا آپ کو

مین پوچھون ہون بتلاؤ کیا حال ہے
کہا ہمکو غفلت کا جنجال ہے

حکایت

سنا ہے کہ اک شخص اک شخص پاس
عیادت کو آیا تو دیکھا اداس

وہ ہے خود مریض اور شاگرد سب
ہین گرد اسکے بیٹھے ہوئے با ادب

ولیکن وہ ہے رو رہا زار زار
کہا اسنے اتنا ہے کیون بیقرار

کہا سب نمازون کو روتا ہون مین
منہہ اپنے کو آنسون سے دھوتا ہون مین

کہ آخر کیا مینے غفلت سے کام
کیا کام میرا سب اسنے تمام

پڑا مجھکو غفلت کا ہے دل مین درد
یہہ کہکر بھری اسنے اک آہ سرد

پھر اک دم سرد اور مر گیا
وہ غفلت سے اپنی بہت ڈر گیا

کہا پھر سب نے یہہ یعقوب سے
کہ محکم تھے اسبات پر خوب سے

وہ لیجائے بھیڑیا کا مقدور کیا
ہے شمعون ہم مین بڑا دل چلا

وہ غصے مین آجائے اپنے جو سخت
کرے ایک آواز ایسی کہ خت

سنے حاملہ گر تو گر جا حمل
نہین تو پڑے اسکے جان پر خلل

کہا تب یہہ یوسف نے ای میرے باپ
مجھے ساتھ جانے کی رخصت دین آپ

کہ بھائی کرین ہین بہت مجھکو پیار
مجھے کچھ نہین دھیان کے جانے مین عار

یہہ سنکر کے یعقوب رونے لگے
وہ آنسون کے موتی پرونے لگے

کہا پھر یہہ یوسف سے کھا کر کے غم
کہ مجھکو اب اس بات کا ہی الم

کہ تو پاس میرے جو ہے دم رہا
مجھے صبر تو بھی بہت کم رہا

رہون زندہ کیونکر جو تو جائے دور
کہ تو ہی میری آنکھ کا بلکہ نور

حکایت

کہا ہی براہیم نے اک جوان
نظر مجھکو آیا بہت ناتوان

نحیف اسکا جسم اور ضعیف اسکا تن
وہ تھا زرد رنگ اور لاغر بدن

وہ کرتا تھا کعبے کا اک دن طواف
کہا مینے اس سے یہی صاف صاف

کہ کیا حال تیرا ہی کہہ مجھسے تو
نہین مینے دیکھا تجھے خوش کبھو

کہا اک پری کا ہوا مین غلام
مرے دلپہ الفت کا مارا ہی دام

کہا مینے نزدیک ہی یا کہ دور
کہا ہی وہ ہر وقت میرے حضور

کہا مینے تابع ہی وہ یا نہین
ملے ہی کبھی یا کہ ملتا نہین

کہا میرے تابع ہی فرمان پذیر
نہین حسن مین اپنے رکھتا نظیر

موافق کہا مینے اور پاس ہی
تو پھر تجھکو اسطرح کیون یاس ہی

ہوا پھر کیون اسطرح تیرا حال
کہ ہر وقت رہتا ہی دلپر ملال

زنبیل کی جو تھی چھڑی اُسکے پاس
چلا لیکے وہ ہاتھ مین بے ہراس

اور اک سیمین رکھتے ہین زاد سفر
خلیل اُسکو رکھتا رہا بیشتر

دیا کوچ کے وقت زاد اُسمین دہر
براہیم نے آکے بہر پسر

اور اسحاق نے زاد یعقوب کو
اُسی مین دیا تھا تم اسکو سنو

رکھا اُسمین یعقوب نے کچھ طعام
اور انواع میوے کے اُنمین تمام

اور اک ساتھ پانی کا برتن کیا
اُسے بھر کے پانی سے اُنکو دیا

چلا ساتھ یعقوب چند اک قدم
کہ دیکھے سے یوسف کے گھٹ جائے غم

رہا باپ جب تک تو تھا یہہ عجب
اُٹھائے تھے یوسف کو مونڈھے پہ سب

جدا جبکہ ہونے لگے باپ سے
لگے عرض کرنے وہ سب آپ سے

کہ بھائی ہی یوسف ہمارا عزیز
ہمین اُس سے بہتر نہین کوئی چیز

ہٹو تم نہ دل مین کرو کچھ خطر
کہ یوسف ہمارا ہی لخت جگر

کہا پھر یہہ بیٹون کو یعقوب نے
غمین ہو کے اُس حق کے محبوب نے

نصیحت مین کرتا ہون سنیو ذرا
سدا دل مین تم رکھیو خوف خدا

خدا واسطے تمسے ہی اک سوال
اسے مانیو بھیر ایزد تعال

جو یوسف ہو بھوکھا تو دیجو طعام
خبر اسکے پانی کی لینا مدام

تھکے ماندگی سے اگر راہ کی
قسم ہی تمھین پاک اللہ کی

اسے دوش پر اپنے لیجو اُٹھا
نہ رنج دیجو نہ بھر خدا

ہر اک طرف سے اُسپہ کرتے ہین زور — اُسے کاٹتے ہین مچاتے ہین شور
گئی اسمین تھوڑی زمین ڈانگی پھٹ — نکل کر کے یوسف کو آئی سمٹ
اُٹھی چونک پھر ہو کے وہ بیقرار — لگی رونے جلدی سے اک چیخ مار
اُسیوقت آئی وہ پھر باپ پاس — نہایت ہی غمناک چہرہ اداس
جو دیکھا تو جاتے ہین بھائی تمام — کھڑے ہینگے یعقوب علیہ السلام
کھڑے دیکھتے ہین وہ اُس راہ کو — سبھی بھائیون کو اور اُس ماہ کو
کہا کیا کیا میرے بھائی کے ساتھ — گیا وہ نہ آویگا پھر میرے ہاتھ
کہا مینے بیٹون کو سونپا اُسے — ملا دے خدا ہمسے پھر لا اُسے
کہا اُنکو سونپا ہی تا وہ تمام — کرین اپنی خدمت کا اُنکو غلام
جو تقدیر مین نقش وہی آ ہوئی — نہایت ہی یہہ بات بیجا ہوئی
اُسے فرصت اُس جا پہ تھوڑی ہوئی — گئی اُنکے پیچھے وہ دوڑی ہوئی
گئی دوڑ سے جان اُسکی ٹھٹک — پکڑ کر کے یوسف کو گئی وہ لٹک
کہا بھائی تجھکو نچھوڑونگی مین — ذرا منہہ کو تجھسے نہ موڑونگی مین
لگی رونے آنکھون سے آنسو بہا — کہ یوسف تو ہمراہ اُنکے نہ جا
ذرا میرے اوپر تو کر نا نظر — ترے غمسے گھر مین جاؤنگی مر
گران جان پر اور ہو دل پہ شاق — نہین کوئی دنیا مین غیر از فراق
مرض ہی یہہ اُسکی دوا کچھ نہین — دوا اُسکی جز لا دوا کچھ نہین

تصویر یوسف

جدا جبکہ مولا سے اپنے ہوا
گئے لیکے یوسف کو بھائی تمام
ہوئی جاکے وہان سبکی یہہ گفتگو
یہہ آئی جبیل سے یکایک ندا
مرے پاس قتل اسکو کیجو نہ تم
کسی نے کیا کچھہ نہ سن التفات
ہوئی اک درندے کی پھر یہہ ندا
اگر قتل یوسف کو تمنے کیا
تمہارے ہین جتنے مواشی تمام
سنا سب نے اسکو ولیکن غضب
پھر آئے چراگاہ مین اپنے لے
وہان ایک رسی سے باندہا اسے
بہت اسنے گریہ وزاری کیا
کہ یعقوب تک مجھکو لیجائیے
کسی نے سنا کچھہ نہ اسکا کلام
کیا جوش اسکے جو کچھہ خون نے
کرے قتل یوسف کو تا وہ شتاب

ہوا بندہ آخر وہ ابلیس کا
طرف کوہ کنعان کے وہ عقل خام
کرو قتل یوسف کو جو ہو سو ہو
کہ ہے قتل یوسف کا یہ ناروا
کہ ہوتے ہین اس سے مرے ہوش گم
وہی قتل کی الیہ ٹھانی تھی بات
اس اولاد یعقوب سے بر ملا
تو پھر سخت آویگی تم پہ بلا
درندونکا ہو قوت وہ لا کلام
زیادہ تھا یوسف پہ تھا یہہ عجب
عذاب اور تکلیف یوسف کو دے
کیا سب نے مل سخت رسوا اسے
لہو اپنی آنکھون سے جاری کیا
خطا میری کیا ہی یہہ بتلائیے
کہا کیجیے کام اسکا تمام
نکالی چھری ایک شمعون نے
لگا جانے یوسف کی آنکھون سے آب

کہا پھر نا اس عہد سے خوب ہی
مجھے اب یہی بات مطلوب ہی

اگر قتل یوسف کو کرتے ہو تم
تو پہلے کرو مجھکو دنیا سے گم

نبی نے کہا ظلم سب ہی سیاہ
نچھوڑیگا تا حشر ظالم کو آہ

مریگا نہ ظالم مگر ہو فقیر
اٹھیگا قیامت کو ہو کر حقیر

اندھیرا رہے قبر مین ظلم کا
رہے حشر تک اس کے سر پر بلا

خدا کا ہی ظالم پہ غصہ مدام
ہی محروم رحمت سے وہ لا کلام

قیامت مین جو شخص مظلوم ہی
پکڑ ہاتھ ظالم کا اس سے کہے

کہ سیر اترا آج انصاف ہی
یہہ جھگڑا میرا اس گھڑی صاف ہی

صحیفہ جو ظالم کا ہوگا تمام
نہوگا کہین اسمین نیکی کا نام

کہے گا الٰہی مری نیکیان
لکھی تھین جو ساری گئین اب کہان

یہہ ہو حکم نامے مین مظلوم کے
ترے کام نیک اسمین سب ہین لکھے

کہے جب کہ مظلوم یارب پکار
تو کھتا ہی اسکو خداوندگار

ندا اسکو دیتا ہی لبیک کی
کہ دنیا مین ایذا جو تجھکو ملی

قیامت مین لونگا مین بدلا ترا
نہ لونگا تو تجھپر مین ظالم ہوا

ارادہ کیا قتل یوسف کا جب
ہوئے جمع پھر قتل کرنیکو سب

کہا پھر یہودا نے یہہ عہد تھا
نہ کیجے اسے قتل جنگل مین جا

پھر اب عہد اپنے سے پھرتے ہو کیون
اور یوسف کے گرد آکے گھرتے ہو کیون

تفسیر سورۂ یوسف

بیاں میں ڈھنگوں سے اپنا بیان
کوئے میں ہی ہو کہ میرا گمان

دیا اسکو اسبات کا یوں جواب
کہ کرتا تجھے دیگا اب تیری خواب

تو سورج کو اور چاند کو اب پکار
تو گیارہ ستارونکو آواز مار

گئے بھول تجھکو وہ سب اس گھڑی
تری جان پر آکے آفت پڑی

قمیص اُسکا کرنے لگے جب جدا
دیا دوسرا ہاتھ اُسنے لگا

جدا اُنکے ہوتا نہ تھا ہاتھ سے
نچھوڑے تھا کرتے کو وہ ہاتھ سے

کہ یوسف نے کوے کے بیچ دھرک
دیا ہاتھ سے اُسکے کرتا پٹک

گلے بیچ یوسف کے رسی کو ڈال
کوئے کی طرف کو چلے جلد چال

کنوا تھا کہ قصر الٰہی تھا وہ
کہ سے کھدا تا بماہی تھا وہ

بیر اسپر وہاں غار اور سنگ تھا
وہ یعقوب سے تین فرسنگ تھا

کھدایا تھا شداد بن عاد نے
کیا اُسکو تیار شداد نے

اُسے کھوائے میں کہوں تجھسے بس
لگے اک ہزار اور دو سو برس

جہنم کا قعر اُسکے آگے تھا گرد
ہوا اُسکے آگے تھی دوزخ کی سرد

پکڑ کر کے دونوں طرف سے رسن
کوئے میں کیا سارا یوسف کا تن

وہ آدھے کوئے تک نہ پہنچا تھا ہائے
دیا کاٹ رسی کو کار دستگاہ نے

کوئے بیچ جسوقت یوسف گرا
یہہ جبریل کو حکم خالق ہوا

کہ جا جلد تو میرے بندے کے پاس
نہایت ہی اسوقت اُسکو ہراس

خدا اُسکو غم سے نکرتا ملول
دعا اُسکی سب جلد کرتا قبول

کہا اُسنے ایمیرے پروردگار
مرا دل ہی یوسفؑ پہ بے اختیار

نکر قبض میری تو اب جان کو
دکھا مجھکو اُس ماہِ تابان کو

کیا حکم حاکم بلا ریب نے
ندا اُسکو دی ہاتفِ غیب نے

کہ تیری نہ اب قبض ہوویگی جان
رہیگا تو مدت تلک بے گمان

زمانے کو یوسفؑ کے پاویگا تو
ملاقات کو اُسکی جاویگا تو

ولیکن جو شداد کا ہی کوا
تجھے حکم رہنے کا وہان پر ہوا

وہ جب اُسمین آکر کے داخل ہوا
یہہ مطلب وہین اُسکا حاصل ہوا

عبادت وہ کرتا تھا اُس چاہ مین
وہ ہر وقت یوسف کی تھا چاہ مین

ہمیشہ اُسکے کھانیکو جنت سے یار
خدا بھیجتا تھا اُسے اک انار

وہان شمع کی اُسکو حاجت نتھی
کہ تھی روشنی وان پہ قندیل کی

ہوا اسطرح پر جو حکم خدا
وہان ایک قندیل روشن ہوا

محبت مین مخلوق کی یہہ کرم
خدا نے کیا اُسپہ جو دمبدم

خدا کی جو خالص عبادت کرے
تو رتبہ نہ کیون پھر زیادت کرے

یہہ رہتا تھا عابد کنوئے مین مدام
خدا کی عبادت مین تھا صبح و شام

یہان تک کہ یوسفؑ گرا چاہ مین
زمین تک نہ پہنچا تھا وہ راہ مین

کہ عابد نے ہاتھون پہ اُسکو لیا
لیا اُسکو چھاتی سے اپنی لگا

سزاوار بندے کو ہرگز نہین
اُجالے سے قصے نکالا اُسے
سبب یہہ کہ جب مصر کا بادشاہ
کہ حکم خدا کا ہوا صید وہ

کہ ان دو جوانون سے ہو قید مین
کہ سونے کے اندھیر مین ڈالا اُسے
ہو یوسف تو اُسکو ہے یہہ اعتماد
نہ ہرگز اُسی کو ہے قید وہ

فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا أَن يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ

پھر جب لیگئے پیچھے اُسکے اور متفق ہوئے کہ ڈالین اُسکو گم نام کوئے مین ہم نے وحی بھیجی اُسکو

گئے لیکے یوسف کو جنگل مین جب
ہوئے سب جمع اسبات پر
کوئے مین خبر ہمنے یون اُسکو دی
کرینگے تجھے ہم بڑا بادشاہ
ترے بھائی ہونگے سارے ذلیل
فقط وحی کا ہو گیا یہہ بیان
کہ یوسف کی کچھ اسمین تسکین ہو

لکھے ہمنے اُس کچھ سبکے سب
کہ ڈالین کوئے مین اُسے باندھکر
کہ یوسف خفا تو نہ ہو کبھی
بہت تجھکو دینگے ملک سپاہ
ترے پاس آئینگے ڈھونڈھتے ذلیل
سبب اسکا یا تھا کہ رہین عیان
اور اُسکی ذرا ہو تسکین ہو

لَتُنَبِّئَنَّهُم بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ

کہ تو جتاویگا اُنکو اُنکا یہہ کام اور وہ نہ جانینگے ف ۱

ہوئی شام جس وقت ہو کر اداس
وہ روتے ہوئے آئے سب باپ پاس

ہوئے جبکہ یعقوب کے وہ قریب
غمین ہو لگا بولنے یا نصیب

نہ بین آتی یوسف کی صورت نظر
پڑی تم پہ کوئی مصیبت مگر

قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ

کہنے لگے ای باپ ہم لگے دوڑنے آگے نکلنے کو

کہا سب نے ای باپ جنگل مین جا
ہوئے جمع سب ہم کہ دوڑین ذرا

یہ دیکھین کہ آگے بڑھے کون ہے
رہے جو کہ پیچھے وہ ہی سست پی

یہ سبقت کے معنے ہین اسجا مراد
او واک دوڑ ہی اسکو بھی رکھ تو یاد

کہا یہ کہ آپس مین کینگے تیر
پڑے جسکا آگے ہی ہی امیر

وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ

اور چھوڑا یوسف کو اپنے اسباب پاس پھر اسکو کھا گیا بھیڑیا

وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ

اور تو باور نکرے گا ہمارا کہنا اگرچہ ہم سچے ہون

تھا ہمنے یوسف کو کپڑون کے پاس
گئے دوڑتے سب کے سب بے ہراس

کہ اتنے مین بھیڑا اسے کھا گیا
یقین تجھکو ہوگا کب اس بات کا

تفسیر سورۂ یوسف

کہا بعض نے ایک بار سے کم
ہوا انکا بیٹا یہ دیکھو ہو تم
بچا انکی حالت ہی مرتا ہی یہ
نہ تو سے ہی تن سانس بھر تا ہی یہ
وہ بیکل فقط ایک اولاد ہو
وہ مر جا تو پھر کیون نہ برباد ہو

حکایت

روایت ہی بیٹی نے ایک دن

خدا ایک ہے جسکو بھولے ہو تم
کیا راہ سیدھی کو کیون تھے گم

سنو پھر احوال یہ مقبول کا
افاقت وہان اسکو آئی ذرا

اور اک سخت آواز پھر مار کر
کہا اسکے کرتے کو لا ادھر

دیا اسکو کرتا لہو سے بھرا
لیا اسکو آنکھون سے اپنی لگا

لگا منہہ پہ رکھ اسکے تئین چومنے
طرح مست و بیہوش کی جھومنے

لگا سونگھنے ہو کے یکسو اسے
کہ آئی وہین خون کی بو اسے

پھر اک کرکے آواز غش کر گیا
گویا تین ساعت تلک مر گیا

پھر آئی افاقت تو رویا بہت
دل و جان کو اپنے کھویا بہت

کہا اسنے رو رو کے ای میرے دوست
تو ہی مغز ہی اور ہین صرف پوست

تری مجھکو امید چھوٹے نہین
ملاقات کی آس ٹوٹے نہین

تو سچا ہی اور ہی ترا خواب سچ
رہیگا تو آفت سے البتہ بچ

بٹھاتا تھا چھاتی پہ اپنی تجھے
پر اب چین کسطرح آوے مجھے

سلاتا تھا زانو پہ تجھکو مدام
حفاظت میری تیرے آئی نہ کام

یہہ جا کرکے پھر کوہ پر کی ندا
بلند اپنی آواز سے یون کہا

کہ ای جتنے تم ہو وحوش و طیور
درندے ہو جنگل کے نزدیک و دور

مرے تمنے یوسف کو کیون کھا لیا
مجھے کسلئے تمنے یہہ دکھ دیا

سنا ہی کہ جتنے تھے وحش و طیور
جہان تک کہ رہتے تھے نزدیک و دور

قمیص اُسکا آیا تو آنکھونپہ دھر
لگا کھینچنے اپنا خونِ جگر

اُلٹ کر کے دیکھا نہین کچھ پھٹا
ہنسا اور رونے سے دل تھا ہٹا

کہا دیکھ بیٹون نے اُسکو تمام
ہے رونا اور ہنسنا دونو کا کام

کہا خون کو دیکھ روتا ہون مین
خوشی دیکھ کر ہنستے کو ہوتا ہون مین

جو دیکھا لہو کو تو یہہ غم کیا
کہ یوسف کو بھیڑیے نے بس کھا لیا

جو دیکھا قمیص اُسکا ہے بے درست
تو جانا تمھاری ہے حجت یہہ سست

جب انسان کو بھیڑیا کھا گیا
قمیص اُسکا باقی رہے ذکر کیا

کہا سب نے بھیڑیے کو لاتے ہین ہم
کہ یوسف پہ جسنے کیا ہے ستم

یہہ جانا کہ بھیڑیا تو حیوان ہے
کہیگا سخن کیا وہ انسان ہے

بچھا جال جنگل مین جا بے درنگ
لیا پھانس اک بھیڑیا لال رنگ

بہت عمر سے ہو گیا تھا ضعیف
نہایت ہی بوڑھا تھا وہ اور نحیف

پکڑ کر اُسے باندھ کر دست و پا
کیا سامنے باپ کے لا کھڑا

کہا اُسنے ای بھیڑیے سنگدل
تو ہوتا نہین میرے آگے خجل

کہ یوسف تھا میرا وہ بدرِ منیر
کیا تونے جنگل مین کیونکر اسیر

لگی تونے پیری پہ میری نظر
گیا اُسپہ تو دانت کو تیز کر

کہا بھیڑیا سر جھکائے ہوئے
کوئی جیسے ہو شرم کھائے ہوئے

وہ بڑھ کر کے تھوڑا سا آگے ہوا
لگا ورد سے رونے سر کو جھکا

تفسیر سورۂ یوسف

درندہ ہو یا خاک و آتش تمام
بنی کا ہوا گوشت بے پہ حرام

مین ناحق ہی پکڑا گیا قصر مین
چلا ایک جنگل سے اب شہر مین

مین تہمت سے یوسف کی اب پاک ہون
مین اب انکے غم سے جگر چاک ہون

مین ہون اور سب تیری اولاد ہو
قیامت مین جا میری فریاد ہو

مرا انکا حاکم ہے ایزد تعالی
یہہ طوفان باندہا ہے تجھپہ کمال

تجھے ہو اسی اولاد کو
کہ حیوان کو ہی قدرت گفتگو

ندامت سے سر کو تلے کر گئے
دلونمین سب اپنے بہت ڈر گئے

کہا پیر یعقوب نے اس سے یون
پڑا انکے ہاتھون مین آکر تو کیون

کہ ہر سے تو آیا کدہر جائیگا
سنا حال اپنا مجھے بھی ذرا

کہا مصر سے مین چلا طرف شام
کیا مینے طی یون یہہ رستہ تمام

کہ اک بھائی میرا ہے جو ہی خدا
زیارت کرون اسکی بعد خدا

کہا پھر یہہ یعقوب نے سنکے
بتا مجھکو جاتا ہے تو جانے

کہا میرا دادا ہو جو اس
گیا ایک ان میرے دادا کے پاس

وہ دادا تیرا ہی براہیم نام
کیا میرے دادا نے یہہ کلام

جو کوئی زیارت کو بھائی کی جائے
خدا کے لئے وہ قدم کو اٹھائے

وہ اسکا ہو بھائی ویا ہو قریب
ویا دوست اسکا ہو یا ہو حبیب

تو دیوے خدا اسکو نیکی ہزار
اور اتنی بڑی اس سے دیوے اتار

حکایت

خبر مجھکو ہی لیک کھاتا نہین
یہہ کھانا مرے دل کو سہتا نہین

کہا کسلئے تجھکو انکار ہی
کہا مجھکو کھانے سے یون عار ہی

کہ چغلی کا کھانا ہی ہم سب پہ عار
چغل خور بھیڑے کہین سگے پگار

نبی اب مین غماز ہوتا نہین
مین حرمت نبی اپنی کھوتا نہین

کہ غماز جنت مین داخل نہو
اور رحمت اُسے حق کی حاصل نہو

چغل خور ہر طرف ہوتا ہی رد
خدا اور آدم کے نزدیک بد

دیا چھوڑ بھیڑے کو یعقوب نے
یہہ سُن کر کے اُس حق کے محبوب نے

خبر مین یہہ آیا ہی ہین پانچ چیز
وہ جنت مین جاوینگے سُن اے عزیز

نہ وے جن سے ہین اور نہ انسان سے
کہون اُنکو ہین جنس حیوان سے

ہی اول تو بھیڑا وہ یعقوب کا
کہ جس نے سب احوال اُس سے کہا

دوم ناقہ سوم سگ اصحاب کہف
کہ چھہ شخص تھے سب وے ارباب کہف

وہ چوتھا گدھا ہی کہ عیسے سوار
ہوا کرتے اُسپر سُن ای ہوشیار

ہی خچر نبی کا تو سُن پانچوین
پھر اور جانور کوئی ایسا نہین

سوا اُنکے جن کے ہی جنت نصیب
اسے سُن لیے ہی یہہ حکایت عجیب

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا

بولا کوئی نہین بلکہ بنا دی ہی تمکو تمہارے جیون نے ایک بات

کہا ابن سماک نے سچ بتا
مین پوچھتا ہون تجھسے جو ای بادشاہ

گنہ تجھسے ایسا ہوا ہی کبھو
کہ خوف خدا سے ہٹا اُس سے تو

کہا ایک عورت تھی صورت مین حور
مرا دل ہوا عشق مین اُسکے چور

بلا کر ارادہ کیا دل مین بد
کہ دل مین تھی خواہش زیادہ زحد

وہ تھی جمعے کی رات مین ڈر گیا
اُسے چھوڑ کر اپنے مین گھر گیا

کہا ابن سماک نے واہ واہ
قسم مین تو سچا ہی ای بادشاہ

بلاشک تو جنت مین اب جائیگا
نہ دوزخ کی ایذا کبھو پائیگا

فقیہون نے سنکر کیا شور و غل
کہ یہ ابن سماک دیتا ہی جُل

لگے پوچھنے اُس سے تو نے بھلا
کہا اُسنے تو اس ڈھب کا فتوا دیا

کہا اُسنے اللہ نے یون کہا
کہ جسنے دیا چھوڑ حرص و ہوا

تو ہو باغ جنت کا اُسکا مقام
سمجھ لو اسے جی خدا کا کلام

سبھی سنکے خاموش ہو ہٹ گئے
طرح چاند کی شرم سے گھٹ گئے

حکایت

حکایت ہی اب یہ کہون اور بھی
سمجھ اسکو گر ہی تجھے غور بھی

کہ حجاج کی قید مین ایک مرد
پھنسا اُسکو پوچھا بصد سوز و درد

کہ کیون قید مین میری تو آ گیا
خطا کیا ہوئی تجھسے مجھکو بتا

کہا ایک میرا بڑا تھا رفیق
نہایت محب اور نہایت شفیق

وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝

اور اللہ ہی سے مدد مانگتا ہون اس بات پر جو بتاتے ہو ف

مدد چاہتا ہون مین اللہ سے
جو کہتے ہو تم ہے سراسر دروغ
کہا ہی یہہ کعب ابن احبار نے
کوئے مین ہوئی جبکہ یوسف کو رات
ہوئی ایسی وحشت کہ رونے لگا
گنہ میرے پچھلے تو تھے بیحساب
خلیل اور اسحاق کیواسطے
یہہ دیکھ اُسکا رونا فرشتے تمام
کہ یارب یہہ کیسا ہے رونا کہ ہم
ہوا حکم جبریل کو جا شتاب
کہ رب نے ترے تجھپہ بھیجا سلام
کہا آکے جبریل نے کھا نہ غم
ہوا حکم یون اب کوئے سے نکال
ترے دینگے یعقوب کو صبر ہم

تمھاری مین اسدم بری راہ سے
نہین بات کو کچھ تمھاری فروغ
روایت کو یون اُس خبردار نے
ہوئی اُس اندھیری سے ظلمات مات
اُٹھا سر فلک کی طرف یون کہا
اگر اُس کے بدلے مین ہی یہہ عذاب
گنہ میرے یارب ثواب بخش دے
لگے رونے اور بولنے یہہ کلام
لگے رونے جسکے سبب یک قلم
ہمارے طرف سے کر اُسکو خطاب
ترا رنج بھی اب ہوا سب تمام
ہوا تیرے خالق کا تجھ پہ کرم
تجھے جلد دینگے بہت ملک و مال
کسی طرح کا اب نہ آویگا غم

(۱) یعنی اگر تم نے یوسف کو بیچا تھا تو اُنکا بھی بھیجا یا کھا ہوتو کر تا ہے تب کیوں چھوڑا تا ۱۲ موضح القرآن

مضمون دعا

الٰہی تو ہی ہی اکیلون کا یار
غریبون کا صاحب ہی اور بیکسون کا
تو ہی ہی اُنکا جو ہون بیکس بات
ہلاکت مین ہون دریا مین ڈوبے ہوئے
ترا رنج و مشقت مین صاحب ہی تو
ہمارے رنج و مشقت مین صاحب ہی تو

تفسیر سورۂ یوسف

ولی تو ہی نعمت کا میری تمام
تو فریاد رس بیکسون مین مدام
تو وحشت مین ہون ہی سب کا انیس
طرف میری بیخوار کی کھول راہ
مرے دم تو ڈوبا تلک ڈوبتے
کرم تجھپہ ای میرے بیخود کرم
تو حاضر ہی کیسی ہی مشکل ہو کر
ہلاکت سے دے دم کے دم مین نجات
دعا سب نے یوسف کے دم مین نجات
جو جبریل اُس پاس لایا طعام
وہ وقت وہ نوش ہوا

ہوا حکم سترہ فرشتون کو گاتا
ہووے کبھی اُسکی خاطر کو تیل

کوئے مین رہین پاس یوسف کے جا
فرشتے اُترتے رہین خیل خیل

وجاءت سیارۃ

اور آیا ایک قافلہ

اور آئے سفر کرنیوالے وہان
یہہ آیت کا مطلب ہی تو جان لے
اب آگے کرون تجھسے اُسکا بیان
وہ تھا ساکن مصر مالک تھا نام
وہ تھا جبکہ لڑکا یہہ دیکھا تھا خواب
فلک پر سے سورج جو نازل ہوا
نکال اُسکو آگے کیا ہی کھڑا
لگا اُسپہ برسانے یاقوت و دُر
اُٹھا نیند سے پھر کہا اُسنے جا
کہا اُسنے گر دو تو دینار دے
جو مانگا تھا اُسنے دیا اُسکو لا
کہ کنعان مین تجھکو ملے اک غلام
غنی ہو تو اُسکے سبب سے کمال

کوئے مین وہ یوسف پڑا تھا جہان
کہا مینے جس طرح سے مان لے
مسافر تھا کون اور رہتا تھا کہان
کہون اُسکا تجھسے مین قصہ تمام
کہ کنعان مین آیا جو ہمدم شباب
تو وہ آستین بیچ داخل ہوا
پھر اک ابر آیا بہت زور کا
کیا اُسنے پہن چین کے صندوق پر
کسی شخص سے اُسکی تعبیر کیا
مین تعبیر اُسکی بتاؤن تجھے
وہین اُسنے تعبیر دی یون بتا
کہ ہووے غلام اُسکی خلقت تمام
قیامت تلک کم نہو پھر وہ مال

تفسیر سورۂ یوسف

وہان سے وہ کنعان کو آیا شتاب
بہت دل کو اُسکے رہا اضطراب

کیا اُسنے تا ہو طلب حصول
اُسی چاہ کے پاس آ کر نزول

اور اک قافلہ ساتھ تھا اور بھی
تماشا ہوا اُسمین کیا اور بھی

کہ تھے جانور سب سفید اور صاف
کوئے کو وہ کرتے تھے آکر طواف

فرشتے تھے بھیجے وے اللہ کے
کہ پھرتے تھے سب گرد اُس چاہ کے

وے آئے تھے یوسف کے اکرام کو
کوئے پر فقط اور نہ کچھ کام کو

یہہ مالک نے جانا کہ ہین جانور
نہ سمجھا فرشتے ہین باکر و فر

کہا یان جو اُڑتے ہین اتنے طیور
کہین بھی کنوان ہوگا نزدیک و دور

اور اُس قافلے بیچ تھا اک حمار
وہ بھاگا سب اسباب اپنا اوتار

گئی بوی یوسف کی جو ناک مین
لگا لوٹنے جا کے وہ خاک مین

کوئے کی گیا خاک پر آکے لوٹ
ہوا عشق یوسف مین وہ لوٹ پوٹ

پکڑا ہی گدھے اس گدھے سے تو ہوش
کہ خالی کیا بوجھ سے اپنا دوش

تب آکے یوسف سے وہ مل گیا
خدا پر اگر ہی تیرا دل گیا

اُتارا اپنے موند ہون سے دنیا کا بار
سبک ہو تو پاویگا اُس جا پہ بار

وہ مالک جو تھا دیکھ ابن ذعر
نہ اسلام تھا اُسمین باور تو کر

طلب مین وہ یوسف کے مدت سے تھا
پھر آخر کو حاصل ہوا مدعا

مسلمان طلب جو خدا کی کرے
بھلا اُس سے محروم کیونکر رہے

تفسیر سورۂ یوسف

دیا بھیج وارد کو یہہ دیکھ حال
کہون تجھسے وارد کے معنی مین اب
وہ وارد ہو پانی پر اور اُسکو لائے
جو مالک کا تھا ایک مائل غلام
کوئے مین گیا ڈول جسدم دراز
کہا اُسنے اب جلد تیار ہو
کہا پھر کہان کو اخی جبرئیل
کہا تجھکو ہے یاد بھی آرسنی
کہا تب یہہ یوسف نے ہان یاد ہے
کہا دل مین اپنے کہا تھا مین یون
تو قیمت مری ہووے بے انتہا
کہا آج بکنے نکلتا ہے تو
کیا آپ بندے نے گر اپنا مول
خدا صورت و جسم و اعمال کو
دل اور نیتون پر رکھے ہے نظر
ہوا ڈول جسوقت یوسف کے پاس
لگا کھینچنے ڈول کو جس گھڑی

کوئے مین دیا ڈول کو اُسنے ڈال
وہی ہے کرے آب کی جو طلب
وہ دے قوم کو اپنی سارے پلائے
کوئے پر اُسی نے کیا اہتمام
وہین آئے جبرئیل باصد نیاز
یہہ ہے ڈول تم اُسپہ جا بیٹھ لو
ہوا کس طرف کو ہمارا رحیل
منہہ اپنے کو دیکھا ہے اُسمین کبھی
کہا دل مین تیرے کچھ آئی تھی شی
کسی شخص کا گر مین مملوک ہون
کسی سے کسی ڈھب ہووے ادا
یہہ مول اپنا مت بھولیو پھر کبھو
نہ کچھ اُسکی قیمت نہ کچھ اُسکا تول
نہین دیکھتا اور نہ اقوال کو
نبی کا یہہ ہے قول باور تو کر
گیا ڈول مین بیٹھ وہ بے ہراس
کہا بخت نے کی ہے کچھ یاوری

کہا گر کہین ہم غنیمت اسے
تو ہر ایک آکر نصیب اس سے لے

اگر ہم کہین گے خریدا ہی اب
شریک اور سہیم اسمین ہوینگے سب

امانت کا حیلہ کہا اس لئے
کہ کوئی نصیب اس سے ہرگز نہ لے

کہا ہی یہہ بعضے حکیمون نے یار
کہ ہی قیمتی چیز کا دل سے پیار

اور وہ چیز کچھ جسکی قیمت نہو
ذرا اسکی کچھ دل مین الفت نہو

صدف مین ہی موتی و نافے مین مشک
وہ نافہ کہون تجھسے ہی کھال خشک

ہی پتھر مین چاندی و سونے کا گھر
ہوا شہد مکھی مین باور تو کر

ہو کیڑے کے اندر سے ریشم نمود
جو دیکھو تو ہی اصل ریشم کی دود

بڑی جسکی قیمت ہوا ایمان ہی
مقام اسکا دل بیچ پہچان ہی

نظر غوطہ کر کے ہی موتی اوپر
صدف سے نہین اسکو اصلا خبر

اور عطار کو مشک سے کام ہی
نہ نافے سے کچھ اسکو آرام ہی

جو ریشم کے کپڑے کو پھاڑے کوئی
نظر اسکی ریشم پہ آخر ہوئی

جو کوئی کہ طالب ہوا شہد کا
نگہ اسکی مکھی پہ اصلا نہ جا

اسیطرح حق دیکھے ایمان کو
نہ دل کو وہ دیکھے نہ وہ جان کو

خدا نے رکھین پانچ چیزین چھپا
نہین انپہ واقف کسی کو کیا

ہی پانچون نمازون مین وسطی نماز
وہ ہی کون سی کچھ نہ کھولا ہی راز

اور آیات مین اسم اعظم چھپا
نہین جانتا کوئی ہی کونسا

کہا پھر یہہ یوسف نے تجار سے
مین ہون عبد اسمین نہین شک ذرا
کہے ہین یہہ اپنے گفتار سے
کہا دل مین بندہ ہون اللہ کا

وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ

اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہین ف۱

اور اللہ جانتے ہی جو کچھ کرین
وہ سب ساتھ یوسف کے جتنے کرین

کہا پھر یہہ مالک نے دو اسکو بیچ
کرو ہمسے زیادہ کچھ اب کچ تیچ

کہا بیچ ڈالین گے اب اسکو ہم
کہا لو گے کیا مول دو بیش و کم

کہا اسمین ہینگے بڑے سخت عیب
کہ جانتے ہی اُن سبکو دانائے غیب

خریدو اسے اُسکے عیبون کے ساتھ
تو بیچین اسے ہم تمھارے اب ہاتھ

کہا عیب کیا ہین ہمین دو بتا
کہا چور ہی اور جھوٹھا بڑا

بنا کر کے کہتا ہی جھوٹھی یہہ خواب
بھری اسمین باتین ہین سب ناصواب

کہا ساتھ عیبون کے کیا مول ہی
کہو اسکا جو کچھ بھلا مول ہی

کھڑا یوسف اُس جا کرے تھا نظر
یہہ دیکھے تھا دونون کو بایکدگر

کہے تھا یہہ دل مین نہین کچھ گمان
کہ قیمت مری دے سکے یہہ جوان

اگرچہ ہی مالک بہت مال کا
ولیکن یہہ قیمت نہو گی ادا

جو راضی ہو دیکھو بہت کم ہین کچھ
مرے پاس تھوڑے سے درہم ہین کچھ

تجھے آزماتا تھا اُسدم خدا — نظر تیری دیکھے تھا کس طرف جا
جو دیکھا خدا کے سوا طور کو — نہ ظاہر کیا تجھ پہ اُس نور کو
کیا پھر یہہ مالک نے اُنسے کلام — نہین کوئی مجھ پاس حجت تمام
مجھے لکھ دو اک اپنی جانب سے خط — اور مضمون اُس خط کا ہو اس نمط
کہ ہے یہہ غلام اسکو بیچا ہی اب — بری اسکے دعوے سے ہین سب کے سب
طلب کر کے شمعون نے کاغذ قلم — کیا جو کہا اُسطرح سے رقم
ثمن اُس سے لیکر کے کاغذ دیا — نگین اُسپہ یعقوب کا بھی کیا
دیا اُسکو مالک نے یوسف کو سونپ — بہت اُسکی مالک کے دل پر تھی چوٹ
وہ خط پاس یوسف کے تب تک رہا — کہ پھر مصر مین بھائیون سے ملا
دیا بھائیون کو وہی خط نکال — ہوئی اُنکو اُسوقت خفت کمال
کہا بھائیون نے یہہ مالک سے پھر — کرو تم نہ چلنے مین اب اپنے دیر
نصیحت تمھین اور کرتے ہین ہم — کہ یہہ شخص دیتا ہی ہر اک کو دم
یہہ جھوٹھا بھگوڑا ہی اور چوٹٹا — فریبی ہی مکار اور پر دغا
اسے طوق زنجیر کر کے رکھو — بہر طور و تدبیر کر کے رکھو
نجا بھاگ تم سے کہین یہہ غلام — جہان مین بہت بد ہمارا ہو نام
یہہ کھکر کے بھائی وہین ہٹ گئے — وہ آگے سے یوسف کے سب چھٹ گئے
جو دیکھا یہہ یوسف کہ بھائی چلے — لگا اُسکا دل ہونے اوپر تلے

تفسیر سورۂ یوسف

کہا تم پہ رحمت خدا کی رہے
اگرچہ مین دُکھ اتنے تم نے سہے

نہ ضائع کرے تمکو ہرگز خدا
اگرچہ مجھے تم نے ضائع کیا

نہ دے تمکو اللہ ہرگز عذاب
مرا دل کیا گو جلا کر کباب

بس اب تمکو پہنچے ہمارا سلام
جدا تم سے ہوتا ہون ای نیکنام

پھر آکر کے مالک پکڑ اُسکے ہاتھ
گیا مصر کو لے اُسے اپنے ساتھ

روایت یہہ ہے ابن عباس سے
جدا جبکہ یوسف ہوا پاس سے

وہ رونے لگا اور بھائی تمام
لگے رو کے کرنے یہہ آپس مین کلام

کہ یوسف ہمین ہی ندامت کمال
نہوتا اگر باپ کا کچھ خیال

ہٹا تجھکو لے چلتے سب گھر کو ہم
جدائی کا تیری ہوا سخت غم

جو مالک وہان سے سفر کر گیا
وہ کنعان سے یوسف کو لیکر گیا

چلا وہان سے وہ قافلہ زود زود
ہوئی قبر یوسف کی ماکی نمود

وہین دیکھکر قبر کو رو دیا
غمین ہوکے سب جان و دل کھو دیا

جو نزدیک اُس قبر کے ہو گیا
وہ ناقے سے اُس قبر پر گر پڑا

نہ طاقت رہی اُسمین کچھ صبر کی
لگا لوٹنے خاک پر قبر کی

وہ رونا تھا راحیل کو کر کے یاد
کہ میری نہین کوئی دیتا ہے داد

اُٹھا سر کو اپنے ذرا خاک سے
مجھے دیکھ اے جان صد چاک سے

مجھے گر تو دیکھے گی اس حال مین
کہ کیسا پھنسا ہون مین جنجال مین

ندا کر کے مالک کو پھر یون کہا
کہ تیرا غلام آج جاتا رہا

ندا اُسنے دی قافلے مین تمام
کہ گم ہو گیا ہی ہمارا غلام

لگے ڈھونڈھنے ہر طرف اُسکو سب
ہر اک کو تھی یوسف کی اُسجا طلب

کسی نے لیا دیکھ اُسے قبر پر
کہا پھر یہہ یوسف سے ای بیخبر

خبر تیرے مولا نے پہلے سے دی
کہ مت اعتبار اسکا کیجو کبھی

اگر اس جگہہ سے نہ تو بھاگتا
نہ آتا یقین ہمکو اس بات کا

لگا کہنے یوسف مین بھاگا نہین
تمھین چھوڑ کر مین نہ جاتا کہین

مگر قبر مالکی مری آ گئی
مرے دل پہ الفت بہت چھا گئی

زیارت کو اُسکی مین ٹھیرا یہان
سوا اسکے مین اور جاتا کہان

یہہ سنکر کے اُس شخص نے ہو خفا
طمانچہ دیا اُسکے منہہ پر لگا

طمانچے سے یوسف کو غش آ گیا
بہت اُسکے لگنے سے گھبرا گیا

افاقت جو آئی تو سجدے مین ہو
جناب خدا مین کہا اُسنے رو

خدایا تو کر رحم میرے اوپر
ذرا اصغر سن پہ مرے کر نظر

اکیلا غریب اور بیکس ہون مین
نہایت ذلیل اور بے بس ہون مین

اگرچہ سراپا گنہگار ہون
ترے در پہ اب آیا ناچار ہون

خدایا دعا میری ہووے قبول
نہایت ہوا دل مرا اب ملول

بڑا ظلم کرتے ہین اب ظالمین
تو رحمت کر ای ارحم الراحمین

تفسیر سورۂ یوسف

کہا جب یہہ مالک نے ای بیخرد
لے اب ہاتھ اپنے ڈبویا ہمین
تو اب عاجزی جا کر اُسکے پاس
ہوا جا کے یوسف کے آگے کھڑا
مین دیتا ہون سر تیرے پاؤن پہ ڈال
مین ظالم ہون مارا تجھے جان کر
کہا پھر یہہ یوسف نے ہمکہ حلال
مین بخشا ترا جرم بخشے خدا
کہا پھر کہ ای رب تواب درگذر
مرے جرم پر مت کر انکو عذاب
یہہ کہتے ہی سب ابر وہ پھٹ گیا
لگا کہنے یہہ مالک ابن ذغر
کیا طوق و زنجیر کو اُس سے دور
اُتارا اُسکا صوف اور کپڑے دئے
سواری کو اک خوب گھوڑا دیا
کہا قافلے کو نہ آگے بڑھو
سر راہ ہا نہیں اک شہر تھا

نہین دیکھتا اپنا تو نیک و بد
غرض دونو عالم سے کھویا ہمین
کہ راضی ہو تجھسے ہو وے اُداس
کہ تجھسے ہوا ظلم تجھپہ بڑا
یہہ منہہ جب طمانچون سے کر اسکو لال
کیا ظلم مین تجھپہ پہچان کر
نہین یہہ کہ دون تجھکو ایذا کمال
تجھے اور تجھے ہی یہی مدعا
نکر اُسکے فعلون پہ ہرگز نظر
یہہ بندے ہین تیرے نہ دین خراب
عذاب اُس دعا کے سبب ہٹ گیا
کہ یوسف ملک ہی نہین یہہ بشر
کھڑا رہتا ہر وقت اُسکے حضور
کئے خوب تیار اُسکے لئے
پہنے کو ستھرا اسا جوڑا دیا
ہر اک تم مین یوسف کے پیچھے رہو
وہان قافلہ آکے وارد ہوا

کوئی اسکو کہتا ہی اٹھہ ای امیر
کہ آیا ہی اس جا پہ مہر منیر

تو جا لیکے جو کچھ ترے پاس ہی
کہ آیا یہان افضل الناس ہی

ضیافت کا اسکی تو سامان کر
اُسے آج اپنا تو مہمان کر

کہے جو کہ تجھکو کر اُسپر عمل
یہان سے تو اُٹھ کر کے اس پاس چل

ہوئی صبح جب جلد اُٹھ کر امیر
ضیافت کا سامان لیکر کثیر

ہوا شہر سے آگے بڑھ کر کھڑا
کہا تم مین سردار ہی کون

کہا سب نے یہہ مالک ابن ذعر
ہی سردار ہم سبکا باور تو کر

ہوا دل مین حیران سنکر امیر
اسے جانتے ہین صغیر و کبیر

یہہ آتا ہی دو بار ہر سال مین
مرے شہر کی طرف ہر حال مین

نہ کچھ اُسکی تعظیم کا حکم تھا
یہہ آتا رہا اس طرف کو سدا

یہی دل مین کرتا تھا اپنے بچار
کہ نزدیک اُسکے ہوا اک سوار

فرشتہ تھا بھیجا ہوا اللہ کا
مقرب تھا اُس خاص درگاہ کا

فرشتے تھے ساتھ اُسکے دو سو تمام
ہر اک طرف سے کر رہے اژدحام

اور آگے کو جاتا چلا اک ہرن
بہت خوبصورت تھا اُسکا بدن

اُسے جان یوسف کا ہمزاد تھا
وہ اُڑنے مین جسطرح سے باد تھا

ہر اک شخص کے ساتھ ہوتا ہی جن
وہ پیدا ہوا اک ساعت اور ایکدن

جو انسان سوئے تو سوتا ہی وہ
کھڑا ہو کھڑا ساتھ ہوتا ہی وہ

تفسیر سورۂ یوسف

کہا ہم نے جو تو کہے سو کرون
مخالف مین تیرے کسی دن نہ ہون
کہا تو بتون کے تئین توڑ کر
دل اپنے کو اب تار سے نور کر
کہا چل تو بت پاس ہمرے ابھی
بچھے اُنکے بجدہ کیا ہے سبھی
تو اس شرط پر توڑتا ہون انھین
مین دل کے ابھی چھوڑتا ہون انھین
کہا اُنکو بوسے قادر ہی جو
کہ بچھڑا کہا بات کا ہی قلق
مین اس راہ پر پھر لاؤن تجھے
تو چل ساتھ میرے دکھاؤن تجھے
کہا کس کا شکر ہی پیچھے ہے
تو تھا یوسف نے باتین کہی
کہا کس کا شکر ہی پیچھے ہے
تو تھا یوسف نے باتین کہی
کہا کس کا شکر ہی پیچھے ہے
تو تھا یوسف نے باتین کہی

نہ کھاتا ہے اتنا کھلاؤن انھین
نہ پانی ہے اتنا پلاؤن انھین

کہا سن یہہ لشکر ہے اللہ کا
یہہ مخصوص ہے اسکی درگاہ کا

نہ کھاتے ہین کھانا نہ پانی پئین
یہہ تسبیح و تہلیل پڑہ پڑہ جئین

فرشتے ہین اللہ کے سب کے سب
نگہبان میرے یہہ رہتے ہین اب

ہوا دیکھ حیران یوسف کی شان
منور کیا اُس مکین سے مکان

ہوا جبکہ داخل تو بت ہو ہر اس
گرا آکے یوسف کے قدمون کے پاس

خدا پر پھر ایمان لایا اسیر
ہوئے اُسکے تابع صغیر و کبیر

پھر آگے تب یوسف کے کھانا دہرا
اور اُسمین سے یوسف نے لقمہ اُٹھا

ریاہین مجلس کو جتنے کہ تھے
اُسے دیکھکر سب وہ حیران ہوئے

اور اک لقمہ پھر اپنے منہہ مین لیا
وہی ایک مجلس کو ساری دیا

ہوئے ایک لقمے مین سارے وہ سیر
ہوا کم نہ کچھ کھانا دیکھا جو پھیر

اس احوال کو دیکھ بولا اسیر
کہ سنتے ہو تم اے صغیر و کبیر

یہہ یوسف تو تم سب کا سردار ہے
کہا قوم نے کیا یہہ تکرار ہے

ہمارا ہے سردار ابن وغر
یہہ ہے عبد مالک کا باور تو کر

کہا اُسنے مالک سے گر یہہ غلام
کرے ہے کرامت کے اسطرح کام

کرامت ہو مولا کی اُس سے زیاد
جب آویگا لوگون تئین اعتقاد

نہ مالک کو کچھ اُسکا آیا جواب
لگا دل مین کہنے وہ کھا پیچ و تاب

کہا معرفت کی علامت ہی کیا
مجھے بھی کسیطور سے دے بتا

کہا کر ذرا میری جانب کو غور
ہوا پر اڑی وہ پرندے کی طور

کہا معرفت کی نشانی ہی یہہ
مین مدتین تھوڑی سی جانی ہی یہہ

ہوئی کھہ کے غائب نظر سے مری
دمکے مین پھر مجھسے آکر ملی

تعجب مجھے آیا اسبات کا
لگی کہنے اسکا تعجب ہی کیا

قوی نے اُٹھایا اگر اک ضعیف
بھلا اسمین کیا ہی عجب ای نحیف

خدا نے اُٹھایا مجھے بیگمان
تو اسکو بھلا کچھ تعجب نہ جان

قوی وہ ہی اور مین نہایت ضعیف
کیا باد سے مجھکو زیادہ لطیف

عرس ایک تھا شہر اُس راہ مین
مکین اُسکے تھے عزت و جاہ مین

کیا دل مین یوسف نے اپنے خیال
کہ میرا یہہ جتنا ہی حسن و جمال

نہین حسن مین کوئی میرے نظیر
جو اس شہر کے ہین فقیر و امیر

رہینگے مجھے دیکھ حیران سب
ہر اک کو یہان ہوگی میری طلب

جو پہنچا تو دیکھا کہ اک نور ہی
ہر اک شخص اس شہر کا حور ہی

ہزارون ہین اُسجا پہ خورشید و ماہ
ٹھہرتی نتھی اُنکے اوپر نگاہ

عجب صورتین اور عجب رنگ تھے
کہ خورشید و مہ اُنکے پاسنگ تھے

وہان جبکہ یوسف کا محمل گیا
کسیکا نہ اُسپر ذرا دل گیا

کیا کچھ نہ اُنکی طرف التفات
نہ پوچھی کسی نے بھی یوسف کی بات

یہہ خلوت کے طالب ہوئے جمع سب
نہ پایا اکیلا کبھی بیت رب

روایت کرے مالک ابن دغر
نہ تھی کوئی منزل کہ پیرے اوپر

نہ ظاہر ہو یوسف کا اُسمین کمال
عجب طرح کا دیکھتا تھا مین حال

فرشتے تمام آگئے کرتے سلام
قریب آکے یوسف کے ہر صبح و شام

اور اک ابر ہوتا سفید اُس اوپر
چلے تھا وہ جاتا تھا یوسف جدہر

ٹھہرتا تو وہ سر پہ ہوتا مقیم
خدا کا یہہ تھا اُسپہ لطف عمیم

گیا جبکہ وہ مصر کے نیل پر
لگا کہنے یون مالک ابن دغر

کہ یوسف تو کپڑون کو اپنے اُتار
سر اور تن سے اپنے ذرا دہو غبار

گیا نیل مین جبکہ یوسف کا تن
فلک مین ستارا سا چمکا بدن

سنہرا جو دیکھا بدن سر بسر
لگین چھلیان لوٹنے پیٹھ پر

پڑے بال کالے جو وہ منہہ پر آ
اکٹھے ہوئے رات و دن ایک جا

نہا کر نکل آیا تہمد کو باند
نکل آئے طرح بدلی سے چاند

وہ پھر بیٹھ ناقہ پہ وان سے چلا
وہ شہر آکے بیٹھا ذرا

جب آیا وہ دروازے پر مصر کے
سنا مصریون نے کوئی یون کہے

کہ ای مصریو ایک آیا غلام
اُسے جو کہ دیکھے رہے خوش مدام

یہہ آواز تھی گھنے والا نہ تھا
کوئی بھی نظر وان پہ آتا نہ تھا

بہت کھینوالے کو دیکھین سب
نہ پایا تو اُسکا یہہ جانا سبب

خدا نے دیا حسن سارا اسے
نبی کر کے ہمپر اُتارا اسے

کہا یہہ فرشتہ نہ یہہ حور ہے
یہہ یوسف مرا عبد مجبور ہے

ارادہ ہے یہہ اسکو بیچوں گا مین
خزانہ بہت اس سے کھینچوں گا مین

یہہ سنکر کے یوسف سے بولا عزیز
یہہ کیا بولتا ہے کر اسکو تمیز

کہا سچ یہہ کہتا ہے دے کر کے زر
خریدا مجھے بھائیون سے مگر

کہا پھر یہہ مالک کو گھر میرے چل
نہین وان کسی بات کا کچھ خلل

لے آیا اُسے اور یوسف کو گھر
لگا اُنکی ہر وقت رکھنے خبر

رکھے تھیں اُن پاس خدمتگذار
نگہبانی انکی کرین بیشمار

نہ آیا تھا جب تک کہ یوسف یہان
بُرائی مین تھا مصر مشہور وان

درخت اُسکے سوکھے نہ کچھ اُنمین پھل
امیرون کی بیت مین بالکل خلل

شیاطین کا دخل وان بیشتر
ہر اک شخص کی تھی بدی پر نظر

ہوئین خشک اُس جا کی نہرین تمام
وہان خشک سالی رہے تھی مدام

جب اُس جا پہ یوسف کے آئے قدم
ترقی تھی ہر چیز کی دمبدم

ہوا غلہ ارزان اُٹھا ظلم و جور
سو اعدل کے وہان نہوتا تھا اور

بہت پھل لگے اور مریضونکو سب
شفا ہو گئی خود بخود بے سبب

ہوئین نہرین جاری ہر اک جا پہ آب
ہوئے شہر کے تازے سارے دواب

یہہ کہتا تھا ہر شخص آپس مین آ
کہ اس شہر کی پھر گئی سب ہوا

تفسیر سورۂ یوسف

تہین واسطے اسکے پیدا کیا
نہ یہہ حکم اسکو خدا نے دیا

یہہ سنکر شہنشاہ ششدر رہا
اور اک آہ بھر کر زمین پر گرا

رہی طاقت کچھ نہ جینے کی آس
نہ اٹھنے کی طاقت نہ ہوش و حواس

جو لشکر مین خالی وہ گھوڑا گیا
تو وان اک عجب شور برپا ہوا

کوئی غم سے کپڑے لگا پھاڑنے
کوئی خاک سر پر لگا جھاڑنے

کوئی غم سے رونے لگا زار زار
کوئی مر گیا سر کو پتھر سے مار

لگے ہر طرف کرنے اسکی تلاش
نہ پایا کہین وہ شہ خوش قماش

پھر کچھ بعد اسکو آیا جو ہوش
تو آیا عجب طرح کا دل مین جوش

چلا دشت غربت مین چند اک قدم
غلام ایک دیکھا چراتا غنم

گیا دوڑ کر بادشاہ اسکے پاس
دلے درد باطن سے چہرہ اداس

کہا اس سے پوشاک میری یہہ لے
تو کپڑے پرانے مجھے اپنے دے

یہہ سن مست ہو اسنے کہا
یہہ گلہ غنم کا ہی سب شاہ کا

مین سرکار کا ہون قدیمی غلام
چراتا ہون انکی تئین صبح و شام

کہان ہو سکے مجھسے ترک ادب
یہہ پوشاک تجھکو مبارک ہو سب

کیا ابن ادہم نے آزاد اسے
غنم بخش دین کر دیا شاد اسے

قبائے حریر اور تاج شہی
گلے مین جو پوشاک دلچسپ تھی

وہ دی اس سے لی ایک کملی سیاہ
اور اک سخت ژولیدہ کہنہ کلاہ

کوئی ہی کہ اس مال طیب کو لے
عوض اسکے قیمت مگر پاک دے

کسی نے لیا اسکی ہیزم کو مول
دئے تین پیسے گرہ مین سے کھول

لیا ایک پیسے کا اسنے طعام
کئے دو وہ خیرات مولی کے نام

گیا وہان سے مسجد مین بہر نماز
خدا کا کرے تا کہ عجز و نیاز

کیا جا کے بیٹے نے اسجا سلام
بتایا سب اپنا نشان اور نام

بہت مل کے بیٹے سے خوش دل ہوا
کہا آفرین مرحبا مرحبا

محبت جو بیٹے کی دیکھی سوا
کہا سر اٹھا کے بسوی سما

کہ ای بادشاہ زمین و زمان
تجھے حال میرا ہی سارا عیان

کہ مینے جو چھوڑا ہی سب ملک و مال
محبت مین تیری ہی ای ذو الجلال

نہین چاہتا مین کہ تیرے سوا
کسی کی محبت کی ہو دل مین جا

جو دل مین ہوئی میرے حب پسر
یہہ محنت گئی خاک مین سر بسر

جو دل مین مرے غیر کی ہووے جا
مین عاشق ترا کب ہوا یا خدا

یہی اسسے مین مانگتا ہون دعا
تو کر خود بخود میری حاجت روا

کہ میری اسیوقت ہو قبض جان
مرے یا کہ بیٹا مرا ناگہان

یہہ کہتے ہی اسکے وہ لڑکا گرا
تڑپ کر اسیوقت وہ مر گیا

غشی کا ہوا خلق کو وان گمان
جو دیکھا تو مردہ ہی وہ نوجوان

ہوئے دیکھ مضطر صغیر و کبیر
بہت روئے اسپر امیر و فقیر

خدا جانے کیا چیز اسمین ہوئی
جسے دیکھ جاتی ہے طاقت ذرا

ملک ساتھ یوسف کے رہتا جو تھا
پکارا اسے مالک پھر یوں کہا

یہہ کہہ جسکو اب شوق دیدار ہو
یہان لاکے دے ایک دینار کو

یہہ سنتے ہی خلقت نے کر ازدحام
گھسے گھر میں مالک کے سب خاص و عام

ہر اک نے دیا ایک دینار ڈال
کہ یوسف کا دیکھین کی ہے جمال

ہوا تو وہ زردہ گھر ایکبار
ہوے ساتھ لاکھہ آن مین ذرشمار

نہ ہٹ کر کے پھر اپنے وہ گھر گیا
مگر جسنے دیکھا سو خوش کر گیا

کسی کا نہ باقی رہا ان مین ہوش
وہ لہین کیا عشق نے کر کے جوش

نہ گھر مین سے وہ ازتک آ سکا
اسے دیکھ کوئی نہ پھر جا سکا

کہ لے جاؤ اک اک یہان سے اٹھا
غلامون سے مالک نے یون کہدیا

ہر اک کو وہان خواب غفلت تھا
جو گھر سے نکالا نہ پھر ہوش تھا

زمین پر پڑے ایڑیون کو ملین
نہ طاقت تھی وہ اپنے گھر کو چلین

نہ پہچانین اور اب کو کھولین زبین
جو بھائی پکارے تو بولین نہین

سنے کون وہ سب تھے بے اختیار
کہین کان مین بات کو گر پکار

سمجھ لے یہہ قصہ ہوا ہی یونہین
یہہ کچھ شاعری کا تکلف نہین

دیے سب نے اور بولے ہی آرزو
ہوا دوسرا دن تو دینار دو

ہمین قتل کرتی ہے یوسف کی چاہ
ذرا دیکھ لین پھر بھی ہم اک نگاہ

یہان تک کہ گھر مین جو رہتی تھی فکر — اسے بھی ہوئی وہان کے جانیکی فکر
[illegible] — مقام آکے مالک کے گھر پر کیا
پہاڑ اور جنگل سے خلقت تمام — ملخ مور کی طرح کر اژدحام
چلے آئے جلدی سے مالک کے پاس — تھی یوسف کی دیدار کی سبکو آس
زلیخا بھی بولی کہ سن اے عزیز — غلام اب جو آیا ہے نادر ہے چیز
اجازت ہو مجھکو تو مین بھی چلون — ذرا دیدار اس سمرکے کی کرون
کہا دے دیا تجھکو مین اختیار — تو جس وقت چاہے یہان سے سدھار
چلا آپ بھی اسطرف سے عزیز — بہت کر کے فرسے بہت با تمیز
وہ میدان بڑا تھا نہایت فراخ — نہ پتھر وہان اور نہ ہڈی نہ شاخ
ہوئے مرد سب اک طرف کو کھڑے — اور اک طرف تھے عورتون کے پرے
کہا سب نے مالک کو اب یان سے جا — ہوئے جمع سب لوگ یوسف کو لا
گیا مالک اس پاس اور عرض کی — کہ خلقت اکٹھی ہوئی ہے ابھی
جو مشہور انمین بآفاق ہین — ترے دیکھنے کے وہ مشتاق ہین
کیا سن کے یوسف نے انمین سکوت — کہا حق کو حی الذی لا یموت
مجھے کسلئے اب یہہ جاتا ہی لے — خدا جانے کس شخص کو مجھکو دے
کہا پھر یہہ مالک نے دیکر کے دام — خریدا نہین تجھکو کیا ای غلام
تھا جنگل مین کنعان کے آڑون پہاڑ — لیا تجھکو اس جا پہ مین جان آڑ

تفسیر سورۂ یوسف

اور انمین بھی ہوئی چمکے ہوئے
ستارون کی صورت دمکے ہوئے
لیے تلک انکا پہنچے تھا نور
چمک اٹھی پڑتی تھی جا دور دور
دیے نور یوسف کا تھا اسقدر
کہ اگر دامن کے آگے تھا موتی مگر
کہان قوت اسکو کہان وہ دماغ
کہ سورج کے ہو سامنے اسکا چراغ
وہ کن تھے یاقوت موتی مین بر
[illegible]

چھڑی ایک سونے کی ہاتھ مین دی
نہایت ہی خوش رنگ و خوش قطع تھی

اور اک زین گھوڑے پہ ایسا سجا
کہ سارا جڑاؤ وہ سونے مین تھا

رکاب اُسکی سونے کی تھی وہ تمام
اور اک منہ مین چاندی کی سنہری لگام

کیا اُسنے یوسف کو اُسپر سوار
اور آپ آگے اُسکے تھا خدمتگار

ہوا یوسف اسطرح پر کامیاب
کہ دس شخص نے پکڑی آکر رکاب

سر اپنا اُٹھا کر سوِ آسمان
ہنسا یوسف اُسوقت پر بیگمان

کہا اُسکو کیا ہی ہنسی کا سبب
خدا نے تری شان کی ہی عجب

کہا ہان پڑا تھا کوئے مین جب
اُتارے تھے کپڑے مرے سب کے سب

مرے رب نے جبریل بھیجا تھا پاس
کہا یہہ کہ ہرگز نہو تو اُداس

کرینگے تجھے مصر کا بادشاہ
تجھے دینگے ہم حشمت و مال و جاہ

وہان کے ہین جتنے بڑے شیخ و شاب
چلین سب وہ تیری پکڑ کر رکاب

سو وعدہ مرے حقنے پورا کیا
تجھے اسطرح آج رتبا دیا

تعجب کیا سب نے سنکر اُسے
تعجب مین اُسوقت سب ہو رہے

کہا تب یہہ مالک نے سچ جانیو
کہے یہہ جو کچھ راست تم مانیو

تب اوپر کو چڑھ کر کے مالک نے پھر
کہا مصریون سے نہین کچھ ہی دیر

کہ یوسف یہہ نکلا ہی دیکھو اُسے
بہت شوق ہی دیکھنے کا جسے

بڑی زیب و زینت سے یوسف چلا
یہہ سنتے ہی عالم کا تختہ ہلا

خدا نے دیا تھا اٹھا سب حجاب
وہ بے پردہ آیا نظر آفتاب

یہہ گل دیکھکر سارے مرجھا گئے
وے آتش کا اک داغ سا کھا گئے

یہہ مصری تھے گل اور وہ تھا آفتاب
ہوئے خشک دیکھا اُسے بے حجاب

کہا پھر کہ کوئی خریدار ہے
یہہ بکتا ہی لے جو کہ زردار ہے

یہہ لڑکا فصیح اور حسین اور ادیب
نہایت غریب اور قریب اور حبیب

لگا کہنے یوسف یہہ کہنا نہین
جو کہتا ہون مین وہ کہو اب کہین

کہ ہی یہہ غلام اب غریب اور حزین
بعید الوطن خستہ اور ہی غمین

کہا ہم یہہ کہنے کے ہرگز نہین
کہ تجھ مین یہہ باتین نہین ہین کہین

روایت

کہا ابن عباس سے یہہ کلام
جنھون نے کہ یوسف کو دیکھا تمام

ہوئے اُنکے سب تین فرقے کہون
خبر اُنکے حالات کی تمکو دون

ہوا ایک فرقہ تو حیران سب
نشا دوسرے کو چڑھا تھا عجب

ہوا تیسرے کو نہایت جنون
کہان تک مین احوال اُنکا کہون

سنو ایک کہتا ہو مین واردات
کہ تھی مصر مین ایک عورت کی ذات

تھی اولاد شداد بن عاد کی
تلے اونٹنی اُسکے جون باد تھی

کھچا اُسپہ تھا ایک قبہ عجب
وہ تھی اونٹنی سرخ رنگت مین سب

وہ دیبا کا قبہ مرصع تمام
زری کا ہر اک جا پہ تھا اُسکے کام

تفسیر سورۂ یوسف

انہی کی عبادت مجھے ہے ضرور
نہ مجھ سے علاقہ کہ ہے یہ قصور

دیا مال وہ سب خدا کے لئے
بہت اُسنے مفلس کو دے مال و زر

بنا کر وہاں اک عبادت کا گھر
رہی بیٹھ سارا اسی مال و زر

اُسی جا پہ آخر کو وہ مر گئی
تن اپنا پورا وہ بے کر گئی

پھر آئی زلیخا بھی ہو کر سوار
سپاہی جو ہمراہ لیکر ہزار

بدل اپنی پوشاک و زیور تمام
پہن کر چلی وان کو با احتشام

جو یوسف کے آکر مقابل ہوئی
وہیں دیکھکر نیم بسمل ہوئی

نہ تن کا رہا ہوش نہ جان کا
دل و جان سب اُسنے قربان کیا

گری کھا کے غش ایک آواز مار
نہایت ہوئی مضطر اور بیقرار

مین یوسف کا احوال چھوڑا یہان
زلیخا کی کہتا ہون اب داستان

زلیخا کے احوال مین

یہہ قول ابن عباس سن لیجئے
زلیخا نے آواز کی کس لئے

سبب اسکا یہہ تھا سنو تم ذرا
کہ ملک عرب کا جو تھا بادشا

سنا ہی کہ تھا اسکا طیموس نام
ہزارون کنیزک ہزارون غلام

زلیخا اُسی سے تولد ہوئی
نہایت حسین اور خوش شکل تھی

کرون اسکی صورت کا مین کیا بیان
لکھے کیا قلم اسکو طاقت کہان

تھی اک شکل گویا کہ رشک قمر — فرشتہ کہون اُسکو یا تھا بشر
اُسے دیکھ جاتے رہے میرے ہوش — رہا دل مین اُسکی محبت کا جوش
کہا باپ نے گر وہ معلوم ہو — تو پھر اسطرح کیون تو مغموم ہو
ترے پاس لاؤن اُسے دیکھے مال — ولے اب تو ملنا ہی اُسکا محال
اسی سوز و غم مین وہ رہتی مدام — نہ کھتی کسی سے نکرتی کلام
گئے اُسپہ تھوڑے جو دن اور بھی — بگڑنے لگے اُسکے سب طور بھی
نظر اُسکو آیا جب اک خواب اور — وہی شکل و صورت وہی اُسکا طور
وہ پہلے جو آئی تھی صورت نظر — وہی شکل آپھر ہوئی جلوہ گر
جوان ایک مانند بدر منیر — جہان مین نہو کوئی اُسکا نظیر
کھڑا آہوا وہ زلیخا کے پاس — وہ خوش اور خرم ہی اور یہہ اُداس
لگی کہنے رو رو کے یہہ اپنا حال — ترے عشق مین تنگ ہی میرا حال
بحق خدائی رحیم و کریم — تو کہہ حال اپنا بلا خوف و بیم
پری ہی تو یا حور و جن و ملک — زمین ہی ترا مسکن اب یا فلک
کہا مین ہون پیدا ہوا خاک سے — نہین مجھکو نسبت کچھ افلاک سے
مین تیرا ہون اور تو ہی میرے لئے — مجھے یاد رکھیو تو جب تک جیئے
سوا میرے مت جانیو اور کو — کبھو بھولیو مت مرے طور کو
کہا تب زلیخا نے ہرگز نہین — سوا تیرے جان اب نجاؤن کہین

تفسیر سورۂ یوسف

اُٹھی جب مین پھر وہ نہ آیا نظر
تحیر مین میرا جلایا جگر
کہا باپ نے اُسکا تو نے مکان
نہ پوچھا کہ آخر رہے ہی کہان
کہا میرے یہہ اُس نے پوچھا نہین
کہ تیرا مکان کون سی ہی زمین
پھر اس طرح سے وہ ہوئی بیخبر
نہ سمجھے تھی جنگل ہی یہہ یا کہ گھر
چلی پھر وہ گھر سے وہ ہوش اُڑ گئے
کہا باپ نے تیرے عقل و ہوش
کہ رسوا نہو در پہ تجھ دیوانہ
بڑے دیکھ کر آدمی خواب مین
فقط اُسنے دیکھا یا وہی نوجوان
ولیکن ہوئی بعد مدت ہمین
کہا آدمی خواب مین نوجوان

گئی دوڑ کر اُسکو جلدی لپٹ
کہا ای میرے ماہ و بدرِ منیر
قسم اُسکی جسنے بنایا تجھے
کہ ہر تجھکو ڈھونڈھوں کہاں ہے مکان
بتا دے مجھے تو ہی اپنا پتا
کہا مصر میں مجھکو کر نا طلب
سمجھ لے مجھے مصر کا تو عزیز
کہا اُس سے یوسف نے جسدم یہہ حال
کہا باپ سے کھول زنجیر کو
مرے ہوش سب ہو گئے ہیں بجا
مکان اُسنے اپنا بتایا مجھے
ہوا باپ خوش کر دی زنجیر دور
ولے جبکہ صورت وہ آتی تھی یاد
یہہ رو رو کے کہتی تھی وہ اُس گھڑی
ترے غم میں میں روتی ہوں صبح و شام
کہوں کسطرح ماہِ انور ہے تو
یہہ آدم کی اولاد میں دوسرا

کہ دل میں تھی اُسکی محبت پٹ
کیا اس طرح تو نے مجھکو حقیر
عدم سے وہ دنیا میں لایا تجھے
نہیں کوئی دیتا ہے تیرا نشان
کہ دل کو ہو تسکین اُس سے ذرا
بغیر اُسکے تو مجھکو پاویگی کب
نکھو اس طرح اپنی عقل و تمیز
خوشی اُسکو حاصل ہوئی پھر کمال
نہیں دخل اس جا پہ تدبیر کو
مجھے قید کرنا نہیں اب روا
اسی واسطے ہوش آیا مجھے
لگی رہنے خوش ہو کے سب کے حضور
جگر میں بہت عشق کرتا فساد
اِن آنکھوں نے میری لگائی جھڑی
کیا مینے اپنا یہی درد عام
کہ اُس سے بھی زیادہ اُجاگر ہے تو
نہ ہووے گا ایسا کوئی ہوا

مدینہ سے آکر کے یون عرض کی
کہ گر شاہِ دوران کی ہو وے خوشی

تو آئے ہین ہر ملک سے یان رسول
زلیخا کا دینا جو کیجے قبول

کہ آئے ہین یہان بیس پیغامبر
زلیخا پہ ہر ایک کی ہی نظر

جسے چاہیے اُنمین کیجے قبول
طرف سے ہر اک شاہ کے ہی رسول

کہا یہہ زلیخا نے اُنمین رسول
اگر مصر کا ہی تو کر لو قبول

کہا مصر سے کوئی آیا نہین
پتا اُسکا کچھہ ہم نے پایا نہین

کہا باپ نے ہر طرف سے پیام
ترے واسطے آئے ای نیکنام

مین بھیجون ہون وان ایک پیغامبر
شہِ مصر کی جا کے لاوے خبر

کہا پھر زلیخا نے ہی یہہ ضرور
کسی طرح ہو رنج میرا یہہ دور

محبت مرض ہی نہین کچھہ دوا
کہ جس سے اُسے کچھہ نہو فائدا

مگر اک ملاقات محبوب کی
میسّر ہو اُس اپنے مرغوب کی

سُنا کعب احبار سے یہہ کلام
کہ بیٹھے تھے موسیٰ علیہ السلام

خدا نے کہا ای ہمارے کلیم
مرے دوست ہین جو کوئی اور ندیم

بنایا مین اُنکے لئے ایک گھر
وہ ہی دل تجھے دون مین اُسکی خبر

مقام اُسکا اُنکے بدن مین کیا
یہہ دل گھر ہی اُنکا مین اُنکو دیا

ہی اُس گھر کی پوجھو زمین معرفت
اور ایمان سے اُسکی قائم ہی چھت

جو اُس گھر کا دیکھو تو سورج ہی شوق
قمر اُسکا الفت کہ ہی سب پہ فوق

تفسیر سورۂ یوسف

زلیخا کو پھر یاد کرتا ہون مین
غمزدہ جا کے قصہ دوہراتا ہون مین
ہوا مصر کو ایک قاصد روان
نہایت خردمند و روشن بیان
فصیح اور عاقل عرب مین وہ تھا
پدر کے سے مال اُنکو رخصت کیا
دیا مال و اسباب کو اُسکے ساتھ
نصیحت بھی اُنکو اُسکے ہاتھ
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جو یہ آب و دربان ہین صرف کے
کسی نے نہ پہلے دیا ہو کبھی
یہہ کہکر کے پھر اسکو رخصت کیا
مری طرف سے اسکو کہیو سلام
پہلا چلدہ وہ قاصد وہ پہنچا وہان
کہا جو ملا حکم تھا وہی سب کیا
اور بعد اسکے کی عرض اس شاہ سے
عرب کا جو ہے شاہ طیموس نام
کہا ہے کہ ہے ایک بیٹی مری
جو کیجے قبول اسکو احسان ہے
بہت تمکو مین ملک اور مال دون
لکھا اس نے اس بات کا یون جواب
کیا ہمنے اس بات کو اب قبول
سوا اسکے کہتے ہو جو ملک و مال
سوا اسکے ہمکو نہ کچھ چاہ ہے
یہہ سنکر زلیخا کا کرکے سنگار
پہنایا اسے خوب زیور تمام

اسمین اطلس کے تخاف تو دے
جو تو چلا ہے تو دیکھو سبھی
کہا صدقے شاہ کے پاس جا
بہت ہے ادب سے تو کیجیو کلام
گیا شاہ کے پاس بادشاہ شان
وہان جا کے تحفہ ہر اک کو دیا
کتان کا سوال ایک ہے ماہ سے
کیا تمکو اسنے بہت سا سلام
ہوئی اسکے دل میں رغبت تری
یہان سارا موجود سامان ہے
ہمیشہ مین ممنون احسان رہون
کہ یہہ کام ہوگا نہایت صواب
ہو بے ذرا اپنے دل مین ملول
سوا بات کا کچھ نہ کیجے خیال
زلیخا فقط ہمکو اسدم ملے
کہ ہو حسن کی اسکے دونی بہار
کہ روشن ہو ہر جگہ اسکا نام

بہت دلپہ اُسکے ہوا جب قلق
لگا درد سے اُسکا دل ہونے شق

سُنی ہاتفِ غیب سے یہہ ندا
زلیخا تو اس غم سے گھبرا نہ جا

ذرا تھام دل کو تو اور صبر کر
زمانہ الم کا گیا ہی گذر

ترا جلد معشوق آویگا پاس
نکر جان کو غم سے اُسکے اُداس

کہا اُسکو باندی نے الفت نچھوڑ
تو اس زوج سے اپنے منہہ کو نہ موڑ

تو دیکھا ہی جس شخص کو خواب مین
ہوئی ہی تری جان تپ و تاب مین

اسی کے سبب وہ ملیگا تجھے
ہوا اب تو معلوم ایسا مجھے

یہہ سنکر زلیخا تو چپ ہو رہی
نہ پھر بات غم کی کسی سے کہی

غریز اُسپہ مفتون ہوا پھر کمال
زلیخا کا دیکھا جو حسن و جمال

وہ شب کو سوتا جو اُس پاس آ
زلیخا چلی جاتی اُٹھ کر سدا

ادراک جنبہ ہو کے صاحب جمال
ملک پاس آتی تھی بے قیل و قال

زلیخا کی صورت بنا کر تمام
ملک پاس آتی رہی وہ مدام

ملک جانتا تھا زلیخا ہی یہہ
مرے پاس آتی وہ جاتی ہی یہہ

روایت ہی اک اور اس طور سے
کہون مین اگر تو سنے غور سے

ملک کار دنیا مین عنین تھا
نہوتا تھا عورت پہ قادر ذرا

جب آیا وہ یوسف کے بکنے کا روز
ہوا اُسکا چہرہ جو مشعل فروز

زلیخا بھی پہنچی وہان سُنکے حال
کہ یوسف سے تھا عشق اُسکو کمال

یہہ سنکر نہ ہرگز کیا التفات
خدا کی قسم ہے کہ ہے یہہ غلام
ملیح اور فصیح اور صبیح اور امین
دیانت شجاعت مین یکتا ہی یہہ
ارادہ کیا یہہ کہ بولے نبی
نہو دے نبوت سے کوئی خبر
لگا بکنے جسوقت وہ آفتاب
کسیکو کہا جا تو سونے عزیز
تو لینے مین یوسف کے مت چوکیو
اگر ملک اور مال ہو سب تمام
ملک نے یہہ مالک سے سنکر کہا
فرشتہ جو تھا شکل انسان کی
کہ مین مول اسکا بتاؤن تجھے
یہہ کہہ تجھکو لینا ہی یہہ مول جو
برابر مین یوسف کے درہم تلین
اسی کی برابر مین گر لعل پر
اسکے توہم وزن دیکھو مشک

سنی اسکی ہرگز نہ کچھ اسنے بات
کوئی لیوے اسکو جو رکھتا ہو دام
مروت فتوت بھرا اور یقین
خریدے کوئی اسکو بکتا ہی یہہ
خدا نے زبان اسکی پھر بند کی
کسی کے نہ دلپر یہہ ہو جلوہ گر
زلیخا کے دل مین ہو اضطراب
نہین تجھکو ملنے کی پھر ایسی چیز
خزانے پر اور مال پر تھوکیو
نہ ہرگز تو اب چھوڑیو یہہ غلام
کہ کیا مول ہی اسکا بولو ذرا
خبر اسنے مالک کو اسطرح دی
ابھی قدرت حق دکھاؤن تجھے
برابر مین جو مین کہون تول دو
اور اتنا ہی دینار کا تول دین
اسی کی برابر ترازو مین دُر
اسی کی برابر مین عنبر ہو خشک

عمل بد پہ غالب رہے کیا عجب
وہ دے بخش بدیان سب اُسکے سبب

خزانے کو دیکر یہہ شہ نے کہا
کہ مالک تو اب ہمسے راضی ہوا

کہا مینے خوش ہو کے بیچا غلام
لیا اُسکے بدلے خزانہ تمام

روایت ہی یوسفؑ کی صورت کا حال
نہ ظاہر تھا مالک پہ سب وہ کمال

نہ آیا اُسے حسنِ یوسفؑ پسند
خدا نے نظر اُسکی کر دی تھی بند

جو دیکھا طرف مال کے اُسنے آ
کہا شاہ نے خوب کھائی دغا

لیا اسقدر مال دیکر غلام
ہوئے تھے مرے اُسپہ کیا صرف دام

وہ یوسفؑ کی جسوقت بیع کر چکا
تب آیا نظر اُسکو وہ مہ لقا

پڑا شکل اصلی مین یوسفؑ نظر
لگا کہنے یہہ مالک ابنِ ذعر

کہ افسوس ہی مینے کھائی دغا
ہوا مفت مین مجھسے یوسفؑ جدا

یہہ کہکر یہ کے حسرت سے غش کر گیا
گویا عشق مین اُسکی وہ مر گیا

کہا اُسکو یوسفؑ نے کیا حال ہی
خوشی مین غمین کیون ترا حال ہی

کہا مینے دیکھا تجھے اسگھڑی
نظر تیری صورت مجھے اب پڑی

کہ یہہ مال اور اس سے صد چند ہو
نہ پہنچے کبھی وہ ترے مول کو

کہا پھر یہہ مالک نے سن ای عزیز
اگر حکم دے تو کرون ایک چیز

ہوا ہی یہہ یوسفؑ جو تیرا غلام
کرون اُس سے مین بیٹھ کر دو کلام

کہا حکم ہی تجھکو اب بات کر
گیا پاس یوسفؑ کے با چشمِ تر

ولے خوف یہہ دل مین آتا رہا
کہ اب مال اب میرا جاتا رہا

نہ لشکر رہیگا نہ اب میری فوج
یہہ جاتا رہیگا مرا اوج و موج

خریدا تو یوسف کو اسنے دام پر
ذرا دیر آئی اس کام پر

دیا حکم دیکھو خزانے کو جا
کہ باقی ہے کچھ یا گیا جو کہ تھا

جو دیکھا خزانے کا کوٹھا ہی پر
بھرے ہین اسیطرح سے مال و زر

تو خوش ہو کے خازن نے جھککر سلام
کیا شاہ کو اور کہا یہہ غلام

گیا تھا خزانے کو کرنے نظر
اسیطرح باقی ہے سب سیم و زر

کیجیے طرف سے خزانے کے غم
نہین ایک حبہ ہوا اسمین کم

کہا اسکا بتلا تو کیا ہے سبب
خزانے کی معموری اب ہے عجب

کہا یہہ جو ہیگا تمھارا غلام
بڑا ہی یہہ ہوگا زمین عالی مقام

کہا تو نے کاہی سے جانی یہہ بات
کہ ہیگا یہہ ذو القدر اور نیکذات

کہا وقت بکنے کے اک جانور
نہایت ہی براق تھے اسکے پر

نظر مجھکو آیا تھا اس آن مین
وہ یوسف کے کھتا تھا یون کان مین

کرے تھا وہ انسان کے سب کلام
اگرچہ پرندہ ہوا تھا بنام

وہ کہتا تھا یوسف سے کاہی نیک فال
ذرا دل مین اسبات کا کر خیال

کہ مول اپنا اک دن کیا تو نے آپ
جدا ہو گیا تجھسے تب تیرا باپ

اور اک چند درہم ہوئے تیرا مول
نہ پھر بولیو تو بڑائی کا بول

کہا مول اُسکا اکہتر درم
دیئے چار سو درہم عثمانؓ نے
زرہ بھی ہٹا کر کے پھر اُسکو دی
کہا یہہ زرہ اور درہم کو لے
کسیکو نہ اس حال کی ہو خبر
زرہ کو تو بیچے تھا لیکر درم
زرہ اور کیسہ یا گھر مین ڈال
نکل فاطمہؓ نے اُٹھایا اُسے
جب آئے علیؓ اُنکو کی یہہ خبر
علیؓ نے کہی جانبیؐ سے یہہ بات
زرہ اور درہم گئے گھر مین ڈال
خبر آکے جبریلؑ نے دی تمام
نبیؐ نے کہا پھر یہہ عثمانؓ کو
کہا یا نبیؐ مینے سمجھا تھا یون
ضرورت اُسے آئی ہی کچھ کمال
زرہ وہ کہ تا کافرون سے لڑے
دیئے درہم اُسکو کہ تھے وہ ضرور

نہ اسمین سے ہوویگا کچھ بیش کم
اُسیوقت مقبول سبحان نے
نہ قیمت نہ ہرگز زرہ اُس سے لی
علیؓ ابن طالب کو یہہ جا کے دے
علیؓ کے تو گھر مین اسے دیجو دہر
مع زرہ آیا بلا خوف و غم
نکوئی خبر تھا جز ایزد تعال
زرہ اور کیسہ جو پایا اُسے
کہ درہم پڑے اور زرہ تیرے گھر
کہ اسطرح کی ہوگئی واردات
نہین مجھکو معلوم کیا ہی خیال
کہ عثمانؓ کا یا نبیؐ ہی یہہ کام
کہ مجھسے تم احوال اسکا کہو
زرہ اور درہم علیؓ کو مین دون
زرہ وہ جو بیچے ہی فرخندہ حال
قدم اُسکا پیچھے نہ ہرگز پڑے
جو حاجت ہو اُنکے سبب ہو دور

تفسیر سورۂ یوسف

الٓرٰ تلک آیٰت الکتٰب المبین ۔ انا انزلنٰہ قرٰنا عربیا لعلکم تعقلون ۔ نحن نقص علیک احسن القصص بما اوحینا الیک ھذا القرٰن وان کنت من قبلہ لمن الغٰفلین ۔ اذ قال یوسف لابیہ یٰابت انی رأیت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رأیتھم لی ساجدین ۔ قال یٰبنی لا تقصص رؤیاک علی اخوتک فیکیدوا لک کیدا ان الشیطٰن للانسان عدو مبین ۔ وکذلک یجتبیک ربک ویعلمک من تاویل الاحادیث ویتم نعمتہ علیک وعلی اٰل یعقوب کما اتمھا علی ابویک من قبل ابرٰھیم واسحٰق ان ربک علیم حکیم ۔ لقد کان فی یوسف واخوتہ اٰیٰت للسائلین ۔ اذ قالوا لیوسف واخوہ احب الی ابینا منا ونحن عصبۃ ان ابانا لفی ضلٰل مبین ۔ اقتلوا یوسف او اطرحوہ ارضا یخل لکم وجہ ابیکم وتکونوا من بعدہ قوما صٰلحین ۔ قال قائل منھم لا تقتلوا یوسف والقوہ فی غیٰبت الجب یلتقطہ بعض السیارۃ ان کنتم فٰعلین ۔ قالوا یٰابانا ما لک لا تأمنا علی یوسف وانا لہ لنٰصحون ۔ ارسلہ معنا غدا یرتع ویلعب وانا لہ لحٰفظون ۔ قال انی لیحزننی ان تذھبوا بہ واخاف ان یاکلہ الذئب وانتم عنہ غٰفلون ۔ قالوا لئن اکلہ الذئب ونحن عصبۃ انا اذا لخٰسرون ۔ فلما ذھبوا بہ واجمعوا ان یجعلوہ فی غیٰبت الجب واوحینا الیہ لتنبئنھم بامرھم ھذا وھم لا یشعرون ۔ وجاءوا ابٰھم عشاء یبکون ۔ قالوا یٰابانا انا ذھبنا نستبق وترکنا یوسف عند متاعنا فاکلہ الذئب وما انت بمؤمن لنا ولو کنا صٰدقین ۔ وجاءوا علی قمیصہ بدم کذب قال بل سولت لکم انفسکم امرا فصبر جمیل والله المستعان علی ما تصفون ۔ وجاءت سیارۃ فارسلوا واردھم فادلی دلوہ قال یٰبشرٰی ھذا غلٰم وشروہ بضاعۃ والله علیم بما یعملون ۔ وشروہ بثمن بخس دراھم معدودۃ وکانوا فیہ من الزٰھدین ۔ وقال الذی اشتریہ من مصر لامرأتہ اکرمی مثوٰہ عسٰی ان ینفعنا او نتخذہ ولدا وکذلک مکنا لیوسف فی الارض ولنعلمہ من تاویل الاحادیث والله غالب علی امرہ ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون ۔ ولما بلغ اشدہ اٰتیناہ حکما وعلما وکذلک نجزی المحسنین ۔ وراودتہ التی ھو فی بیتھا عن نفسہ وغلقت الابواب وقالت ھیت لک قال معاذ الله انہ ربی احسن مثوای انہ لا یفلح الظٰلمون ۔ ولقد ھمت بہ وھم بھا لولا ان رأی برھٰن ربہ کذلک لنصرف عنہ السوء والفحشاء انہ من عبادنا المخلصین ۔ واستبقا الباب وقدت قمیصہ من دبر والفیا سیدھا لدا الباب قالت ما جزاء من اراد باھلک سوءا الا ان یسجن او عذاب الیم ۔ قال ھی راودتنی عن نفسی وشھد شاھد من اھلھا ان کان قمیصہ قد من قبل فصدقت وھو من الکٰذبین ۔ وان کان قمیصہ قد من دبر فکذبت وھو من الصٰدقین ۔ فلما رأی قمیصہ قد من دبر قال انہ من کیدکن ان کیدکن عظیم ۔ یوسف اعرض عن ھذا واستغفری لذنبک انک کنت من الخٰطئین ۔ وقال نسوۃ فی المدینۃ امرأت العزیز تراود فتٰھا عن نفسہ قد شغفھا حبا انا لنرٰھا فی ضلٰل مبین ۔ فلما سمعت بمکرھن ارسلت الیھن واعتدت لھن متکا واٰتت کل واحدۃ منھن سکینا وقالت اخرج علیھن فلما رأینہ اکبرنہ وقطعن ایدیھن وقلن حاش لله ما ھذا بشرا ان ھذا الا ملک کریم ۔ قالت فذٰلکن الذی لمتننی فیہ ولقد راودتہ عن نفسہ فاستعصم ولئن لم یفعل ما امرہ لیسجنن ولیکونا من الصٰغرین ۔ قال رب السجن احب الی مما یدعوننی الیہ وان لا تصرف عنی کیدھن اصب الیھن وکن من الجٰھلین ۔ فاستجاب لہ ربہ فصرف عنہ کیدھن انہ ھو السمیع العلیم ۔

حکایت

زلیخا کو یوں شہ کا پیغام تھا
کہ اکرام سے رکھیو یوسف کو اب

عزیز اسکا یوں جان کے نام تھا
وہی دیکھیو جو کرے یہہ جناب

عسیٰ ان ینفعنا او نتخذہ ولدا

شاید کہ ہمارے کام آوے یا ہم کر لیں اسکو بیٹا

کہ شاید ہمیں دے یہہ کچھ فائدا
دیا اسکو ہم اپنا بیٹا کریں

برآوے مرے دل کا کچھ مدعا
خلافت کا تاج اسکے سر پر دھریں

سبب یہہ کہ نامرد تھا یہہ عزیز
نہ اولاد اسکو تھی کوئی چیز

ہوئی تین شخصوں کو یوسف کی چاہ
ہوا کام تینوں کا سب بے پناہ

اک انمیں سے تھا مالک ابن دخر
گئی مال دنیا پہ اسکی نظر

ملا مال اسکو بہت بیقیاس
ولد کی عزیز اس سے رکھتا تھا آس

وہ اسکا بھی مطلب بر آیا تمام
کیا پیچھے یوسف نے بیٹوں کا کام

زلیخا کو تھی وصل کی آرزو
وہی اسکو حاصل ہوئی جان تو

اسی طرح طالب کا ہی ماجرا
جو مانگے وہی اسکو دیوے خدا

جو دنیا کو چاہے تو دنیا ملے
خدا اسکو عقبیٰ کی کچھ شے نہ دے

جو عقبیٰ کا طالب ہوا اللہ سے
خدا اسکو دے اپنی درگاہ سے

جو کوئی کہ مولیٰ طالب ہوا
وہ دین اور دنیا پہ غالب ہوا

کوئی دیوے جنت کو زینت تمام
کہ اسمین رہیگا وہ عالی مقام

کہا ابن عباس نے ای عزیز
سبب کیا کہ کھتا تھا ہر دم عزیز

زلیخا کو یہہ بات اکرام کر
تو یوسف پہ ہر وقت رکھیو نظر

سبب اسکا یہہ تھا کہ شب کو عزیز
جو سویا نظر آئی اک طرفہ چیز

کہ اک شخص کہتا ہی یون خواب مین
کہ ہم تجھ سے اک بات اچھی کہین

زلیخا سے یوسف کو ہرگز جدا
نکیجو کہ ہیگا یہہ حکم خدا

کہ دونو رہینگے یہہ آپس مین مل
یہہ دونون ہین اک جان اور ایک دل

کہا بعض نے ہی سبب اسکا یون
کہا تھا زلیخا نے تنہا مین ہون

کہا شاہ نے یہہ غلام ہی ترا
اسے رکھیو اکرام سے تو بھلا

یہہ ہی تیسرا قول ای نیکذات
کہ یوسف کے سب نیک پائے صفات

کہا یہہ زلیخا کو تیرے سوا
نہین کوئی خدمت کرے دوسرا

بہت اسکو رکھیو تو اکرام سے
رہے پاس تیرے وہ آرام سے

کئی قول ہین اسمین لیکن صحیح
کہون تجھسے جو ہی سن اسکو صریح

کہا اسنے یوسف کو ہی یہہ کریم
خدا کا رکھے دل مین ہی خوف و بیم

مقرب ہی یہہ عبد اللہ کا
یہہ خاص آپ ہی خاص درگاہ کا

کرم اسپہ کھیو کہ لطف عمیم
کرے ہم پہ ہر دم خدای کریم

نبی نے کہا اسکو کیجو نگاہ
کہ دل ہی بدن کا ترے بادشاہ

زلیخا نے دیکھا یہ جب اسکا حال
لگی کہنے یوسف کو یہ کیا ہوا
کہا تو نے سجدہ کیا تھا اسے
کہا کون ہے رب ترا تو بتا
کہا وہ ہے جسنے بنایا فلک
براہیم و اسحاق یعقوب کو
اسی نے کئے ہیں یہ پیدا تمام
کہا جانتا ہے ترا کیوں کہ رب
وہ غائب ہے دیکھے ہے کس طور سے
کہا اس سے غائب نہیں کوئی شی
کہا ہے بہت خوب وہ تیرا رب
نہ ہوتا مرا اگر کوئی اب اِلٰہ
عبادت نہیں دو بتوں کی روا
تبسم کیا اسکے یوسف نے تب
زلیخا گئی دوڑ کر پھر لپٹ
جو پوچھیگا اس بت کا احوال شاہ
مرے بت کو کھدے کہ تیرا خدا

تعجب ہوا اسکو اسکا کمال
مرا بت زمین پر گرا اور ہوا
زمین پر مرے رب نے پھینکا اسے
ذرا اسکی تعریف مجھکو سنا
کہ اسنے پیدا یہ ہیں ملک
مجھے اور تجھے سب بد و نیک کو
اسی نے کیا انکا سب اہتمام
کہ سجدہ صنم کو میں کرتی ہوں اب
مرے بت کو دیکھے ہے اور وہ مجھے
ہے اسکی حضوری میں جو کچھ کہ ہے
کہ پیدا کیا تجھکو ایسا عجب
ترے رب کو میں پوجتی خواہ مخواہ
ہے دو بادشاہوں کی الفت خطا
ارادہ کیا دل میں اٹھ جا اب
کہ اسجا سے یوسف پہ تو نہ ہٹ
نہ آویگا مجھکو جواب اسکا آہ
کرے اسکی ٹھیک جسطرح کا وہ تھا

اور اُنھی ہی دستار ستار کی
بدلتی تھی ہر روز پوشاک کو

مغرق سنہری زری تار کی
کہ اک دوسری کے مشابہ نہو

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ

اور اسی طرح جاگہ دی ہمنے یوسف کو اُس ملک مین

اسیطرح یوسف کے تئین جا قرار
یہہ آیت کا مطلب ہی کرلے تو غور
لیا بھائیون سے اُسے جو بچا

زمین پر کیا ہمنے ذی اختیار
پھر آگے کہون اسکی تفصیل اور
اسیطرح مالک زمین کا کیا

وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ

اور اسواسطے کہ اسکو سکھاوین کچھ کل ٹھانی باتون کی

بتادینگے البتہ اب اسکو ہم
ہی معنون مین تاویل کے اختلاف
کہے ہی سعید اب یہہ ابن جریر
کہی واسطے علم تعبیر خواب
زبان خلق کی بعض نے لی مراد
وہ جانتے تھا یوسف ہر اک کی زبان

حدیثون کی تاویل سب بیش و کم
مین کہتا ہون اسکو تو سن صاف صاف
مراد اس سے علم کتب ہی نہ غیر
مراد اس سے ہی مین کیا انتخاب
کہ تو ہے لغت مین تو رکھ اسکو یاد
کلام اسمین کرتا تھا وہ بیگمان

آتینا حکما وعلما

دیا ہمنے انکو حکم اور علم

تو دی ہمنے انکو بہت عقل و بوجھ
ہر اک بات کی ہمنے دی انکو بوجھ
کسی نے کہا بوجھ سے معرفت
ہی معنی مراد اس سے بوجھ
مراد علم اس سے بوجھ
اسے یاد کرنے ثواب بیگمان
مراد علم اور علم سے یان ہی دین
کہا بعض نے ہی اسی کا یقین

تفسیر سورہ یوسف

یہہ فرعون کا تھا ارادہ تمام
کہ یوسف کا کر دیوے قتل عام
اسیطرح رکھتا رہا وا نہال
کہ اسے خوف کہ وہ ہلاکت میں ڈال
اسی ڈھب سے نمرود نے آگ لا
یہہ چاہا ہر ابراہیم کو اسے جلا
ارادہ تھا داؤد کا ملک سب
کہ اسے جیتے جی ہو طلب
ابوجہل ابن مغیرہ کو جان
کہ تھا نبوت سے بیگمان
یہہ کہتے تھے یوسف کے بھائی تمام
کہ ہیں نبوت دنیا و دین کا نام
کسیکا ارادہ نہ پورا ہوا
خدا ہی نے جو کچھ کہ چاہا ہوا

وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

بہت لوگ لیکن نہیں جانتے
اور حکم خدا کہ نہیں مانتے
مراد اس سے ہیں اہل مکہ تمام
کہ اسلام سے جو نہ رکھتے تھے کام
کہا بعض نے تھی یہہ قوم یہود
کہ دنیا میں وہ چاہتے تھے نمود
کیا تھا نبی سے یہہ آکر سوال
کہ یوسف کا کیا طرح گذرا ہے حال

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ

اور جب پہنچا قوت کو

وہ جس وقت پہنچا جوانی کو خوب
ہوا مہر طفلی کا اسکے غروب

رہے تھا جو یوسف زلیخا کے گھر
وہی ہے مراد اس جگہ کے اوپر

طلب اپنی خواہش کی یوسف سے کی
ملاقات چاہی کہ ہووے ابھی

کہا ابن عباس یوسف کا حال
زلیخا کو تھی اس سے الفت کمال

گئی تھی سوا اسکے سب شے کو بھول
نہوتا تو اسدم وہ رہتی ملول

جو بولی تو بولی اسی کی وہ بات
نہ بیٹھے تھی دن مین نہ سوتی تھی رات

نہ کھاتی نہ پیتی نہ کرتی کلام
اسی کے تعشق مین تھی صبح و شام

ہوا نور یوسف کا یون جلوہ گر
ہر اک شی مین آتا تھا یوسف نظر

اگر فصد مین خون گرتا تمام
زمین پر لکھا جاتا یوسف کا نام

زمین آسمان اور دیوار و در
ہر اک جا پہ یوسف پڑے تھا نظر

ستارون پہ کرتی نظر وقت شام
لکھا دیکھتی انپہ یوسف کا نام

سحر کو جو اٹھتی تو کرتی تھی آہ
غرض لیگئی اسکو یوسف کی چاہ

نہ چھپر پہ سرخی نہ آنکھون مین نور
سبھی اس کے اعضا مین آیا فتور

کہا جائیگا غم سے جب جی نکل
مجھے اسگھڑی شاید آویگی کل

بہت درد مین جب ہوئی مبتلا
کہا ایکدن شاہ سے اسنے جا

کہ جی مین ہے میرے بناؤنگی گھر
رہے اسمین یوسف کا ہر دم گذر

رکھون اسکا بیت الکرامت مین نام
کہا تجھکو ہے اختیار اب تمام

زمانے کے دانا اور سارے حکیم
جو سرکار مین شاہ کے تھے ندیم

کہا یہہ زلیخا نے میری مراد
یہی ہے رکھو تم اسے خوب یاد

دیا اسکو انعام و ہدیہ کمال
ہر اک کو دیا خوب مال و منال

بنایا مربع وہ موتی کا گھر
صفائی پہ جسکے نہ ٹھہرے نظر

کئے چار اسکے ستون تھے وہ بیشک
لگا اک ستون کو وہ تھا دون

اور اک کو لگا سنگ رخام
کہ پتھر مین انکا بھی اچھا کام

کئے تھے ستون اور دیوار مین
سراپا تھی چاندی سے اسکی بنا

بہت خوب دیکھے تھے چاندی کے تاؤ
بنائی ہر اک طاق موتی و یاقوت

تقریر سورۂ یوسف

اور اک شکل گھوڑے کی رہے بنا
اور یاقوت کی آنکھیں اسکی لگا
زری نقرئی سب بنا صورتیں
تھیں بے جان زندہ کو کرتی تھیں بات
صحن میں و گھر کے لگائے درخت
چھت اسکی بنائی سنہری تمام
بچھائے تھے چاندی کے ہر جا پہ تخت
ہر اک تخت پر صورتیں مہ جبیں
پیالے وہ ہاتھوں میں زرین لئے
لئے ہاتھ میں مجمر اک زرنگار
بنائے تھے اس گھر کے سب ساتھ در
ہر اک در پہ رقصاں تھا سونے کا مور
نہ ہو کا سر لعل کے اسکے پا
وہ فیروزہ خالص کہ اسکی دم
شکم میں تھا کافور عنبر بھرا
اور اس گھر کے اندر بنا اور گھر
بنا تھا وہ یوں شیشہ صاف سے

ہر صحن جواہر سے اسکو کیا
دیا تھا نہایت ہی اسکو جلا
لگائی تھیں سچ مچ گویا زمین
ابھی اڑ چلیں گر کھڑک جائے پات
سب اسکا تھا چاندی سونے کا دست
اور اسپر کیا صاف مینے کا کام
ہر صحن کے سب جواہر سے تخت
تھیں سونے خالص سے انپر نشیں
کھڑی تھیں وہ پانی سے سب پر بھرے
جو دیکھے رہے اسکا دل بیقرار
وہ تھے صندل و عاج سے سر بسر
جو دیکھو تو اسکا تماشا تھا اور
عقیق اسکی منقار میں سب لگا
جو دیکھے تو ہوں عقل کے ہوش گم
عجب طرح کا تھا تماشا بنا
وہ تھا چشم بد اسکا نور نظر
نہ بلور دم مار دھان لاف سے

کہا بچنا اب تمکو معلوم ہی
کہا یا الٰہی مجھے رکھ نگاہ
تو کر رحم یا ارحم الراحمین

بچے وہ کوئی جو کہ معصوم ہی
نہو مجھسے ہرگز ترا کچھ گناہ
لگا یا ہی شیطان نے مجھپر کین

وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ

اور بند کئے دروازے اور بولی شتابی کر

کئے گھر کے در بند سارے تمام
کہا مین ہون یوسف تمھارے لئے

کہ تا ہو وے یوسف زلیخا سے کام
سر و جان و دل تمپہ قربان کئے

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْٓ

کہا خدا کی پناہ وہ عزیز مالک ہی میرا

کہا چاہتا ہون مین حق کی پناہ
وہ سید ہی میرا مین اُسکا غلام

کرون تجھسے مین اسطرح کا گناہ
خریدا ہی جسنے مجھے دیکے دام

اَحْسَنَ مَثْوَایَ

اچھی طرح رکھا ہی مجھکو

جگہ نیک رہنے کو اب اُسنے دی
مین ظالم ہون گر کام ایسا کرون

بہت میری تعظیم و تکریم کی
گناہ اپنے سر پر یہہ کیونکر مین لون

تفسیر سورۂ یوسف

کہا واہ تیرا ہی کیا خوب قد
کہا حقنے پیدا کیا نیک ہے

کہا دیکھ لے مجھکو ٹک اک نظر
کہا مجھکو اسبات کا اب ہی ڈر

قیامت کو اندھا اٹھون قبر سے
اگر آج بیٹھون زمین صبر سے

کہا پیرے دیتی ہون سارے مین چھوڑ
ذرا منہہ کو اپنے مری طرف موڑ

کہا رب سے پردہ نہین کچھ ضرور
کہ دیکھے ہی سب جا وہ نزدیک دور

کہا میرے سینے پہ رکھ اپنا ہاتھ
کہا ہین فرشتے نگہبان ساتھ

کہا ہین ہون نزدیک تو ہو ہی دور
کہا مجھکو جانا ہی رب کے حضور

کہا ہاتھ تو میری گردن مین ڈال
کہا ہی بہت اس گنہ کا وبال

قیامت کو دوزخ مین دیوینگا ڈال
مگر مجھسے اسبات کا تو خیال

کہا تو نہین کیا ہمارا غلام
خریدا نہین مینے دیکر کے دام

کہا بھائیون نے دیا مجھکو بیچ
قضا تجھ تلک مجھکو لائی ہی کھینچ

نہین مین تو تجھ تک نہ آتا کبھی
مرا مول تجھسے نہوتا کبھی

کہا مین بچھایا ہی ریشم تمام
حریر اور دیبا کا ہی فرش عام

سو اب ساتھ میرے لپٹ اس اوپر
کہا ای زلیخا خدا سے تو ڈر

ڈرون ہون کہ ہو قبر مین جا بجا
تلے میرے اک لخت فرش آگ کا

کہا باغ ہی خشک دے اسکو آب
کہا صاحب باغ دیگا شتاب

کہا تو نے مجھکو دیا خوب مژدہ
کہ اس سے ہوا سب مرا رنگ زرد

زلیخا خدا کی اطاعت سے دور | ہوئی تھی کیا نفس پر وہ ضرور

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا

اور البتہ عورت نے فکر کیا اُسکا اور اُسنے فکر کیا عورت کا

زلیخا نے یوسف پہ قصد آ کیا | اور اُسنے بھی اُسپر ارادہ کیا
ارادے کا یوسف کے تھا یہہ سبب | بلا انبیا پر اُتارے ہی رب
کہ تا یاد کر اُسکی طاعت کرے | عبادت مین اللہ کی وہ رہے
یہہ یوسف پہ گذری تھی جو واردات | تجھے اُسکی بتلاؤن مین ساری بات
کہا اپنے دل مین تھا یوسف نے یون | بھلا بھائیون سے مین سب اچھے ہون
کہ وہ ہین گنہ گار اللہ کے | مرے قتل پر سارے تیار تھے
گناہون سے مین ہون بہت پاک صاف | نہ مجھسے ہوا کچھ خدا کا خلاف
خدا نے بلا مین کیا مبتلا | زلیخا نے جو بد ارادہ کیا
چہل مرد کی اُسمین شہوت ہوئی | اُسے اُس گھڑی سخت غفلت ہوئی
پچاس عورتون کی زلیخا مین تھی | سو شہوت بہت اُسپہ غالب ہوئی
ہوئے جبکہ گھر مین وہ دونون بہم | رکھا آکے ابلیس نے وان قدم
بدن کو لگا ہاتھ سے روکنے | وہ یوسف کی گود مین لگا کھولنے
رکھا دوسرا وہ زلیخا پہ ہاتھ | ہوا جمع آکر وہ دونون کے ساتھ
کیا جمع دونون کو اک کام پر | کیا قصد دونون نے بایکدگر

تیرا نام نبیون سے کٹ جائیگا
نبوت کا فرمان پھٹ جائیگا

پھر اسپر بھی اسنے نکی کچھ نظر
وہ دی کھول جو تھی گرہ بے خطر

وہی کف ہوا پھر نظر بھر تمام
لکھا تھا کچھ زنا کا تو کام

یہہ ہے فاحش اور یہہ بڑی ہے ادب
اسے دیکھتا تیرا اللہ ہے

کیا کچھ نہ یوسف نے اسپر ملال
گرہ پانچویں کھول دی بے ملال

لکھا دیکھا جو کچھ کہ کرتے ہو واہ
ہمنے گرہ اسکے ہیں ہم گواہ

نہ اسنے دیا کچھ جواب
چھٹی بھی گرہ کھول دی پھر شتاب

اسی کف پہ دیکھا لکھا یہہ تمام
کہ یوسف نے مکر و زنا کا کام

تو اولاد ہے انبیا کی سمجھ
نصیحت ہے تجھکو خدا کی سمجھ

اسے بھی وہ سمجھا گناہ لم یکن
گرہ ساتویں کھول دی اسکو سن

ندا اسکو دی ہاتف غیب نے
کہ تجھکو کہا عالم الغیب نے

کہ اس میرے صدیق کر لے نظر
پڑھنے کی جو ہے تو پا بال پر

پروں کو تو قائم کر اپنے ضرور
مگر ان میں آیا ذرا بھی قصور

تو اڑنے سے البتہ رہ جائیگا
بیت اسکی ایذا بھلا پائیگا

پرندے کے جب تک کہ قائم ہیں پر
ہوا پر اڑے ہے یہہ باور تو کر

گئے پر تو گر ہو وہ مثل سہیل
وے ہو دے آخر وہ لڑکو بنا کھیل

زنا گر کیا تو نے میرے حبیب
نبوت سے جاویگا تیرا نصیب

ہمارا تو مرشد ہی اور سبکا پیر
ہمارا ہی سب بات مین دستگیر

بھلا تجھپہ آفت بتا کیا پڑی
تو کرتا ہی آسان مشکل اڑی

کہا اُسنے تھا اک خدا کا حبیب
نہایت ہی پاک اور نہایت عجیب

بڑی محنتون سے کیا اُسکو رام
کہ کرواؤن تا اُس سے کار حرام

خدا نے دیا بھیج جبرئیل کو
لیا روک اُس بندۂ اہل کو

دیا پیٹھ پر ہاتھ کو اُسنے مل
پڑا ہاتھ مین اُسکے نطفہ نکل

گیا بھاگ اُٹھکر وہان سے شتاب
مرا ہو گیا جل کے سینہ کباب

کہا بعض نے ایک دیکھی تھی حور
ہوا حور پر قلب یوسف کا چور

کہا واسطے کس کے ہی تو بتا
کہا اُسنے جو چھوڑ دیوے زنا

کہا بعض نے اک پرندے نے آ
کہا کان یوسف مین کای مہ لقا

زلیخا ہی تیری مری سن لے بات
ولیکن ٹھہر جائیگی دن اور رات

روایت ہی آیا نظر وہ کنوا
کہ یوسف پہ جس سے بڑا غم ہوا

کہا اک فرشتے نے ہو کر ملول
کہ یوسف کو کوئے کو گیا کیون تو بھول

نبی نے کہا ہی کئی نیک بخت
قیامت کو ہونگے وہ زیر تخت

رہینگے قیامت کو سایہ تلے
تلے عرش کے اُنکو سایہ ملے

ہی اول وہ سلطان صاحب مراد
جو انصاف سے سب کی دیتا ہو داد

دوم صاحب بخت ہی وہ جوان
کہ حق کی عبادت مین ہو ہر زمان

تفسیر سورۂ یوسف

قیامت مین تابوت مین اُسکے
نبی نے کہا ہی کہ ذاتی اُٹھے

کذلک لنصرف عنہ
یون ہی ہوا اسواسطے کہ ہٹاوین اُس سے
السوء والفحشاء
برائی اور بے حیائی

وہ بندہ تھا خالص خدا کا ضرور
اگرچہ ہوا اس سے اتنا قصور

ولیکن جو بھاگا زلیخا کو چھوڑ
چلا اُس طرف سے وہ منہ اپنا موڑ

سو اسواسطے جتنے مخلص کہا
اگر تو بھی چھوڑے یہہ حرص ہوا

تو مخلص کا رتبہ تجھے بھی ملے
ترا کام دارین کا سب بنے

واستبقا الباب

اور دونوں دوڑے دروازے کو

گئے دونوں دروازے پر دوڑ کر
کہ جلدی تھے پہنچے ہر اک نابدر

سبب یہہ کہ یوسف جو پہنچے شتاب
نکل جاکے گھر سے بصد اضطراب

زلیخا وہ دوڑی تھی اسواسطے
کہ دروازے کو بند جاکر کرے

جو آگے تھا یوسف زلیخا تھی پس
چلا اسکا یوسف پہ کچھ بھی نہ بس

وقدت قميصه من دبر

اور عورت نے چیر ڈالا اسکا کرتا پیچھے سے

قمیص اسکا پیچھے سے ہاتھ آگیا
زلیخا نے کھینچا اُسے وہ پھٹا

جو کھینچا زلیخا نے پیچھے سے آ
تو پیچھے سے یوسف کا کرتا پھٹا

گیا زور کر واں سے یوسف نکل
حویلی سے باہر ہوا بے خلل

وألفيا سيدها لدى الباب

اور دونوں مل گئے عورت کے خاوند سے دروازے پاس

ہوئے معنی آیت کے سارے تمام
اب آگے مین کرتا ہون اسمین کلام

لگا پوچھنے پھر زلیخا سے شاہ
ہی اس بات کا کوئی تیری گواہ

نہین حکم کرتا ہی قاضی کبھی
جو دعوی کرے بس فقط مدعی

نہو کچھ بھی ثابت بغیر از گواہ
چلا شاہ بھی اس مین قاضی کی راہ

کہا تب زلیخا نے شاہد کہان
مین تنہا تھی اکجا پہ اور یہہ جوان

کیا شہ نے یوسف سے پھر التفات
ولیکن کہی اُس سے غصے سے بات

ترے ساتھ مینے بھلا جو کیا
بھلائی کا بدلا یہہ تو نے دیا

بہت تجھکو رکھتا تھا اکرام سے
نہایت تو رہتا تھا آرام سے

مین آنکھون مین رکھتا تھا تجھکو عزیز
چھپائی نہ تجھسے کبھی کوئی چیز

تجھے ملک و لشکر کا مالک کیا
خزانہ تجھے اپنا سارا دیا

امانت مین تو نے خیانت یہہ کی
بڑا عبد ہی تو دیانت نہ کی

اسیطرح جمشید مین ہو ماجرا
بلا کر کے بندونکو پوچھے خدا

عدم سے دیا مینے تمکو وجود
کہ مجھکو کرو تم رکوع و سجود

کیا تمپہ اکرام ہر طرح کا
مرا حکم تم کیون نہ لائے بجا

مرے امر کا کیون کیا سب خلاف
تمھاری یہہ تقصیر ہو کب معاف

کیا فحش دنیا مین جا اور زنا
نہایت ہی میرا تو بندہ بُرا

کہو جبکہ پوچھے گا مولی حساب
بھلا دوگے اسبات کا کیا جواب

وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ

اور وہ ہی سچا ہے اگر ہی اسکا کرتا پھٹا پیچھے سے تو یہہ جھوٹی

قمیص اسکا آگے سے گر ہی پھٹا
اگر شق ہی پیچھے سے وہ پاک ہی
روایت یہہ ہی دوسری سن اے
کہ لڑکا تھا چالیس دن کا تمام
ملک نے کہا اب یہہ ہی شیر خوار
کہا پوچھئے اس سے بولیگا یہہ
کہا بول لڑکے ذرا منہہ کو کھول
خدا کے لگا حکم سے بولنے
کہا ای ملک سن تو مین ہون گواہ
کہ غمّاز دشمن ہی اللہ کا
خدا سب گناہون کو بخشے مگر
ولیکن بتاتا ہون مین ایک بات
اگر آگے سے ہیگا کرتا پھٹا
اگر شق ہی کرتے کا اسکے خلاف

ہی یوسف کی اسمین سراسر خطا
خطا مین زلیخا ہی چالاک ہی
کتابون مین راوی اسے یون لکھے
شہادت کا اسنے لیا سر پہ کام
یہہ بولیگا کسطرح ای ہوشیار
گرہ کام سے میرے کھولیگا یہہ
گواہی تو دیتا ہی کسطرح بول
گواہی کا عقدہ لگا کھولنے
نہ کھاؤن گا چغلی بلا اشتباہ
گناہ اسکا ہرگز نہ بخشے خدا
نہ بخشیگا غمّاز مشرک کو یہہ
ذرا اسکو سن غور سے نیکذات
تو یوسف پہ ثابت گنہ سب ہوا
خطاوار اسمین زلیخا ہی صاف

اور وہ ہی سچا ہے
پھٹا ہی قمیص اسکا آگے سے گر
زلیخا ہی سچی یہہ باور تو کر
اور جھوٹا ہی یوسف سے جان
نہین اسمین کچھ شک سے جان
وگر ہو پیچھے سے کرتا پھٹا
تو جھوٹی زلیخا ہوئی باخطا
اور یوسف کو بے شبہ سچون سے جان
یہہ مضمون آیت ہی تو اسکو مان

تفسیر سورۂ یوسف

فَلَمَّا رَأَىٰ قَمِيصَهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ

پھر جب دیکھا عزیز نے کرتا اسکا پیچھے سے پھٹا تو کہا بیشک یہہ مکر ہی تم عورتون کا بیشک مکر تمہارا بڑا ہی

فَلَمَّا رَأَىٰ قَمِيصَهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ

اگر ہی اسکا کرتا پھٹا آگے سے تو عورت سچی ہی اور وہ ہی جھوٹا

یہہ کہنا ترا تھا سراسر فریب — نہیں تجھکو کہنا یہہ تھا زیب

اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ

البتہ تمھارا فریب بڑا ہی

ہے اے بیٹا تمھارا بڑا مکر و کید — کہ دانا بڑا اسمین ہو جائے صید

یہہ کہکر یوسف سے پھر یون کہا — کہ یوسف تجھے مرحبا مرحبا

یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا

یوسف جانے دے یہہ مذکور

سن اے یوسف اس بات کو چھوڑ دے — نہ اپنا تو اس طرف سے موڑ دے

تو پرہیز کر اس سے اور کچھ نہ بول — زلیخا کا پردہ کسی سے نہ کھول

تو جانے ہی کافر تھا بالکل عزیز — نہ اسلام کی اسمین کچھ تھی تمیز

نہ چاہا زلیخا کا پردہ ہو فاش — کرے تھا اسی بات کی وہ تلاش

خدا ہی ہمارا رحیم و کریم — ہمیشہ ہی بندون پہ لطف عمیم

ہمارے گناہون کو لیگا چھپا — نہ پردہ کرے فاش اپنا خدا

کہا پھر جو یوسف کو پرہیز کر — کرے دوست سے دوست ہی درگذر

اسیطرح ہینگے جو حق کے حبیب — جو فاش انکا پردہ ہو تو ہی عجیب

وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْبِكِ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِیْنَ

اور عورت تو بخشوا اپنا گناہ یقین ہی کہ تو ہی گنہگار تھی

فَلَمَّا رَاٰ قَمِیْصَهٗ

پس جب عزیز نے اسکا جی

بلاتی ہے یوسف کو وہ اپنے پاس
ملاقات کی اس سے رکھتی ہے آس

قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا

فریفتہ ہو گئی اسکی محبت مین

ہوا ہے محبت مین دل اسکا چور
حواسونمین اسکے پڑا ہے فتور
ہوا پر محبت سے دل کا لہو
یہہ ہے ابن عباس کی گفتگو
کہون تجھسے کسکو کہے ہین شغاف
بہت اسکے معنون مین ہے اختلاف
دماغ اسکے معنی کہے بعض نے
کتابون مین ہین یہہ جسے دیکھے لکھے
کہا بعض نے قلب کا درمیان
جو شہ رہے روح کا وہ مکان
کسی کی مراد اس سے سارا بدن
ہوا کھدیا تجھکو ای جان سن
کہ تخم اور عروق اور سب استخوان
ہوئے عشق مین خشک سب بے گمان

اِنَّا لَنَرٰهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝

ہم تو دیکھتے ہین وہ بھلکی صریح

ہم البتہ ہین دیکھتے اسکو سب
زلیخا ہے ظاہر ضلالت مین اب
ہین کہتے نشان محبت ہین چار
ہے اخلاص وسواس انفاس و پیار
بیان اب مین کرتا ہون تفصیل وار
سن اسکو اگر کچھ تو ہے ہوشیار
کہ اخلاص جو تھا ابراہیم کو
کہون انکا قصہ ذرا تم سنو

پھر اُسنے زیادہ خوش آواز ہو
وہ سن عقل سب اُنکی جاتی رہی
کہ اک بار پھر تم وہی نام لو
کہا ہمکو کچھ دو تو لین نام پھیر
کہا جو کہ گھر مین مرے چیز ہی
پھر اُس سے بھی زیادہ اک آواز کی
کہا پھر بھی اللہ اک بار اور
کہا بے دئے ہم کہین گے نہین
کہا مجھکو کر لو تم اپنا غلام
کہا پھر یہہ روح الامین نے کلام
سوا اسکے کوئی نہو وے خلیل
دیا نام دونون نے اپنا بتا
اب آگے سنو اُنکا تم بیان
کہ موسیٰ ابن عمران سوے کوہِ طور
جو دیکھین تو اک شخص بیٹھا ہی وان
کہا اُسنے موسیٰ کدھر کو چلے
کہا مین چلا ہون مناجات کو

اُنھون نے لیا نام اللہ کو
جو ہوش آئے یہہ بات اُسنے کہی
خدا کے لئے مجھکو ٹک تھام لو
کہ اسمین بہت ہمکو ہوتی ہی دیر
دیا تمکو ہمنے وہ ہی جتنی شئی
کہ دل آب ہو بہ گیا سنتے ہی
کہو نام اُنکا کرو مجھپہ غور
چلے جائینگے ہم ابھی پھر کہین
چراؤن گا مین بکریان لاکلام
فرشتے سے میکائل تھا جسکا نام
کہ ہی نیک یہہ عبد رب الجلیل
وہ مال اُنکا اُنکو دیا سب پھرا
مین کرتا ہون حال اُنکا تمپر عیان
چلے تا مشرف ہون حق کے حضور
تلے کوہ کے اک بنائے مکان
ہماری بھی اک عرض سُن لیجئے
خدا سے مین کرنے چلا بات کو

جو دیکھا تو ہی اک مکان نور کا
کہ یاقوت احمر سے ہی سب بنا

فراخی مین دنیا سے تھا وہ بڑھا
بہت دل مین سوتی کے آیا پسند

کہا جسکو پھاڑا ہی یان شیر نے
یہہ اسکا مکان ہی ذرا دیکھلے

مین دیوان کا حال تجھسے کہون
سُن اسکی خبر صاف مین تجھکو دون

کسی نے یہہ مجنون سے پوچھا بھلا
تجھے ایسا وسواس اب کیون ہوا

کہا جس سے الفت ہوئی جب سے ہی
سوا اسکے بھائی نہین کوئی تھی

اب اقناس بھی تجھکو بتلاؤنمین
سُن اسکو ذرا جو کہ کہتا ہونمین

عطا عسکری سے روایت ہی یہہ
مین کہتا ہون تجھسے حکایت ہی یہہ

عمر ابن خطاب نے ایک سال
دیا بیچ فارس کو لشکر کمال

ہمارے تھے لشکر مین اربع ہزار
سوارون کو اپنے کیا جو شمار

تھے لشکر کے سردار ابن عمر
دے سب انکے تابع تھے باور تو کر

لیا ایک قلعے کو جا کر کے گھیر
ہوئی فتح ہونے مین کچھ اسکے دیر

رئیس اسمین عورت مجوسیہ تھی
نہایت حسین اور قابل بڑی

چڑھی وہ بلندی پہ اور کی نظر
کہ تا لشکر اسلام دیکھے مگر

جوان ایک انمین بعہد شباب
شجاعون دلیرون مین تھا انتخاب

اُٹھا ہاتھ مین اُسنے شمشیر تیز
لگا مارنے کرکے گھوڑے کو خیز

کہین جا کے کرتا وہ نیزہ نگاہ
اُدھر سے جو مارے اِدھر ہووے پار

گیا اُسکو اُن پاس لیکر شتاب
دیا اُسکو ابن عمرؓ نے جواب

کہ کلمہ محمدؐ کا تو منہ سے بول
شہادت مین اپنی زبانکو تو کھول

کہا اُسنے تجھسے بھی کوئی بڑا
اگر ہو تو اُسکا بتا دے پتا

کہا وہ عمرؓ سب کا ہی بادشاہ
کہا مجھکو لے چل وہان خواہ مخواہ

چلے لیکے اموال و لشکر تمام
ہوئے ساتھ لوگ اُسکے سب خاص و عام

عمرؓ نے کہا پڑھ تو کلمے کو اب
اگر دین احمدؐ ہی تجھکو طلب

کہا اُسنے ہی کوئی تجھسے بڑا
کہا ہان وہ ہی سرورِ انبیا

ولیکن ہوا اُنکا جنت مقام
علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

ہین مقبور اس قبر اطہر مین وے
یہہ ہی باعثِ امن ہر ایک شی

اگر قبر اُن کی نہوتی یہان
تو قہرِ خدا سے نہ ملتی امان

نبیؐ کے وہ حجرہ مین آئی شتاب
پڑھا اُسنے کلمہ بصد آب و تاب

کہا پھر یہہ اُسنے کہ ای میرے رب
ہوئی مین مسلمان بے شبہہ اب

ہوئی کفر سے پاک لیکن ہی ڈر
کہین مبتلا پھر نہون مین بشر

مری جان کو قبض کر یا الٰہ
خوشی آئی ہی مجھکو تری بارگاہ

سر اپنا نبیؐ کی دھرا قبر پر
دمِ سرد کھینچا بسوزِ جگر

دیا جان بحق اُسنے تسلیم کی
جو شرطِ وفا تھی سو تسمیم کی

یہہ دیکھ اُسکو ایسا عمرؓ نے کہا
عجم مین نہین عالی اسکے سوا

تجھے عورتین طعن کرتی ہین سب
بھرا سب کے دل مین ہے قہر و غضب

بدی سے تجھے ساری کرتی ہین یاد
دلون مین ہے انکے نہایت فساد

پکاتی ہے انکے لئے تو طعام
ہے انعام یہہ شہرون پر تمام

کہا انکو اسطرح دون پیچ و تاب
کہ ہو جاے دل انکا جل کر کباب

نہ مارون نہ انکو کرون آپ قید
اونھی پر پڑے انکا سارا یہہ کید

مین اکبار یوسف کو انکو دکھا
محبت مین دیتی ہون سبکو پھنسا

پھر آنکھون سے انکی چھپاؤن اسے
کبھی روبرو پھر نہ لاؤن اسے

یہان تک کہ ہووے جگر داغ داغ
کرون عقل کا انکی مین گل چراغ

مرین عشق مین انکے بیتاب ہو
ہر اک کا جگر عشق سے آب ہو

وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً

اور تیار کی انکے واسطے ایک مجلس

کر آراستہ مجلس انکے لئے
دیے وان پہ وقفے سے تکیے لئے

کہ آرام سے اسپر بیٹھین تمام
کرین نوش جان میوے سب خاص و عام

وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا

اور دی انکو ہر ایک کے ہاتھ مین چھری

جب آئین وہ سب عورتین جمع ہو
چھری دی زلیخا نے ہر ایک کو

اور یہہ کہا انکے آگے دھرے
پیالے بھی رکھے شہد سے بھرے

طلب سب نے یوسف کو اس سے کیا
لیا پھر زلیخا نے اسکو بلا

کہ دیکھین وہ ہم صورت بے بہا
کہا لو یہہ دیکھو سراپا اُٹھا

وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ط

اور بولی یوسف نکل آ انکے سامنے

کہا اُسنے یوسف کو اب آ نکل
وہ نکلا تو مونگے کی جیسے چھڑی
جلایا انہین سر سے لے تا بہ فرق
وہ اک چودہوین رات کا چاند تھا

تری دید کے سب ہین مشتاق چل
اک آفت سی جانون پہ آکر پڑی
سیاہی پہ جسطرح پڑتی ہے برق
اُجالا مکان اُس سے سارا ہوا

فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ

پھر جب دیکھا اُسکو دہشت مین آگئین اُسکی

اُسے جبکہ دیکھا سبھون نے تمام
اُڑے دیکھ کر اُنکے ہوش و حواس
ہوئین سب وہ بیخود اُسے دیکھکر

کہا سب نے ہی یہہ بڑا الا کلام
نہ جینے کی اپنے رہی اُنکو آس
کسیکو رہی کچھ نہ اپنی خبر

وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ

اور کاٹ ڈالے اپنے ہاتھ

دیا اپنے ہاتھونپہ چھریونکو پھیر
جو لیمو تھا اور ہاتھ مین تھی چھری

نہ کی اُسمین کچھ فکر اور کی نہ دیر
ہر اک نے وہ دیکھ انگلیان کاٹ لی

اور اک چار سو کی روایت ہے جان
سبب کیا کہ انکے کٹے سب کے ہاتھ
جواب اسکا یہہ ہے زلیخا جو تھی
چھری کو کبھو بھی لیا تھا نہین
محبت ہوئی جبکہ دل مین عزیز
روایت ہے یہہ بھی جو کرتی نظر
نہ حس اسکو رہتا نہ حرکت تمام
روایت ہے اور تیسری اسکو جان
زلیخا ہمیشہ سے معتاد تھی
عصا جیسے موسیٰ کا ہوا اژدہا
سبھی ڈر کے بھاگے نہ موسیٰ ڈرا
دیا حکم جسنے اسی واسطے
جو ڈالا تو وہ اژدہا ہو گیا
کہا اسکو پہلے سے تو دیکھ لے

ہو تمہین بھی ضعف سے ناتوان
زلیخا ہی ثابت اُن سب کے ساتھ
وہ جب سے کہ یوسف پہ عاشق ہوئی
وہ کہتی تھی یہہ بات انکے تئین
نہ لی ہاتھ مین کاٹنے کی ہین چیز
وہ یوسف پہ ہوتی تھی بس بیخبر
فقط زندگانی کا رہتا تھا نام
مین دیتا ہون اُس تیسری کا نشان
سبب یہہ کہ اُسوقت قائم رہی
وہ فرعون کے سامنے جو اُٹھا
کہ پہلے سے وہ اُسکا معتاد تھا
یہہ موسیٰ کو اب تو عصا ڈال دو
کہا حق سے موسیٰ نے یہہ کیا ہوا
کہ دشمن کے آگے نہ اب ڈرتے

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ

بولی سو یہہ وہی ہے کہ طعنہ دیا تمنے مجھکو اسکے واسطے

کہا پھر زلیخا نے انکے تئین
یہہ وہ ہے کہ تم سب نے میرے تئین

تو ہی آدمی تیرا کیا ہی قصور
فرشتہ بھی دیکھے تو ہو جائے چور

اگر تو کہے جاوین ہم اُسکے پاس
کہین اسکو گر یہہ کرے کچھ قیاس

تو ہے وصل پر اسکو راضی کرین
نصیحت بہت اُسکو سب مل کے دین

کہا تمنے ایسا اگر کام ہو
تمھارے سبب مجھکو آرام ہو

رہے جب تلک جسم مین میری جان
نہ بھولون یہہ احسان کبھی بیگمان

ہمیشہ کو ممنونِ احسان ہون
تمھاری ہی باندی مین ہو کر رہون

کہی سب نے یوسف سے ملکر یہہ بات
غنیمت ہی ہم مین زلیخا کی ذات

جواب اسکا دیتا نہین کسلئے
وہ غم مین سر خون دل کو پیئے

تو ظالم ہی مالک سے اپنے پھرا
خریدا اُسنے تجھکو نہین کیا کیا

جو کہتی ہی اب کیون نہین مانتا
تو مالک اُسے کیون نہین جانتا

دیا کچھ نہ یوسف نے اُسکا جواب
ہوا چپ وہ کھا دل مین سو پیچ و تاب

یہ سمجھین زلیخا نہین خرد سال
ہی عورت بڑی عمر کی پیر زال

دل اُسکا ہی اسواسطے اب ہٹا
ہر اک نے پھر اک اور حیلہ کیا

دکھانے لگین حسن اپنا اُسے
منہہ اور اپنے سینے کی تئین کھولکے

سبھون نے وہ زلفون کو لٹکا دیا
گویا کالے سانپون کو ہشکا دیا

سرون کے دیئے کھول یک لخت بال
دیئے دوش پر دونو طرفون سے ڈال

دیا کھول سینے کو اپنے تمام
بچھایا تھا ہر اک نے الفت کا دام

وان لا تصرف عنی کیدھن اصب الیھن وأکن من الجاھلین

اگر تو نہ پھیرے مجھ سے فریب
تو مائل ہو جاؤں
اگر تو نہ پھیرے مجھ سے فریب
تو ہو جاؤں بے عقل

تفسیر سورۂ یوسف

ترا ہو کے لاچار تابع رہے
نہ چھوڑے یہ مکر کی کرے
یہ کہکر کے گھر کو گئیں اپنے سب
زلیخا نے یوسف کو پھر کی طلب
بٹھایا اُسے سامنے اپنے لا
بہت عاجزی سے یہ اُنکو کہا
کہ میں چاہتی ہوں کہ تو میرے پاس
رہے اور نہ ہو دل میں اپنے اُداس
کہا میں نہیں چاہتا اب یہ بات
رہوں پاس تیرے میں اب ایکرات
جو چاہے سو کر مجھکو منظور ہے
ترا مدعا پر بہت دور ہے

قال رب السجن احب الی مما یدعوننی الیہ

یوسف نے کہا اے رب مجھکو قید پسند ہے اس بات سے جسطرف مجھکو بلاتیان ہیں

کہا پھر یہ یوسف نے اے میرے رب
ہے بہتر مجھے قید میں جانا اب
اُٹھاتی ہیں مجھکو یہ جس کام پر
مجھے قید ہی اُس سے بہتر ہے پر
کئے تھے جو موسیٰ نے مشرجوان
قبول اپنی اُس قوم سے بیگمان
غضب میں گئے آگ کے سامنے جل
نہ آیا کوئی اُنسے باہر نکل
کیا نوح نے جبکہ کنعان کو پیار
ہوا غرق پانی میں اے ہوشیار
اور آدم نے قابیل کو جب قبول
کیا ہو گیا کافر اُسکو نہ بھول
جو یوسف نے چاہا کہ میں قید ہوں
ہوا قید ہی اُنکو تجھسے کہوں
جو یوسف کو یعقوب نے اختیار
کیا ساری اولاد پر ایکبار

لکھا جاے زانی کے ماتھے پہ یون
کہ ہے یہہ خدا سے نہایت بعید
قریب آگ دوزخ کے زانی رہے
کرے ہے زنا سن لون کو سیاہ
نبی نے کہا جو کوئی ایکبار
عمل جو سب اسکے ہو جائین نیک
حدیثون مین آیا ہے زانی کا حال
فقیرون سے زیادہ وہ ہووے حقیر

ذرا اسکو سن لے مین تجھ سے کہون
نہین اسکی قسمت مین ہونا سعید
نہ جنت کا آرام حق اسکو دے
زنا سے جہان کا جہان ہو تباہ
زنا کو کرے ہون عقل اسکے خوار
نہ چالیس دن تک لکھا جاے ایک
وہ کرتا ہے دنیا سے جب انتقال
مرے ہو کے آنکھون مین سب کے صغیر

فاستجاب له ربه فصرف عنه كيدهن

سو قبول کرلی اسکی دعا اسکے رب نے پھر دفع کیا اس سے انکا فریب

دعا اسکی کی رب نے اسکے قبول
دیا اسنے سب کید انکا ہٹا

نہ اسکو رکھا انکین ہرگز شمول
کسیکا نہ بس اسپہ ہرگز چلا

انه هو السميع العليم

البتہ وہ ہے سننے والا خبردار

وہ سنتا ہے سبکی پکار اور دعا
وہ جانتا ہے جو دل کا ہے مدعا

تفسیر سورۂ یوسف

دو کیت یہہ ذوالنون کو کی تھی
طواف ایک کرتے تھے یہہ کے
الٰہی مین مانگی تھی تجھ سے دعا
وہ لیکن نہ پایا مین وہ مدعا
پھر آواز دی ہاتف غیب نے
کہا ہے خدا نے بلا دے تجھے
دعا تو تری ہو گئی ہے قبول
دے دی ہے مہلت تو اسکو بھی
کہ تا دل دعا کی طرف ہو تو
دعا دل مین کرتے تھے یونس نبی
پس از سال بسم پہ پھر تا بدر

حکایت

طریق ولایت کا کہا ابن دینار نے
نبی کی زیارت کو جاتا تھا مین
میرے گھر سے آتا تھا مین

گیا قافلہ جبکہ آ دہی وہ راہ
ہوئی راہ گم مجھ سے اسوقت آہ

جو دیکھا تو اک شعلۂ نور ہی
کبھی پاس میرے کبھی دور ہی

کبھی مجھسے غائب کبھی میرے پاس
کہا دل مین اپنے مین ہو کر اداس

کہ ای صاحب شعلہ از بہر حق
دکھا اپنی صورت مجھے بے قلق

یہہ کہتے ہی ظاہر ہوئی اک پری
نہایت ہی تھی آ مین جلوہ گری

گویا مہر نکلا ہی مشرق سے اب
وہ عورت تھی اور حسن اسکا غضب

کہا مجھسے باتین تو کر مت فضول
کیا مینے کہنا ترا سب قبول

مین آئی ہون کیا مجھکو کہتا ہی تو
بتا تجھکو کسکی ہی یہان جستجو

کہا مینے دیکھا جو تیرا جمال
گیا بھول سب کچھ جو تھا میرا حال

کہا تجھکو ہوتی خدا کی جو چاہ
نکر تا طرف غیر کے تو نگاہ

کہا پھر کسی سے محبت نکر
خدا کی طرف اپنی رکھیو نظر

نہو نا ذرا بھی تو میرے قریب
کہ تا ہو تجھے دید حق کی نصیب

کہا مین ہون اس سے بڑی ای نگار
ترے حسن کی دیکھتا ہون بہار

خدا کے لئے تجھسے ہی دوستی
نہ کچھ اور تو دل مین لانا کبھی

کہا مجھ مین اور بت پرستون مین فرق
بتا کیا ہی غصہ ہوئی مثل برق

وہ کہتے ہین ہم بھی خدا کے لئے
انھین پوجتے ہین کہ تا وہ ملے

خدا سے کہینگے یہہ ہمکو قریب
ہمین حق کا ملنا ہی اسسے نصیب

ہوئی اُنسے بھی سب بلا اُنکی دور
کیا عفو اُنکا خدا نے قصور

کیا قافلہ اُس جگہہ پھر ٹھہر
وہ اعراب سارے گئے اپنے گھر

کہا مینے ای مصر دین ستین
بحق نبی سید المرسلین

تو ہی کون بتلا مجھے اپنا نام
کہ تیرا ہوا آج سے مین غلام

کہا سن مرا رابعہ نام ہی
مگر تو بتا تیرا کیا کام ہی

کہا خواہش مرد ہو گر تجھے
تو قربت مین اپنی جگہہ دے مجھے

کہا تجھسے پوچھون ہون مین ایک بات
جواب اُسکا دے مجھکو ای نیکذات

کہا مین کہ پوچھہ اُسکو کہتی ہی کیا
کہا عقل کی جز ہی مجھکو بتا

کہا مینے ہین عقل کے حصّے دس
کہا اُنکی تقسیم کہہ مجھسے بس

کہا اُسنے نو مرد کو دے دئے
خدا نے اور اک عورتون کے لئے

کہا اُسنے اب مجھکو شہوت کا حال
بتا اُسکی تفصیل ای باکمال

کہا اُسکے دس جز خدا نے کئے
پھر اُنمین سے نو عورتونکو دئے

جو باقی تھا مردون کو حقنے دیا
ازل مین اسیطرح حصّہ کیا

کہا اب تعجب مجھے ہی یہی
کہ اک جز مری عقل غالب ہوئی

ہوئے حصّے شہوت کے سب پایمال
یہہ کیا فضل ہی ایزد بیہمال

ترا ایک شہوت کا جز یہہ بڑھا
کہ نو جز خرد پر وہ غالب ہوا

یہہ کہکے آنکھون سے غائب ہوئی
نہ پھر میرے آگے وہ طالب ہوئی

نہیں اسکا کچھ اور باقی علاج
یہہ جانے گی خلقت زلیخا اگر
یہی شاہ کو بات آئی پسند

مگر یہہ کرے قید تو اسکو آج
اسے چاہتی رکھتی اب قید کر
کہ کیجیے کسیطرح یوسف کو بند

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ

پھر یون سوجھا لوگون کو وہ نشانیان دیکھے پر

ہوئی سب کے ظاہر یہی دل مین بات
نشانِ صداقت بھی ظاہر ہوا
کلام صبی اور سجود صنم
دے اسکے تئین قید ہی کیجیے

وہ یوسف کی ظاہر ہوئی گہرات
جیسے حال سے اسکے ماہر ہوا
وہ شق قمیص اور بھی بیش و کم
اسے تھوڑی تکلیف اب دیجیے

لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ

کہ قید رکھین اسکو ایک مدت تک

اسے قید اک وقت تک ہم کرین
کہا شہ نے اپنے وزیرون سے آہ
گناہ اسکا یوسف پہ دہر دیجیے
عجب کیا اسیطرح روز جزا

زلیخا کا جرم اسکے سر پر دہرین
ہوا اس زلیخا کا ثابت گناہ
فضیحت نہو کام وہ کیجیے
بلا کر کہے مومنون کو خدا

ودخل معه السجن فتیان

رہا کرتے یوسف کی خدمت مین سب
کھڑے رہتے حاضر وہان باادب

بچھا فرش اُسپر بٹھایا اُسے
رئیس اپنا سب نے بنایا اُسے

روایت ہے یوسف سے ہو ہم کلام
دیا آکے جبریل نے یہہ پیام

کہ تو قید ہاتھون سے اپنے ہوا
ہوا اللہ سے تو نے مانگی دُعا

اگر عافیت مانگتا حق سے تو
نہوتی تجھے کچھ بھی ایذا کبھو

تھا زندان مین جو بڑا کارکن
کہا اُسنے یوسف سے اک اور سُن

تجھے چاہتا ہون دل و جان سے
مین کہتا ہون یہہ بات ایمان سے

کہا مجھکو دیوے خدا اب پناہ
نہ دل کو لگاوے تیرے میری چاہ

کہا کسلئے تجھکو نفرت ہوئی
بُری کیون ہماری محبت ہوئی

کہا باپ کا عشق تھا مجھ اوپر
ہوا مین اسی کے سبب دربدر

محبت زلیخا نے یہہ کچھ کیا
کہ زندان مین مجھکو ہی بٹھلا دیا

سو عاشق اگر تو کہین ہو مرا
تو اب قتل ہے ایک باقی رہا

سُدی سے روایت یہہ کہتا ہون اور
سنو اسکو تم سب ذرا کرکے غور

شہ مصر ہو غصہ اک آن مین
دیے بھیج دو شخص زندان مین

کہ اک اُنمین باورچی تھا شاہ کا
نگہبان صہبائے تھا دوسرا

کھلاتا تھا اک اُنمین شہ کو کباب
پلاتا تھا وہ دوسرا پھر شراب

کسی نے کہا کہتے ہین اہل شہر
کہ یہہ شخص دو شاہ کو دینگے زہر

کہ یوسف تو انکو گاہی سے ہی نور
تمیز کونگی کچھ کہ ہوا مجھ سے دور

قیامت ہین جو وقت ہو نفخ صور
ہر اک کا ہو ہشت ان رنگ دور

خدا بھیج دیگا فرشتے کو پاس
کہ موسن کو کھدے نہ ہونا اداس

تو اور وہ کے نزدیک ہی سنج مین
رکھین ہم تجھے نعمت و گنج مین

یہان رنج ہی دشمنون کے لئے
نہ تمپر کہ آزاد ہمنے کئے

لباس اور کپڑے شراب و طعام
زلیخا اسے بھیجتی صبح و شام

اجازت ملک سے زلیخا نے لی
کہ خدمت مین اسکے ہو وے کمی

وہ اور وہ کے نزدیک مانوس تھا
زلیخا کے دل مین وہ مانوس تھا

اسی طرح دنیا مین مومن حقیر
ہی ظاہر مین نزدیک سب کے فقیر

خدا کے وہ نزدیک ہیگا عزیز
نہین اس سے بہتر کوئی اور چیز

سنو ایک دن کا عجب ماجرا
جو زندان کا مالک تھا اسکو بلا

زلیخا نے اسطرح سے کہدیا
کہ زندان مین جسوقت تو جائیگا

تو یوسف کو تو مار یو جا کے اب
کہ روے ذرا اور سے کھا غضب

کہا کس لئے اسکو مارے ہی تو
تو عاشق ہی تجھسے نہو یہ کبھو

کہا دل کو میرے نہین آہ تاب
ہوا جاے ہی غم سے مرا دل کباب

نہین کوئی صورت کہ آوے نظر
مجھے شکل اسکی یہہ باور تو کر

وہ روئیگا مارے سے تیرے ضرور
مین آواز اسکی سنونگی زدور

ہمین خواب سے اپنی ہیگا ہراس | اسی غم سے دل ہی ہمارا اُداس

قَالَ اَحَدُهُمَا اِنِّیْ اَرَانِیْ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْ اَرَانِیْ

کہنے لگا انمین سے ایک مین دیکھتا ہون کہ مین نچوڑتا ہون شراب اور دوسرے نے کہا مین دیکھتا ہون

اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ

کہ اٹھا رہا ہون اپنے سر پر روٹی کہ جانور کھاتے ہین اُس مین سے

کہا ایک نے مینے دیکھا یہہ خواب | نچوڑون ہون انگور سے مین شراب
کہا دوسرے نے مرا سُن کلام | کہ روٹی دھری سر پہ مینے تمام
پرندے اُسے کھاتے ہین چیر کر | یہ دیکھا ہی خواب اسکی تعبیر کر
یہہ آیت کا مطلب ہی تو اسکو جان | اب آگے ہی تفصیل سے کچھ بیان
جو ساقی کی تھی خواب اسکو تمام | کہون تجھسے سن مجھسے ای نیکنام
یہہ دیکھا کہ شہ نے بلایا اُسے | بلا گھر مین اپنے بٹھایا اُسے
گیا باغ مین شہ کے وان تین شاخ | نظر آئین انگور کی بس فراخ
انھین لے کے بویا زمین مین تمام | جمی اُس سے شاخین بہت لا کلام
لگے تین خوشے لیا اُنکو توڑ | بنائی شراب اُسنے انکو نچوڑ
بھرے اُسکے شربت سے پھر تین جام | پلائے ملک کو وہ تینون تمام

لا یؤمنون بالله وهم بالآخرة هم کافرون

یقین نہیں رکھتے اللہ پر اور آخرت پر وہ منکر ہیں

واتبعت ملة آبائی

اور پیروی کی میں نے دین اپنے باپ دادوں کا

ابراهیم واسحاق ویعقوب

ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کا

تفسیر سورہ یوسف

ترزقانه الا نبأتکما بتأویله قبل ان یأتیکما

جو ہر روز تمکو ملتا ہے مگر بتا چکا ہوں تمکو اسکی تعبیر اسکے آنے سے پہلے

کہا تم کو آوے ہیں وہ طعام
بتاؤں تمھیں اسکی تعبیر میں
خبر دوں تمھیں اسکی قبل از وقوع
کہوں تمسے معنی اس آیت کے اور
یہ دونوں سے یوسف نے اسم کہا
جو کچھ تمکو کھانے کو آویگا اب
جہاں سے وہ آویگا کھانا تمام
کہا اسطرح کا طعام آویگا
کہا اسطرح تھا اسی ڈھب ہوا
کہا پھر یہہ ساقی نے یوسف بتا

کہا یاد تم نے اسے نی الامام
کہوں اسکی سب تمسے تفسیر میں
کہ ہو دل تمھارا ادھر کو جھوٹ
ذرا سن انھیں کرکے اب دل میں غور
کہ اک بات تمکو میں دو ہوں بتا
سنو مجھسے تفسیر تم اسکی سب
تمھیں حال اسکا کہوں لا کلام
تمھارے وہ کھانیکو کام آویگا
کہا تھا جو اسنے وہی سب ہوا
تجھے کس نے یہہ علم آخر دیا

ذلکما مما علمنی ربی

یہہ علم ہے کہ مجھکو سکھایا میرے رب نے

یہہ رب نے سکھایا ہے میرے مجھے

کہاں سے کہتا نہیں میں اسے

عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ

ہمپر اور سب لوگون پر لیکن بہت لوگ بھلا نہین مانتے ف ١

یہہ ہی فضل اللہ کا ہمپہ سبب
بہت لوگ لیکن نہین ہین خبر
کہا پھر یہہ یوسف نے اُن دو سے آ

اور اُن سو منون پر کہ ہین با ادب
کہ پوجین اُسے ایک ہی جان کر
کہ میری سنو بات یہہ تم ذرا

يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللّٰهُ

ای دو رفیقو بندی خانے کے بھلا کئی معبود جدا جدا بہتر یا اللہ

الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

اکیلا زبردست

اب ای صاحب قید تم ہو جو دو
بہت رب ہین بہتر وہ یا ایک ہی
وہ واحد ہی قہار اور لاشریک

ذرا غور کر کے تم اسکو سنو
کہ اسکے برابر نہین کوئی شی
نہین دوسرا کوئی اسکا شریک

مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ

کچھ نہین پوجتے ہو سوا اُسکے مگر نام ہین کہ رکھ لیے ہین تم نے

وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

پر بہت لوگ نہین جانتے

روایت ہی ساقی مسلمان ہوا
مسلمان ہوئے اہل زندان کے
کہا بعد ایمان کے لائق ہی یون
کہو اپنے احوال تم دل کا سب
مرے ساتھ زندان مین رہتے ہو یا
جو تھے اک ہزار انہین اور چار سو
کہا چار سو نے ترے ساتھ ہم
ہزار انہین کہنے لگے ہمکو اب
کہا جاؤ انکو یہان سے شتاب
پیادے ہین زندان کے چھوڑینگے کب
کہا مین کرون حق سے ایسی دعا
یہہ کہکر کے اسنے اشارہ کیا
ہوئین بیڑیان پاؤنکی سب جدا
گئے اس جگہ سے وہ سارے نکل
جو کوئی سپیدی مین تھا مثل ماہ
سیاہی مین جو تھا کہ مانند شب
جو اجسم تھا رنگ اسکا پیلا ہوا

ولیکن نہ محبت زمومن رہا
بنی سارے یوسف کو پہچان کے
کہ اک بات مین اہل زندان کہون
کہ دو پیسے تمکو کیا ہی طلب
چھپا چاہتے ہو کہو تم ذرا
لگائے دل اپنے کی یوسف کو لو
رہین قید مین کچھ نہین اسکا غم
چھٹین قید سے اب یہی ہی طلب
کہا پاین ہی بیڑیون کا عذاب
ہر اک کو کرین گے وہ ڈھونڈھ اور طلب
کہ تم مین سے کوئی بھی پکڑا نجا
اور انگلی سے تھوڑا سہارا کیا
خدا نے انھین کر دیا بس رہا
گئی دم مین ان سب کی رنگت بدل
وہ جو سنگ اسود ہوا سب سیاہ
ہوا روز کی طرح رخشان وہ سب
جو تھا زرد قدرت سے نیلا ہوا

اُس اپنے ہی عہد پہ قائم رہے
ترا مرتبہ پھر یہہ دائم رہے

کہا پھر یہہ خبّاز کو کل کے دن
ترا رزق دنیا سے جاویگا چھن

کھنچے گا تو اُٹھتے ہی سولی پہ کل
تری جان سولی پہ جاگی نکل

ترے سر کو کھاوینگے کوّے تمام
نہ پہنچے گا تو صبح سے تا بشام

یہہ سنکر کے خبّاز رونے لگا
اک آواز ماری کہ یا حسرتا

لگا کھنے مینے نہ دیکھا ہی خواب
کہا جھوٹھ تجھ سے یہہ حال خراب

کہا تو نے دیکھا ہی یا اب نہین
قضا بھی خدا کی پھرے ہی کہین

قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ

فیصل ہوا کام جسکی تحقیق تم چاہتے تھے

ہوا حکم جاری اب اس کام مین
پڑو تم نہ ناحق کے اوہام مین

جسے پوچھتے ہو سو اب ہو چکا
جو ہونا تھا پہلے ہی سب ہو چکا

کہا تمنے سچ یا کہا ہی دروغ
اسیطرح ہوویگا اسکا فروغ

ہوئی فجر جسوقت خبّاز کو
کہا شاہ نے جلد سولی پہ دو

دیا اُسکو سولی پہ کوّے تمام
دماغ اُسکا کھانے لگے صبح و شام

وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِنْهُمَا اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ

اور کہہ دیا اُسکو جسکو اُٹھا کہ بچے گا اُن دونون مین میرا ذکر کریو اپنے خاوند پاس

تلیث فی التجن بضعۃ سنین

پھر وہ گیا قید میں کئی برس تک

رہا قید زندان میں وہ چند سال
پھر آئے جو جبریل یوسف کے پاس
کہا تیرے رب نے کہا ہے سلام
کہ کیسے براہیم کو آگ سے
کہا جو بچا دے وہ اللہ ہے
کہا دیکھ تو تو زمین کو ذرا
جو دیکھے تو سب وہ زمین ہو گئی
زمین کے کھلے پر بے ستون تمام
نظر آیا وہاں ایک شہر بڑا
وہیں اسکو جبریل نے مارا پر
چھٹا جب وہ پتھر تو اک سرخ رنگ
لئے منہ میں اک سبز پتا تھا وہ
کہا تجھسے حقنے کہی ہے یہہ بات
جو کیڑا یکو پتھر میں پہنچا یگا

ہر سال سات گذرے ہر سال
بہت آنکھوں پایا نہیں وہ راہ
پھر اس بعد تک وہ یا ہے یا ہم
بچایا ہے اسکی جہ بکھو سے
سوا اسکے کوئی نہیں اور شے
کہ ہو قدرت حق سے تو آشنا
وہ آنکھوں کے آگے سے ہٹ گئی
نظر آیا تحت الثریٰ اسکو عام
سفید اور شفاف تھا خوب سب
ہوا آدھا اب جدا اور آدھا ہے
نکل اس سے کیڑا چلا بے درنگ
وہی برگ کھا کھا کے جیتا تھا وہ
کہ قادر ہے وہ ہیں رازق کائنات
تجھے بھول اسطرح وہ جب یگا

کہا قید کا مجھکو کچھ ڈر نہین — خدا مجھپہ غصہ نہووے کہین
خدا مجھسے راضی اگر اس مین ہو — مجھے قید بہتر ہی بے گفتگو
جو راضی خدا ہو تو ستر برس — رہون قید مین بارضا اور بس
کہی اُسنے جبریل سے پھر یہہ بات — کہ یعقوب کو بکر ہی ای نیکذات
کہا روتے روتے فراق غم مین آہ — وہ اندھا ہوا ہی بہت ہی تباہ
کہا پھر یہہ یوسف نے گر میری ما — نہ جنتی مجھے خوب تھا یا خدا
کہ میرے سبب سے یہہ یعقوب پر — مصیبت گئی کسطرح کی گذر
کہا جبرئیل نے کہ یوسف اگر — نہ کھتا یہہ ساقی سے تو ذکر کر
مرا شاہ سے جا کے احوال کھ — کہ ہون قید مین سب مرا حال کھ
نہوتی اُسے قید جز پنج سال — نہوتا زیادہ اُسے کچھ ملال
سنو ایک دن کی عجب واردات — کہون ایک یوسف کی مین تمسے بات
جھروکے مین زندان کے اک روز تھا — وہ بیٹھا ہوا سبکو تھا دیکھتا
یہہ دیکھا کہ اک قافلہ شام کا — طرف مصر کے ہی وہ آتا چلا
اور اُسمین ہی اک شخص ناقہ سوار — وہ کنعان سے آتا ہی انکشت شعار
سپر دل ہی نام اُسکا مشہور ہی — اور اُس اونٹنی پر وہ مسرور ہی
جو ناقے نے یوسف کو دیکھا وہین — گئی بیٹھ تسلیم کر بر زمین
فصاحت سے وہ بات کرنے لگی — کہ یوسف مین کنعان سے آئی ابھی

تفسیر سورۂ یوسف

سپر دل نے چھوڑا عصا کو وہین
زمین مین دیا چھوڑا اُسنے تئین
پھر آیا وہ چل کر جھروکے کے پاس
کہا اُسکو یوسف نے ہو کر اداس
کدھر سے تو آیا ہی ای نوجوان
کہا ارض کنعان سے تو مجھکو جان
کہا ارض کنعان مین ہی اک درخت
بہم دیکھا کم ہو بیخ اُسکی سخت
دراز اور تازہ ہو ہون فراخ
اور اُس جو سے نکلا وہ تازہ ہو شاخ
جو ان سب مین اک شاخ ہو جو بڑی
بہت ہی وہ ہم بزم و شاداب ہو
وہ لڑکا ہے اور ہی باآب و تاب ہو
اور آنسو سے چھم بہا کے رونے لگا

کہا میں نے دیکھا ہے ایسا درخت
درخت اسطرح کا ہے یعقوبؑ کا
لگا رونے یوسفؑ پھر آواز کر
تھا یوسفؑ کے منہ پر نقاب حریر
کہا اسکو یوسفؑ نے تو کس لئے
کہا اس نے وہ ہے تجارت کا کام
کہا فائدہ تجھکو ہے کسقدر
کہا مجھکو دینار کا اک ہزار
جو بازو مین یوسفؑ کی یاقوت تھا
کہا اسکو لے اور کنعان کو جا
تو پہنچا دے یعقوبؑ تک ای حبیب
تو کنعان مین جسوقت داخل ہو یار
یہہ کہیو کہ ہے اک عرب کا غلام
وہ زندان مین مصر کے قید ہے
ترے دیکھنے کا ہے مشتاق وہ
سپر دل نے پوچھا بتا اپنا نام
کہا نام سے تجھکو کیا کام ہے

کہا پھر یہہ دل کر کے اُسنے کرخت
کہ بارہ سے اک اسکا بیٹا گیا
دل اسکا ہوا غم سے زیر و زبر
نہ دیکھے کوئی تا صغیر و کبیر
یہان تک ہے آیا بیان کر اسے
مین آیا ہون جسواسطے ای غلام
جو آیا ہے اتنی مشقت تو کر
تجارت مین ہے فائدہ ایکبار
بہت خوب کنگن بھی تھا اک بندھا
مرا ایک پیغام بصر خدا
کرے تجھکو اللہ جنت نصیب
تو یعقوبؑ کو یہہ گھر سے پکار
تجھے بھیجتا ہے وہ دل سے سلام
ترے دام الفت کا وہ صید ہے
جدائی سے تیری ہوا قاق وہ
کہ احوال تیرا کہون جا تمام
یہہ کہہ دیجیو جو کہ پیغام ہے

کہا مینے شکل اُسکی دیکھی نہین
پس پردہ مجھسے یہہ باتین کہین

کہا تجھکو اپنا بتایا ہی نام
کہا اسمین مجھسے نبولا کلام

کہا مجھسے چاہے تو کر کچھ سوال
کہا مجھکو اُسنے دیا خوب مال

کہا ہی دعا تیرے حق مین مری
کہ ہو موت آسان تجھپر تری

کہا ابن عباس نے یہہ کلام
کہ دن قید کے جب ہوئے سب تمام

تو جبرئیل آیا تھا یوسف کے پاس
بہت اُسکا چہرہ جو دیکھا اُداس

کہا مجھکو پہچانتا ہی تو کچھ
مین ہون کون اب جانتا ہی تو کچھ

کہا مین نہین جانتا لیک تو
بہت پاک صورت ہی اور نیکخو

کہا مین ہون جبرئیل روح الامین
فلک پر سے آیا ہون زیر زمین

کہا مین نہایت خطاوار ہون
خدای برین کا گنہگار ہون

مقرب ہی تو خاص درگاہ کا
امین اور مرسل ہی اللہ کا

مرے پاس آنے کا کیا ہی سبب
کہا تجھسے راضی ہوا تیرا رب

تجھے رب ترا بولتا ہی سلام
لکھا صالحون مین ترا آج نام

کہا پھر یہہ یوسف نے روح الامین
تو کرتا ہی ہر روز سیر زمین

بتا زندہ یعقوب ہی یا نہین
نشان اُسکا تجھکو ملا ہی کہین

کہا زندہ ہی غم مین ہی مبتلا
خدا نے اُسے صبر ہی کچھ دیا

کہا میری غربت کا کچھ اُس سے حال
کہ ہی ہجر مین رنج اُسکو کمال

اور کہا بادشاہ نے مین خواب دیکھتا ہون

سات گائین موٹی

سبع بقرات سمان

وقال الملک انی اری

تفسیر سورۂ یوسف

یَاکُلْنَ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَّ

انکو کھا گئیں سات دبلی اور سات بالیں سبز اور

اُخَرَ یٰبِسَاتٍ

اور سوکھی

کہا شاہ نے دیکھا یہ خواب
وہ گنتی میں ہیں سات اور سات اور
جو تھیں سات موٹیاں لاکلام
اور اک سات خوشے ہیں تازہ ہرے
یہ آیت کا مجمل ہوا مدعا
ملک نے یہ دیکھا کہ ہے رود نیل
گیا پانی اُسکا ہے بھنے سے قسم
وہ تھیں موٹیاں گوشت ہی تھا تمام
پھر آئیں نکل سات گائیں وہاں
جو دبلی تھیں گائیں وہ دانتوں پہ آ
گئیں اُنکو سینگوں تلک سب نگل
پیٹ کھ گوشت کھانے سے زیادہ ہوا

کہ گائیں ہیں سب وہ پانی کے آب و تاب
نہایت ہی لاغر ہیں سب اُنکا طور
انہیں کھا گئیں اُنکی یہ بات ہے تمام
اور اُتنے ہی خشک اور ہیں جا بجا
اب آگے ہے تفصیل اُسکی ذرا
کنارے پہ ہوں اُسکے بے قال و قیل
نکل آئیں وہاں سات گائیں بہم
نہ تھا لاغری کا کہیں اُنمیں نام
نہ تھا اُنمیں جز چوستا اور استخوان
لیا موٹیوں کو اُنھوں نے اُٹھا
بدن اُنکا ویسا ہی تھا بے خلل
بدن پہ وہی پوست سب خشک تھا

لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُوْنَ

خواب کی تعبیر کرتے

کہ ای کاہنون اسکی تعبیر کا — مجھے حکم دو اس گھڑی تم بتا
جو رویا کی تعبیر کرتے ہو تم — کہو اب جو تعبیر کرتے ہو تم
ہوئے سن کے کاہن وہ عاجز تمام — ہوئے سارے چپ کچھ نبولے کلام

قَالُوْا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ

بولے یہہ اڑتے خواب ہین اور ہمکو تعبیر خوابون کی معلوم نہین

کہا سب نے ہین ساری جھوٹھی یہہ خواب — نہین اسکا ہم جانتے کچھ جواب
نہین ہم ہین تعبیر احلام سے — کچھ آگہ ولیکن واقف اس کام سے
ہوا اسکے غصہ ملک اور کہا — خزانہ مین اور مال تمکو دیا
ہمیشہ سے کھاتے ہو پاتے ہو مال — جو اک کام آیا تو دیتے ہو ٹال
کیا قتل شتر کو اسنے تمام — ڈرے سنکے یہہ حال سب خاص و عام
کہا باقیون کو کہ تم نے اگر — ندی مجھکو اسبات کی کچھ خبر
تو سبکو کرون گا مین اک جا حلال — مین چھوڑونگا زندہ نکیجو خیال
سیا علم کو تھنے اسنے اٹھا — ملک سے کچھ حال اسکا کہا

کہا شہ نے جا پوچھ اس خواب کو
کہ تسکین ہو اس جانِ بیتاب کو

کہا مجھکو آئے ہیں اُس سے حیا
کہ بھولا ہوں جو کچھ کہ اُسنے کہا

کہا مت حیا کر تو اب جلد جا
کہ ہوتا وہی ہے جو کچھ ہو لکھا

تجھے اسپہ ہرگز ملامت نہیں
ترے اوپر اُسکی ندامت نہیں

گیا پھر تو ساقی وہاں دوڑتا
وے منہ پہ کی آستین از حیا

جو یوسف نے دیکھا اُسے یوں کہا
کہ تو آستین اپنے منہ سے اُٹھا

بھلائی تھی ابلیس نے تجھکو بات
خطا کچھ نہیں تیری اس نیکذات

کہا عذر ساقی نے اپنا تمام
ہوا خوش وہ یوسف علیہ السلام

پھر اُسنے وہیں سر کو اپنے جھکا
خوشی ہو کے یوسف کو سجدہ کیا

کہا مجھکو سجدہ کیا کس لئے
بتا مجھکو کرتا ہے تو جسلئے

کہا تجھپہ ٹھیری ہے میری نگاہ
کہ تو مصر کا ہوویگا بادشاہ

مرے دل کو ہوتا ہے بالکل یقین
ترے ہاتھ میں آوے یہہ سرزمین

کہا پھر وہ شہ نے جو دیکھا تھا خواب
کہ جسکا کسیکو نہ آیا جواب

سو آیا ہوں تجھ پاس تعبیر کو
بتا خواب کی مجھکو تفسیر کو

روایت ہے شہ نے سبھوں کو بلا
جو رویا کا احوال اپنے کہا

گیا بھول پھر اپنی وہ جلد خواب
بلا کر کے اوروں کو پوچھا شتاب

کہ کیا تم نے دیکھا اپنا حال
جو کچھ شب کو دیکھا تھا نادر خیال

سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ

موٹی انکو کھاوین سات دُبلی اور سات بالین ہری

وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

اور دوسری سوکھی کہ مین لیجاؤن لوگون پاس شاید انکو معلوم ہو ف

کہا تو ہی یوسف بڑا راست گو
کہ موٹی کو کھاتی ہین دبلی تمام
ہین اتنے ہی سوکھے سوانسے لپٹ
کہون جا کے لوگون سے مین اسکا حال
مراد اس جگہ ناس سے شہ کو جان
کہا عائشہ نے کسی نے کہا
کہا کچھ نہین اس سے البتہ نیچ
کہا جن فرشتون سے سنکر کلام
کوئی بات انکی کبھی سچ بھی ہو
کہی پھر یہہ یوسف نے ساقی سے بات
ترے شہر پر آئی گی کچھ بلا
جو ہین سات فربہ یہہ گائین تمام

ف یعنے تیری قدر معلوم ہو موضح القرآن

ہین سات گایون نہین فتوی کہو
اور اک سات خوشے ہین سرسبز عام
کیا خشک نے سارے تازونکو چٹ
وہ شاید کہ سمجھین یہہ تیرا کمال
اور انکے سب اصحاب یارون کو مان
نبی سے کہ جن نے مجھے یون کہا
کہا جو کہ کھتا ہی ہوتا ہی سچ
کہین آن کر کاہنون سے تمام
ملاتے ہین اک سچ مین سو جھوٹھ کو
کہ کھہ جا کے یون شہ سے ای نیکذات
اُٹھاویگی خلقت بہت سی جفا
برس سات آوینگے ای نیکنام

تفسیر سورۂ یوسف

کہا شہ نے خاصہ یوسف کے پاس
کہ پوچھ خواب تو اسکے اندر قیاس
کوئی انکا حلم بتا ہمکو اب
پڑین آفت قحط سے سب کے سب
نبی نے کہا تجھکو دو اور دات
بہم ہوئی تو کرتا نہ کچھ التفات
نہ کھاتا مین ہم کو بھی تعبیر خواب
وہ رندان کا جب تک کہ رہتا عذاب
پھر آتے ہی بادشاہ ساقی شتاب
کیا جو کہ پوچھا تھا شہ کو جواب

قال تزرعون سبع سنین دابا فما حصدتم فذروہ فی سنبلہ

کہا تم کھیتی کرو سات سال
سنین دابا کہ رہو کا تو
انکو چھوڑو دانکی بال مین

إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ

مگر تھوڑا جو کھاتے ہو پھر آوینگے اس پیچھے

سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا

سات برس سختی کے کھاوینگے جو کھا تمنے انکے واسطے مگر تھوڑا جو

تُحْصِنُونَ

روک رکھوگے

کہا پھر یہہ یوسف نے تم سات سال
بطور اپنی عادت کے بونا زمین
جو کاٹو تو خوشے مین چھوڑو اسے
مگر اسمین تھوڑا جو کھاؤگے تم
پھر آوینگے بعد اسکے سب سال سخت
جو پہلا ذخیرہ ہو ان سال مین
ذخیرہ وہ ہوگا انھین کے لئے
مگر اسمین تھوڑا جو باقی رہے

کہ جو کھیتی بونے کا دل مین خیال
زراعت کرو پھر یہ بالیقین
نہ دانا نکالو نہ توڑو اسے
اسے کاٹ کر کام لاؤگے تم
برس سات ہونگے دلون پر کدورت
اسے کھاؤگے تم برے حال مین
کہ خلقت اسے کھا کے آخر جئے
ذخیرہ تمھارا ابھی اچھا رہے

ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ

پھر آویگا اس پیچھے ایک برس اس مین مینہ پاوینگے لوگ

تجاؤن گا زندان سے ہرگز نکل
اسی جا پہ بیٹھا رہون تا اجل

کہا شہ نے زندان کو خالی کرو
کوئی اسمین اسوقت قیدی نہو

اسیطرح احمد ہمارے نبی
نہ داخل ہون جنت مین ہرگز کبھی

رہے ایک بھی اُنکی اُمت کا گر
جہنم مین جلتا یہہ باور تو کر

بشارت یہہ یوسف کو پھر آکے دی
کہ لو قیدیون کی رہائی ہوئی

چل اب شاہ کے پاس پھر یون کہا
مرا اور باقی ہے اک مدعا

بلا مصر کی عورتون کو تمام
کہ کاٹے ہین ہاتھ اپنے اُن سب نے عام

فلما جاءه الرسول قال ارجع الى ربك فاسئله ما بال

پھر جب پہنچا اس پاس بھیجا آدمی کہا پھر جا اپنے خاوند پاس اور پوچھ اُس سے کیا حقیقت ہے

النسوة التى قطعن ايديهن

اُن عورتون کی جنھون نے کاٹے ہاتھ اپنے

پھر آیا جو پاس اُسکے شہ کا رسول
کہا اُسنے پھر جا مین ہون دل ملول

کر اپنے ملک سے یہہ جا کر سوال
کہ کیا مصر کی عورتون کا ہے حال

جنھون نے کہ کاٹے ہین ہاتھ اپنے آ
کہین گے وہ سب شاہ سے ماجرا

طلب گر کرے شہ ہر اک سے سوال
کہ یوسف پہ گذرا ہے کس طرح حال

کیا اسلئے تھا یہہ یوسف نے کام
اُٹھے شاہ کے دل سے تا شک تمام

تفسیر سورۂ یوسف

قال ما خطبكن

کہا بادشاہ نے عورتون کو کیا حقیقت تمھاری

اذ راودتن يوسف

جب رغبت کی تھی یوسف کو

عن نفسه قلن حاش لله

تم نے کہا کہ بولیان حاش للہ

ما علمنا عليه من سوء

ہمکو معلوم نہین اُسپر کچھ برائی

کہا شہ نے تم سے ہے یہ سوال
کہو راست جو کچھ کہ گذرا تھا حال

کیا جبکہ یوسف کو تم نے طلب
کہو کس طرح حال تھا اب کا سب

کہا ہم نے ہم مانگتے ہیں پناہ
خدا سے کہ یوسف کی ہو یہ نگاہ

زنا اور بدی سے وہ بالکل ہے پاک
نہیں راست کہنے میں کچھ ہیں باک

قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُهُ

بولی عورت عزیز کی اب کھل گئی سچی بات میں نے ہی بہلایا تھا اسکو

عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ

اسکے جی سے اور وہ سچا ہے ف ۱

کہا پھر زلیخا نے اسوقت آ
کہ ظاہر ہوا حق اب اسدم جو تھا

کیا میں نے تھا اسکو دل سے طلب
وہ سچا ہے جھوٹی کہی بات کب

یہ سنکر کے قصہ پھر آیا رسول
کہا اسنے یوسف سے منت ہو ملول

کہا اسلئے تجھکو واپس کیا
کسی طرح شک شاہ کے دل سے جا

ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ

یوسف نے کہا اتنا اسواسطے کہ وہ شخص معلوم کرے کہ میں نے چوری نہیں کی اس عزیز کی

لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ

نہیں چلاتا فریب دغابازوں کا

کہ تحقیق ہے گا مرا رب غفور — رحیم اور کریم ہی اُسی کا ظہور
ہوا شاہ پر سب یہہ روشن تمام — کہ یوسفؑ کا ہی سب امانت کا کام

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي

اور کہا بادشاہ نے لے آؤ اُسکو میرے پاس مین خاص کر رکھون اُسکو اپنے کام مین

کہا شاہ نے لاؤ مجھ پاس اُسے — کسیطرح سے اب ہو یاس اُسے
کرون اُسکو خالص مین اپنے لیے — کہ کام اُسنے دقت کے کیا کیے
پنھایا تھا یوسفؑ کو دیبا حریر — کھنچی اُسپہ جا سنہری لکیر
جڑاؤ تھا یاقوت موتی مین سب — وہ کانون مین بالا پڑا اک غضب
وہ کانون مین اسطرح بالا پڑا — گویا مہ کے تھا گرد ہالا پڑا
وہ ہاتھون مین سونے کے کنگن عجب — کرن جیسے ہو گرد سورج کے سب
اور آنکھون مین سرمے کی تحریر تھی — کھنچی ایک غمزے کی شمشیر تھی
وہ منہہ چاند سا اُسکا پر نور تھا — گویا نور سے سب وہ معمور تھا
روایت ہی کعبؓ ابن احبار سے — کہ زندان سے جسوقت یوسفؑ چلے
یہہ زندان سے یوسفؑ کو آئی ندا — کہ تھا مین اندھیرے کا گھر پر ملا
اندھیرا مین اور تو مرا نور تھا — مین سب نور سے تیرے معمور تھا
مین البتہ تھا آہ و وحشت کا گھر — مین بیت النجا ستہ ہون باور تو کر

وہ تخت اسکا تھا تیس گز کا جو طول
بچھا اسپہ اک تخت قالین کا فرش
وہ تھا فرش اوپر تلے تیس تو
نشست آگے یوسف کی اسپہ ہوئی
نظر آیا پھر وہ آئینہ سان
رخ اسکا تھا آئینہ سان لا کلام
چمکتا بدن تھا بہ تاب تھا
کہا بادشاہ نے جو ہو تا ۱۰

کیا پھیر یوسف سے شاہ نے کلام
فصاحت بلاغت سے یوسف نے آ
کہا پھیر یوسف نے عبری زبان
نہ سمجھا زبان کو کہا کیا ہے یہ
کہا اسکو کہتے ہیں عبری زبان

امر عرض اسکا دس گز کا اسکہ نہ بھول
زمین سے چمک جسکی ہوتا بصر شش
آگے اسپہ ہوتی ہر اک طرف
نظر شاہ نے یوسف کے چہرے پہ کی
بہت صاف شفاف تھا بیگمان
نظر آئی سب شاہ کی صورت تمام
جھلکتا سا نے کی نور و تاب تھا
تو جلدی یوسف کو کہتا تھا
کہ سترہ زبان کہ وہ جانتے تھا عام
جواب اسکو ہر اک زبان میں دیا
کیا شاہ کا اسمیں کچھ امتحان
نہیں جانتا میں بتا کیا ہے یہ
نہیں جانتا تو اسے بیگمان

فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ

پھر جب بات چیت کی اس سے کہا سچ تو نے آج ہمارے پاس جگہ پائی معتبر ہو کر

کیا شاہ نے یوسف سے جسدم کلام
جواب اسکا سن پائی لذت تمام

بٹھایا ملک نے اُسے تخت پر — دیا سونپ اُسے اپنا سب کروفر
ہوا آپ معزول اور اپنی جا — خوشی دل سے یوسفؑ کو قائم کیا
اُسی شب مین پائی ملک نے وفات — نگذری سلامت ملک پر وہ رات
ہوا مصر پر حکم یوسفؑ کا سب — ہوئی اُسپہ بیحد عنایاتِ رب
نہ یوسفؑ نے کنعان کو چاہا عجب — زمین مصر کی کی ملک سے طلب
سبب یہہ کہ کھانا بہت تھا تمام — بڑی حشمت و ملک و عزت کا کام
اُسی جا پہ یوسفؑ کو حاصل ہوا — وہ کنعان مین یک لخت مفلس رہا
اسیطرح مومن کی نکلے ہی جان — خدا کی جو رحمت کے دیکھے نشان
وہ دنیا کا ہٹنا نہین مانگتا — وہ دنیا کو سمجھے ہی دار الفنا
مگر ہان کہ کافر کو ہووے عذاب — وہ دیکھے ہی جب حال بالکل خراب
تو کہتا ہی دنیا مین یارب مجھے — ذرا بھیج دے جلد تو اب مجھے
کہ جاکر عبادت مین تیری کرون — بہت تجھسے دنیا مین جاکر ڈرون
نکالا جو یوسفؑ کو زندان سے — ملک نے وہ حالِ پریشان سے
کیا اسپہ الطاف و انعام خوب — بنایا پھر اُسکا سبھی کام خوب
اسیطرح زندان سے دنیا کے جب — نکالے ہی مومن کی تئین اُسکا رب
کرے اُسپہ انعام و اکرام خوب — قیامت مین دے اُسکو انعام خوب
کیا تھا جو یوسفؑ سے شہ نے سوال — تو خلقت کی اصلاح کا تھا خیال

ہوا قحط اس طرح کا وان نمود
کسی نے نہ یہہ قحط دیکھا سنا
روایت ہے اس سال مین غشیہ
نہ ارزق کھاتے ہین بہت تمام
تو ہر اک کے جاگہہ مین آواز دے
رہے یہہ بلا تم پہ اب سات سال
سو جبریل نے دی ہر اک گھر ندا
کیا دعا سے جبریل نے جب جمع
روایت ہے یہہ بھی سن اے باتمیز
جو موجود تھا گھر مین سب کھا لیا
بلا کر کے یوسف کو تب اپنے پاس
روایت ہے جبریل کی وہ ندا
سن آواز جبریل کو کھہ دیا
ہوا تنا کہ سو مرد ہون اس سے سیر
یہہ سنتے ہی تیار اسنے کیا
کیا بیٹھ یوسف نے پھر انتظار
یہہ تھا منتظر ہی کہ پیغامبر

یہہ آئی خبر کا شہ نے جناب تا پہنچا
فلک نے بھی وہ بیخطر سہ سنا
دیا حق نے یون حکم جب بل کو
کہ کہہ جرم جاتے ہین تم پہ سدا
کہ بھوکھ اور قحط یہہ پہنچے
کہ ہو بھوکھ سے تمکو رنج و ملال
کہ حق نے یہہ تم پہ ساتھ کیا
لگی کہنے خلقت کہ اے جوع جوت
کہ بیٹھا جو کھانے کو گندم عزیز
وہ اسپر بھی پھر سخت بھوکھا رہا
کہا اس سے قصہ یہہ ہو کر اداس
سنی پہلے یوسف نے سب سے سوا
کہ کھانا بہت سا پکا کر کے لا
پکا جلد لا کچھ نکر اس مین دیر
اولا جلد یوسف کے آگے دھرا
کہ شہ کو کوئی آدمی لے پکار
وہان جلد پہنچا کہ چل شہ کے گھر

خزانے مین یوسف کے آیا تمام
کہین مصر مین تھا نہ نقدی کا نام

لگا جبکہ اسکو برس دوسرا
جواہر کے بدلے مین غلہ دیا

جواہر تھا یا زر و دیبا حریر
لگے بیچنے سب امیر و کبیر

مواشی گئے تیسرے سال مین
ہوئی پھر تو خلقت بُرے حال مین

جہانتک کہ تھین باندیان اور غلام
بکے سال چوتھے مین وہ سب تمام

زمین اور رہنے کے جتنے تھے گھر
بکے پانچوین سال مین سر بسر

چھٹے سال مین اپنی اولاد کو
لگے بیچنے سارے غمناک ہو

پھر اُس سالِ ہفتم مین ہر ایک آ
بتصریح یوسف سے یون جا کہا

کہ بیچے ہین جانون کو اپنے تمام
ہوئے آج سے ہم تمھارے غلام

خریدا انھین سب کو دیکر اناج
خلافت کا سر پر رکھا اپنے تاج

ندا آئی یوسف کو اک غیب سے
غلام اپنا سمجھے تھے مصری تجھے

کیا تیرا اب مصریون کو غلام
ترے عبد مصری ہوئے سب تمام

روایت ہی اک شخص نے یون کہا
کہ یوسف مین ہو جاؤن بندہ ترا

شکم سیر کر مجھکو دے تو طعام
تو تیرا ہوا آج سے مین غلام

روایت اگر بیع کی ہی صحیح
تو وطء حرج ہو ویگی اسکی صریح

دیا ہو خدا نے اُسے حکم تب
شرا اور بیع حُر کی جائز ہی اب

کہ جسطرح مشرک کی بیع اور شرا
خدا نے رکھی مومنون پر روا

وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ

اور ضائع نہیں کرتے ہم نیک بھلائی والوں کا

اور ایسا ہی یوسف کو مالک کیا
زمین پر اُسے حکم ہم نے دیا

جسے چاہا اُنہیں سے انعام دے
زمین پر جسے چاہے وہ قائم کرے

جسے چاہیں یوں بزرگی بڑی
لگا دیویں عزت کی اُسپہ چھڑی

کہ ہم اجر محسن کا کھوتے نہیں
ثواب اُنکا ہرگز نگاہ سے کہیں

کہا حق نے یوسف کو محسن سبب
یہ اُنکا بتا دوں تمہیں ہے عجب

کبھی وہ اکیلا نہ کھاتا طعام
ہوا محسن اسواسطے اُسکا نام

کہا بعض نے تھا وہ مہمان پرست
بغیر اُسکے ہرگز نہ دھوتا تھا دست

نبی نے کہا جو کہ ایماندار
گیا اُسکے گھر مہمان ایک بار

نظر اُسنے کی منہہ پہ مہمان کے
نہ دوزخ کی آگ اُس کے تن کو لگے

کسی کے جو مہمان آتا ہے گھر
فلک پر سے رزق اُسکا آوے اُتر

نہ کھاتا ہے رزق اہل خانہ کا آ
خدا رزق دیتا ہے اُسکا جدا

پھر اُس گھر سے مہمان جاتا ہے جب
گنہ اُسکے بخشے خدا سب کے سب

خدا واسطے جو کھلاوے طعام
نبی نے کہا لیک با اذن عام

گنہ اُسکے بخشے گئے سب کے سب
گویا پیٹ سے ماں کے نکلا ہے اب

یہہ دیکھا کہ مسجد کی دیوار پر
پرند آکے بیٹھا ہی اک جانور

لئے چونچ مین اپنی بیٹھا ہی گل
کئی اُسنے آوازین کین متصل

نبی نے سُنا تو تبسّم کیا
سو یارون نے پوچھا سبب اسکا کیا

کہا جانور نے کہی ایسی بات
کہ آیا تبسّم مجھے اُسکے سات

یہہ کھتا ہی گل اپنی منقار سے
جو دریا مین ڈالون مین اسکو ہے

کبھی اُس سے دریا مکدّر نہو
کدورت اُسے کچھ مقرّر نہو

اسیطرح رحمت خدا کی تو جان
کہ دریای بے انتہا اُسکو مان

گنہ تیری اُمت کے ہین اسقدر
مری چونچ مین گل ہی یہہ جسقدر

وہ رحمٰن ہی اور غفور رحیم
یہہ بندے گنہگار گو ہین عظیم

گنہ اُنکی حق کی صفت کے اوپر
نہ غالب کبھی ہو یہہ باور تو کر

رجوع بقصّہ

اسی قحط سالی مین سن ای عزیز
ہوا سخت بیمار بارے عزیز

کیا اختیار اُسنے دار البقا
رہا تخت شاہی پہ یوسف بجا

جہان تک کہ تھے ملک مین بادشاہ
اطاعت کی رکھتے تھے یوسف سے راہ

ہوئے سارے سرکش ذلیل اور خوار
ہوا مصر مین اُسکا کل اقتدار

کیا سب سے یوسف نے ایمان طلب
جہان تک کہ تھے لائے ایمان سب

کیا پھر عدالت کا بازار گرم
عمارت کا شہر و نکا تھا کار گرم

کہا یہہ بہت ہی برا تو نے کام
کہ یوسف کو تو نے کیا بے غلام
کہا یہہ سنا جب زلیخا نے کلام
بہت ہی برا تو نے یوسف کو کام
یہہ کہکر کہ آئی وہ گھر سے نکل
سواری جو یوسف کی نکلی شتاب
زلیخا کے دل میں ہوا اضطراب

تفسیر سورۂ یوسف

نکلتا تھا جب لاکھ گھوڑے تمام
اور اتنے ہی ہوتے تھے پیش اور پس
ہزار آگے چلتے تھے جو چوبدار
یہہ کہتی تھی خلقت اُسے دیکھکر
بڑا سلطنت کا کیا اہتمام
زلیخا کا اُس وقت یہہ حال تھا
کہ اپنی رسائی سے تھی باندھتی
ندا کرتی یوسف کو رو رو کے
زبس ہو گئے تھا خلق کا اژدحام
کوئی اُسکا ہرگز نہ کہتا تھا حال
زلیخا یہہ دانی سے کہتی مدام
مجھے خاک میں دیکھو تو بیٹھا
پڑے میرے اوپر جو لشکر کی خاک
غبار اُسکے لشکر کا آنکھوں میں جا
غلاموں کے سر پر ہے شاہی کا تاج
سواری جو یوسف کی جاتی گذر
بتوں سے یہہ احوال کہتی تمام

یہ میں اور یہ ساتھ کے ہے غلام
ہوئے تھے یہہ چار لاکھ اور بیس
نشان اُنکے گھوڑے آگے ہزار
کہ شاہوں میں ہے یہہ بہت جلوہ گر
خدا نے کیا شاہ عزیز کو غلام
کہ جبہہ پہن کر نے یوسف کا
وہ رستے میں یوسف کے آ بیٹھتی
ہوئے منہ آگے کو وہ ہو کے
نہ سنتا تھا یوسف کچھ اُسکا کلام
کہ ہے یہہ زلیخا کر اسکو خیال
کہ جس جا پہ ہو خاک اُڑتی تمام
طرف سے جو یوسف کی آوے ہوا
ہوا کے سبب ہو یہہ دل فرش ناک
خدا کی ہے قدرت یہہ دیکھو ذرا
جو تھے شاہ اُنکے گیا گھر سے راج
پھر آتی وہ گھر اپنے با چشم تر
کہ میرا کسی ڈھب کرو راست کام

اثر کرے یوسف نے اُس سے کہا — کہ کہہ کون ہے اور ترا حال کیا
لگی کہنے ایسا تو ہی بے خبر — نہیں جانتا مجھکو تو بسر
کیا پھر طماچون سے منہہ اپنا لال — کہ تجھکو نہیں کچھ بھی میرا خیال
لگی رو کے کہنے کہ واحسرتا — مری اُسپہ ہین جو نہین جانتا
کہا صبر و طاعت کرے جو کہ آ — اگر عبد ہووے تو ہو بادشا
فقیرون کو کرتی ہین دوشی امیر — امیرون کو کرتی ہین دوشی فقیر
وہ طاعت ہے اور صبر ہو جس سے شاہ — گدا جس سے ہووے وہ شہوت گناہ
ہوئی معصیت سے مین اپنی تباہ — ہوا صبر و طاعت سے تو بادشاہ
زلیخا مین ہون تیری خدمتگذار — کیا جان و تن تیرے اوپر نثار
خریدا تجھے دیکے مین مال و زر — تجھے میری اب تک نہین کچھ خبر
کیا واسطے تیرے تاراج راج — ترے سر پہ شاہی کا ہے آج تاج
لگی تجھسے تھی تیرے سب دل کی لو — پنھاتی تجھے دن مین پوشاک سو
کئے فرش قالین تیرے لیے — تجھے کیسے آرام مینے دیے
یہہ سنتے ہی یوسف کو حسرت ہوئی — بہت دیکھ کر دل مین عبرت ہوئی
کہا تیرا کیدھر گیا وہ جمال — کہا تیرے غم سے ہوا پائمال
کہا تیرا قد کیون ہوا جون کمان — کہا تیرے غم کی ہوئی ہین نشان
کہا کیا ہوئے تیرے سنبل سے بال — کہا میرے تن کے ہوئے سب وبال

تفسیر سورۂ یوسف

ہوا ہو ذرا میرا ہو جسکا
دعا کی یہہ یوسف نے اُسکے
اُنھین کیون اُنکی پھر اُنکو دے
خدا نے دیا پھر وہ نیکی کا نور
رہا آنکھون مین کچھ ذرا کی قصور
زلیخا ہے کا اور ہوئی خوش تمام
اُسے پھر کیا سب درست اُسکا کام
کہا دو سو اُسے یہہ سن میرا حال
تو اُسنے اپنے بھلا یہہ سوال
دعا کی جو یوسف نے اُسکی
کہا اُسنے میرا سب وہ حسن و جمال
وہ پاوے پھر اُسکی جوانی
وہ صورت وہی چال ڈھال
اُسے پھر ہوا اُسکی جوانی
اُسے بال سنبل سے پھر ہو گئے
اُسے پھر ہوا اُسکی جوانی
اُسے پھر ہوا اُسکی جوانی

کمان قد تھا اب سرو قامت ہوئی
نگہ اور مژگان بہت دلپذیر
جو دیکھے درست اُس نے سب اُسکے جوڑ
کہ دل اُسپہ شاید کہ مائل نہو
کہا تیرا میرا اسطاب ہے یہہ
کہ تیرے سبب سے یہہ ہو مجھکو اذیت
لیا سن کے یوسف نے سر کو جھکا
کہ کہتا ہے اس طور سے تیرا رب
دیا اُسکو پہلا سا حسن و جمال
یہہ سب واسطے ہمنے تیرے کیا
یہہ کہکر کے جبرئیل پھر پاس آ
ہوا اور بھی حسن اُسکا دوچند
ہوئی حسن و صورت مین جنت کی حور
نہ آنکھون سے دیکھا نہ کانون سنا
جو دیکھی تو ہی ناشگفتہ کلی
اُسے دیکھ دل سے گئی اُسکے تاب
ہوا آتش عشق سے بیقرار

گویا وہان پہ قائم قیامت ہوئی
کہے تو کہ چھٹا ہے ناوک کا تیر
لیا منہ زلیخا نے یوسف سے موڑ
کہین تیغ ابرو سے گھائل نہو
مرا خواہش ہے تیرے کی ہے یہہ
کہ زوجہ مین تیری ہون اور تو ہو شوہر
پھر آکر کے جبرئیل نے یون کہا
زلیخا تھی بوڑھی جوان ہے یہہ اب
تھی کافر ہوئی مومنہ باکمال
پھر انکار کی اُس سے ہے وجہ کیا
زلیخا سے بازو کو اپنے ملا
فروزان ہوئی منہ سے بھی چار چند
کھلا اُسکے چہرے پہ اسطرح نور
اُسے دیکھ حورون نے سر کو دھنا
تو یوسف کو ہونے لگی بیکلی
لگا ہونے سینے مین دل آب آب
لگا اُڑنے دل اُسکا سیماب وار

ترے اُسنے پھاڑا تھا دامن کو آ — ترے ہاتھ سے اُسکا دامن پھٹا

یہہ کہکر کے جبریل غائب ہوا — وہ یوسف زلیخا کا طالب ہوا

جو قادر ہوا اُسپہ تھی صاف بکر — لگا کرنے تب دل میں اپنے وہ فکر

کہا پھر زلیخا نے یوسف سے یون — تعجب مرا اب تو کرتا ہی کیون

یہی حسن تھا اور یہی تھا جمال — برس چاردہ کا مرا سن و سال

نہ جب تو نے مجھپر ذرا کی نظر — کہا مجھکو تھا اُس گھڑی ایک ڈر

نظر مجھکو کرنی نہ تھی تب حلال — کہ مین دیکھتا تیرا حسن و جمال

مگر مجھکو اسبات کی ہی یہہ فکر — کہ تو کس طرح سے رہی ایسی بکر

ادراک یہہ کہ تھا زوج تیرا عزیز — رکھے تھا وہ تجھکو نہایت عزیز

خیانت سے کی تو نے مجھپر نگاہ — تعجب ہی اسبات کا مجھکو آہ

کہا اُسنے یوسف ملامت نگر — ترا حسن تھا اسطرح جلوہ گر

کہ جو کوئی دیکھے وہی غش کرے — تجھے جو کہ دیکھے وہ اشاش کرے

جوانی تھی مجھپر وہ عین شباب — مرا دل گیا تجھپہ اُسدم شتاب

قسم ہی مجھے ایزد پاک کی — کہ جسنے مجھے عقل و ادراک دی

بلوغت سے گذرے تھے چھبیس سال — عزیز اتنا رکھتا تھا مجھکو نہال

ولے پاس میرے نہ آیا کبھی — نہین ہاتھ مجھکو لگایا کبھی

رہی ہو نہین ابتک اسیطرح فرد — نجانا مین عورت ہی وہ یا کہ مرد

تفسیر سورۂ یوسف

در آمدن قافلہ از شام و آمدن اولاد یعقوب علیہ السلام

روایت ہے یہ قافلہ شام سے
ہوا تھا روانہ جو یعقوب کے

بہت ان کی تعظیم و تکریم تھی
ہر اک کی بڑی دست پر تعظیم تھی

پاتے جو آتے تھے پھر شام کو
بیان کرتے یعقوب آرام کو

وہ یعقوب کے تھا جو رہنے کا گھر
تھے اس کے تھا قافلوں کا گذر

وہاں رکھتے ہو مصر کا ہے عزیز
رکھے ہے بہت زیبا ان کو عزیز

نہایت کریم اور نہایت رحیم
نہایت جلیل اور نہایت کریم

وہ ہیں بہت نیک اور حسین خلق
وہ ہیں مال اور ان کے ہیں بہت رزق

پسر کے یعقوب علیہ السلام
تھے زمین ہستے تھے ہر شام

کریا رب یہ ہے کون نیکو خصال
ہے بیشک کوئی عارف باکمال

نہ پایا ہے یہ خصلت انبیا
نہ معلوم تھا ہے یہ یوسف مرا

بہت دل میں اپنے وہ کرتا قیاس
کہ ہوتی اگر مجھکو قوت کی آس

تو اب مصر کی جا کے کرتا میں سیر
کہ ملنے میں ہوتی بہت اسکے خیر

مگر اس سے یوسف کی ملتی خبر
کہ رکھتا ہے وہ مفلسوں پر نظر

نجانے تھا یوسف ہے اس جا مقیم
ملا مصر کا اسکو ملک عظیم

ہوئے بھوک سے تنگ ہم سب کمال
غضب سے ترے ہمپہ آیا وبال

دعا رب سے کرتا کہ رزق ہمکو دے
اب اسوقت پر رحم ہمپر کرے

کہا اُنسے یعقوب نے بھر کے آہ
سنا ہین کہ ہی مصر مین بادشاہ

کہ ہی وہ نہایت کریم و رحیم
بڑا ہی وہ دانا حلیم و فہیم

کہا تو نے کاہے سے جانا کہا
اُترتے ہین یان شام کے لوگ آ

وہ کرتے ہین سب اُنکا مجھسے بیان
جو جاؤ تو ہی مجھکو غالب گمان

کہو جاکے تم اُس سے میرا سلام
تو بخشش کرے تمپہ وہ نیک نام

کہا ہم ہین ننگے بدن سے حقیر
نہین مال رکھتے ہین سب ہین فقیر

نہین کوئی تحفہ کہ دین اُسکو جا
کہ ہین سارے ہم اب فقیر اور گدا

جو جاتے ہین دیتے ہین یاقوت و در
کرین کیسے شاہ اُن سب سے پر

ہمارے نہین پاس اب کوئی شی
کہا خود وہ دیتا ہی جو کچھ کہ ہی

وہ لیتا ہی تھوڑا اور دیتا ہی بہت
فقیرون سے ہرگز نہ لے ہی بہت

کہا ہمکو آتی ہی اُس سے حیا
کہ دین اُسکو ہم کھوٹی درہم کو جا

ہزار اب تو درہم ہین اور چار سو
جو دینار اُنکی کرین ہووین نو

ہٹاوے اگر درہمون کو تمام
بتا پھر کرین کون آگے کام

کہا کھیو تم اُس سے اپنا نسب
کہ اولاد یعقوب سے ہم ہین سب

کہا گر نسب بھی نہو وہان قبول
کہا دل مین تم بھی نہو نا ملول

رہو جب تلک پاس اُسکے تمام
بہت بیٹھنا دیر تک خوب نہ
ہو جب یکجو اُدھر اپنی پشت
کسیکو نہ دیجو پھر اُسکی خبر
نصیحت یہہ سنکر کے بیٹھے تمام
رکھا اُسنے یامین کو اپنے پاس
یہان مصر مین کرکے یوسف نے خور
مسافر کے رہنے کو پاکیزہ جا
مقرر ہر اک جا پہ حاجب کیا
کئے اُسکے تابع مین پانصد سوار
جو آتا کوئی قافلہ اُس طرف
تمام اُنکا دریافت کرتا وہ حال
قلم بند کرتا سب احوال کو
صفت مرد کی اور ملک اور ذات
وہ لکھکر کے سب قوم اور خاندان
اگر حکم ہوتا کہ لاؤ یہان
اگر حکم دیتا کہ سب جائین ہٹ

نہ آپس مین کیجیو کوئی تم کلام
یہہ شاہ ملک البتہ ہے خوب نہ
کہا جو یہ شاہ نے رہے وہ درست
کہ آئین تمہارے ہی بالکل نہ در
کیا مصر کو تصدق اُن سب نے عام
کہ ہوتا تھا یعقوب اُس بن اُداس
عجب طرح کا اک نکالا تھا طور
بنائی تھی ہر طرف مہمان سرا
نگہبان اُسے اُس جگہ کر دیا
کہ پھرتے رہین گرد اُسکے وہان
تو حاجب بٹھاتا اُنہین باندھ صف
کہ کیسی بضاعت کے کیسا ہے مال
کتابت مین لاتا وہ سب حال کو
کتابت مین لاتا وہ ساری صفات
اُسیطرف یوسف کے کرتا روان
اُسے کرتا حاجب اُدھر کو روان
ہٹاتا تھا حاجب اُسیوقت جھٹ

جو عابد ہین یا ہین حقیقت شناس
سوال اُنسے ہوویگا آرب کے پاس

جو عارف ہین عرفان سے ہو گفتگو
عمل سب کے حاضر ہون آر دبرو

رجوع بقصہ

کہا بھائیون نے یہہ یوسف کے تب
ہم آئے ہین کنعان کے جانب سے سب

ہم اولاد یعقوب کے ہین تمام
جو ہین ابن اسحاق علیہ السلام

کہا ہی صحیح اب تمھارا نسب
سبھی راست ہی تم جو کہتے ہو سب

چمکتے ہین چھرے یہہ جون آفتاب
نہ دیکھے وہ جسکے ہو آگے حجاب

بتاؤ کدہر کا ارادہ کیا
ادہر تمکو آنے کی حاجت ہی کیا

کہا شاہ سے مصر کے کام ہی
کہ اُسکا بڑا ملک مین نام ہی

کہا کچھ بضاعت بھی رکھتے ہو تم
یہہ سنتے ہی اُن کے ہوئے ہوش گم

سبھی سن کے سر کو تلے کر گئے
اور آنکھون مین آنسو ہین بھر گئے

کہا اپنی پونجی فقط جان ہی
سو یہہ بھی کوئی دنکی مہمان ہی

اسیطرح آکر کے منکر نکیر
وہ ہون قبر مین عبد کے دستگیر

یہہ پوچھین گے پونجی بھی لایا ہی تو
دیا خالی ہاتھون سے آیا ہی تو

نبی اور دین اسکا پوچھین شتاب
کہین کیا ہی قبلہ ترا دے جواب

جواب اُسکا دیویگا تو سب صحیح
نہین پھر تو احوال ہووے قبیح

کہا پھر حاجب نے کیجے نزول
نہو ناذرا دل مین اپنے ملول

جو لایا تھا خط اس سے پوچھا بلا
کہا تیرے ان سے وہ آیا یہاں
کہا سارے ہیں وہ پراگندہ حال
ہر اک جا پہ پیوند کی تہ لگی
یہ سنکے رویا بہت زار زار
لگا کہنے یوسف سے پھر یوں وزیر
کہا میرے بھائی یہ آئے ہیں سب
کنوئیں میں انہوں نے ہے ڈالا مجھے
کہا پھر تو روتا ہے کیوں اے عزیز
کہا جھگڑے دو بات کا اب ہے غم
سبب تیرے عاصی ہوئے سب کے سب
تعجب میں سنکر رہا تب وزیر
کہا کیا کریگا تو اب انکے ساتھ
کہا ہیں وہ میرے قریب اور حبیب
لکھا پھر جانب کو یوں اس نے خط
کہ کھانیکو اچھا کھلانا انھیں
سبھی نعمتیں اور میوے تمام

کہ آیا ہے کنعان سے یہ بھلا
کہا انکی پوشش کو تم بیان
پھٹے انکے کپڑے ہیں تن پر مال
وہ پوشاک ماری پہل تہ ہوئی
ذرا اشک سے تھا گلے تیغ مار
ہوئے کس لئے آپ غم سے اسیر
انھیں کی مجھے روز و شب تھی طلب
مرے گھر سے آنو نکالا مجھے
کہ بھائی تھے تیرے یہ بے تمیز
گنہ انکے سے سادہ رہوا اور ستم
پڑا وہ سر افسر کا یہ غضب
کہ یوسف کرامت میں ہے بے نظیر
کہ آکر پڑے ہیں یہ سب تیرے ہاتھ
کروں وہ جو کرتا ہے اپنا قریب
وہ مہمان ہیں کھیو انھیں اس نمط
بہت سرد پانی پلانا انھیں
کھلانا انھیں خوب ہی صبح و شام

کہا بعض نے اسکی تفصیل یون
موحد موحد سے ہووین قرین
وہ فاسق گا فاسق سے ہو اتفاق
سعید اور سعید اور شقی اور شقی
زمین[1] بیچ گاڑی گئی سے سوال
کہ کس جرم پر کی گئی قتل تو
یہہ تھی جاہلیت مین اک رسم عام
نئی اُسکو پوشاک دیتے پنھا
اسے ڈالتے اس کوئے بیچ سب
وہ کھتی وہان الامان الامان
وہ جسوقت ہر اک کے نامے کھلین
پیا[2] اُنکا یہہ ہے کہ نسا تھا سب
گلے مین اُسے باندہ دیتے ہین لا
کہین گے عمل دیکھ بد آہ آہ
کہین گے پڑھو اپنی اپنی کتاب
کہ جسوقت[3] چیرا گیا آسمان
وہ جسوقت جنت بھی نزدیک ہو

سُن اسکو مین سب تیرے آگے کہون
ہو ملحد کے نزدیک ملحد وہین
منافق کے ہو پاس صاحب نفاق
اکٹھے ہون سب دوزخی دوزخی
کرے جس گھڑی ایزد ذوالجلال
سوال اس سے ہو حق کے آرو برو
برس دس کی لڑکی جو ہوتی تمام
کو ایک جنگل مین گھر اکھدا
یہہ تھا اُنکے اوپر خدا کا غضب
اُسے تو پتے خاک سے سب وہان
ہر اک ہاتھ مین اُسکے نامے کو دین
مرے اسکا نامہ پیسین ہین سب
پڑھے گا وہ اُسکو قیامت مین آ
خدایا فضیحت ہوئے اور تباہ
گناہون سے ہوویگا عالم خراب
جہنم کو دیکھو گے تب بیگمان
جو ہین جنتی اُنکے ہو رو برو

[1] وَاِذَا الْمَوْءُوْدَةُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ اِذَا السَّمَآءُ کُشِطَتْ وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ

تفسیر سورۂ یوسف

خدا نے توڑ دی اس بلا سے گردن
یقین جھوٹھا امین مین لکھتا ہون سچ
ہر جگہ کو چھاؤن ایام سے
چلا اُنکے حاجت آرام سے
ہوئے دردیم آنکھ کے وہ کھڑے
فقیر اور محتاج سب سخت تھے
لکھے تھے وہ کل سکا کلام
کہ قبطی تھی سب مہر کی خلق عام
زبان اُنکی تھی ہم کی تھی اسواسطے
سمجھتے نہ تھے کوئی کچھ بھی کہے
دیا حکم یوسف نے خاص تام
لکھا تا بہت اجلدیت ہو

کہا ہے یہہ جو قافلہ شام کا
اُترنیکی ہے جو غریبونکی جا
مرے آگے جسطرح لاتے ہو خوان
نہایت ہی حرمت سے لانا انھین
یہہ کی عرض اُنسے کہ ای شاہ دین
ولیکن یہہ ہے عرض لیکر کے مال
کسیکی نہ اسطرح تکریم کی
غریبونکے گھر مین اُتارا انھین
کہا اُسکا جھگڑا نہ ای خام کر
کیا گھر مین جا اُسنے دیبا کا فرش
تکلف بہت حد سے زیادہ کیا
لگائے ہر اک طرف کھانیکے خوان
پھر اُنکو گیا لیکے گھر مین شتاب
رکھے تھا طرف اُنکے یوسف نظر
سبھی خادمون کو کہ لاؤ طعام
نہین جانتے تھے وہ بھائی ذرا
پڑی تھی جو ہیبت دلون مین تمام

انھین میرے گھر مین تو جا کر بٹھا
کوئی ان مین ہرگز اُس جا نجا
اُسیطرح دینا انھین بیگمان
بہت خوب کھانا کھلانا انھین
ہوا حکم جس طرح ہوگا وہین
بہت شخص آئے تھے صاحب کمال
نہ کچھ اُنکی توقیر و تعظیم کی
نہین جانتا مین کہ یہہ کون ہین
کہا جسطرح تجھکو وہ کام کر
بہت اس مکان مین وہ زیبا تھا فرش
ہوا حکم جس طرح تھا وہ کیا
اور اک طرف اقسام میوے کے دان
کہا کھایئے اور دیکھیے حجاب
تقید تھا قبطی زبان مین مگر
وہ سر دان کے آگے وہ چین چین تمام
کہ یوسف غلامون سے کہتا ہے کیا
نہ کرتے تھے ہرگز کسی سے کلام

نہین ایسی صورت کا اس شہر مین
یہی ہی سبب اتنے اکرام کا
کہا تیرے نے کہ ہم ہین فقیر
کیا رحم پھر سمجھ کر ضعیف
یہہ سنکر کے رونے لگا زار زار
زلیخا سے یوسف کے تھے دو ولد
فراہیم تھا انمین چھوٹیکا نام
کہا اسنے منشا کو رکھ سر پہ تاج
دوشالہ بھی لو مجھسے شاہانہ تم
کہ پیمانہ تم ہاتھ مین آج لو
کہا اسنے بابا سے کہ انکا حال
کہا ہین یہہ سب جان لے تیرے عم
کہا وہ ہین یہہ جنکو آئی نہ چاہ
دیا بیچ پھر تجھکو مالک کے ہاتھ
کہا دیکھ باطن کی تو انکے چاہ
انھون نے کیا نیک یا مجھسے بد
ولیکن تو ایسا نکیجو کلام

جو ڈھونڈھے تو پاوے نہین دہر مین
ہی گو راہت قافلہ شام کا
نہایت ہی آنکھون مین شہ کے حقیر
کہ ہین فقر و فاقے سے ہم سب نحیف
ہوا قلب یوسف کا بس بیقرار
لطافت نظافت مین زیادہ زحد
تھے منشا سمی بڑے لا کلام
زری کا تو اک پٹکا لے مجھسے آج
ولیکن کرو آج یہہ کام تم
اور غلے بار انکے تم پر کرو
کہ ان سے ہی کیون تجھکو الفت کمال
انھین کا تیرے دل مین رہتا ہی غم
کوئے بیچ ڈالا تجھے کر تباہ
نہین خوب کرنا سلوک انکے ساتھ
مجھے مصر کا کر دیا بادشاہ
ہوا حق مین میرے وہ احسن بحد
نکھیو کہ مین کون کیا میرا نام

زیادہ نہ دیتے انہین غلہ بھی کہ قحط سے اور جنس زیادت کا بھر گیا ہی طرف مصر تھی کہ مصر مین اناج سستا ہی انکے بھائی خبر پاکر آئے ۱۲ موضح القرآن

وجاء اخوة یوسف
اور آئے بھائی یوسف

فلما دخلوا علیه فعرفهم
پھر جب آئے انکے پاس تو اس نے پہچانا

وهم له منكرون ۝
اور وہ نہین پہچانتے تھے

وقال یا بنی لا تدخلوا من باب واحد
اور کہا اے بیٹو نہ داخل ہو سب ایک دروازے سے

تفسیر سورۂ یوسف

لیا انکو یوسف نے پہچان پر
انکے انکی پہچان وہ بن
کہا ابن عباس نے تھا یہہ حال
کہ یوسف کے تھے چالیس سال
ملے جو انکے بڑے تھے انکے
نہ تھے انکو اصلا وہ پہچانتے
کیا انکے چادر کو منہ پہ حجاب
تھا ایسے تھا وہ جون آفتاب
سب اس کی پہچان کم ہو گئی
کیا یوسف کی اصلا نہ خاطر
کہا کس کے تم ہو کہو تم سے ہم
کہا ہم ہین اک کنعان کے ہم

کہا جھوٹھ جاسوس یا چور ہو
مرے ملک پر کی ہے تمنے نظر
کہا سب نے اُس وقت سن ای عزیز
نہیں ہم ہیں جاسوس اور ہم نہ چور
ہمیں دیکھ لے سبکو ہم سب ہیں اس
کہا اک تمہارا ہی سو کے مثال
ہزار آدمی کے برابر ہو دس
مگر مجھ سے احوال اپنا کہو
کہا ایک کی ساری اولاد ہیں
پدر ہے یعقوب علیہ السلام
سلام اُسنے تمکو کہا ہے بہت
کہا تمکو بھیجا ہے کیوں باپ نے
ترے جو وہ احسان کی پہنچی خبر
ہوئے قحط سے ہم نہایت ہی تنگ
کہا ہمکو جاؤ تم اُس شاہ پاس
سُنا جبکہ یوسف نے یہہ ماجرا
کہا تم ہو اب کتنے بھائی تمام

جو جھوٹھے ہوں کیا اون سزا ہو
کہیں جاکے دو گے تم اسکی خبر
سوا سچ کے بہتر نہیں کوئی چیز
کہے جو کہ چاہے خدا وند زور
ہیں بے بس نہیں کوئی رکھتے ہیں بس
تمھیں زور پہ اپنے آیا خیال
نہیں تمکو کھانا ہیں کچھ اور بس
بتاؤ تمھیں راست تم کون ہو
وے فقر و فاقے سے برباد ہیں
بڑا ہے اُسنے اُسکو کیا ہے تمام
نحیف اور ضعیف ہو رہا ہے بہت
کہا یہہ جو احسان کیا آپنے
ہوئی سارے کنعان میں یہہ مشتہر
اُڑا غم سے چہرہ ہمارا ہے رنگ
تمھاری ہی ہاں سب برآوے گی آس
تب آنسو سے آنکھیں ہوئیں ڈبڈبا
کہا باپ کے ہم تھے بارہ غلام

مگر جو ہوا اُسنے دیکھا تھا خواب
کہا خواب کیا تھا بیان تو کرو
بڑے بھائی ہم سب ہون اُسکے غلام
کہا وہ ہوا بادشہ یا نہین
ہوا ملک دنیا نہ اُسکو نصیب
سبب یہہ کہ بھیڑا اُسے کھا گیا
کہا پھر یہہ شہ نے تمھارا کلام
ہوئے دل مین سنکر پریشان وہ سب
کہا پھر اگر تم ہو اب راست گو
جو باقی ہو جا کر کے لاؤ اُسے
تمھاری خبر اُس سے پوچھونگا سب

اُسی دن سے ہم ہو گئے سب خراب
کہا اُسنے دیکھا کہ وہ شاہ ہو
ہمارا ریاست مین کچھ ہو نہ کام
کہا اُسکا احوال کھلتا نہین
وہ دنیا مین بیکس رہا اور غریب
مگر ملک جنت کا اُسکو ملا
نہین اسکو اصلا کہین انتظام
کلام اُس سے کرنے لگے با ادب
تو اک تم سے اس جا پہ حاضر رہو
بتاتے ہو چھوٹا برادر جسے
کہ بھیڑے نے کھایا ترا بھائی کب

قال سب نے چھوٹا بھائی حضرت یوسف کا سگا بھائی تھا اُسکو بولا باز ہو موضح القرآن

ولما جهزهم بجهازهم قال ائتوني باخ لكم من ابيكم

اور جب تیار کر دیا اُنکو اُنکا اسباب کہا لے آؤ میرے پاس ایک بھائی جو تمھارا ہے باپ کی طرف سے

دیا حکم پھر اُسنے پونجی کو لین
دیا رو برو اپنے غلّے کو بھر
کیا جبکہ تیار اُن کے لئے

اور اُنکو طعام اُسکے بدلے مین دین
کہا جاؤ بھائی کو لاؤ ادھر
سفر کے سب اسباب اُنکو دئے

تفسیر سورۂ یوسف

فلا كيل لكم عندي
تو بھرتی نہین تمکو میرے نزدیک
ولا تقربون
اور میرے پاس نہ آؤ
اگر تم نہ لاؤ گے اُسکو پھر
تو بھرتی نہین تمکو میرے پاس
قالوا سنراود عنه
کہا ہم خواہش کرین گے اُس سے
ابا وانا لفعلون
باپ سے اور ہم ضرور یہ کرینگے

کرین گے ہم اس کام کو بالضرور
دیا غلہ ہر اک کو بھر بھر وسق

نہ آویگا اسباب مین کچھ نقص
کہ تھا اپنے بھائی کا انکو تعلق

وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ

اور کہا یا خدمتگارون کو اپنے رکھدو انکی پونجی انکے بوجھون مین

کہا پھر غلامون کو اپنے تمام
سوا اسکے بھیر دو انکو اب

کہ اس قافلے کے جو کھوٹے ہین دام
رکھو انکے اسباب مین جاکے سب

سبب یہہ کہ جانین یہہ بھائی تمام
یہہ جانین کہ ہین یہہ سخی اور کریم

کہ کھانا دیا اور دئے پھیر دام
پھر آجلد اس جا پہ ہووین مقیم

سبب اور تھا یہہ کہ بار دگر
نہو پاس انکے اگر زاد راہ

وہ ہٹ کر کے شاید کہ آوین ادہر
تو ہون بھوکھ سے راہ مین یہ تمام

کہا بعض نے تا کہین یہہ نہ سب
کیا بھائیون سے ثمن کو طلب

لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

شاید اسکو پہچانین جب پھر کر جاوین اپنے گھر شاید وہ پھر آوین ف

وہ تا دیکھ لین اپنی پونجی کو سب
وہان جاکے پھر آوین میری طرف

پھرین اپنے گھر کی طرف کو یہ جب
نہو فقر و فاقے سے رہ مین تلف

کیا باپ کو پھر نہوڑ کر سلام
جو پوچھا تو کرنے لگے یہہ کلام

کہا باپ سے کیا کہین ہم عزیز
نہایت ہی دانا ہے اور با تمیز

نہین ایسا حاکم ہی دیکھا کہین
جہان مین کوئی ایسا عالم نہین

خدا کا بہت اُسکے دل مین ہے ڈر
رکھے ہے غریبون پہ اپنی نظر

ہمین پھر وہ سمجھا کہ جاسوس ہین
مرا حال اوروں سے جا کر کہین

ہمین قتل کرتا ولیکن تری
مفصّل خبر ہم نے جو اُسکو دی

کہا ہم نے یوسفؑ کا قصہ تمام
نہ لایا یقین ہمپہ وہ نیکنام

کیا اُسنے یامین کو پھر طلب
وہ یوسفؑ کے قصّے کو پوچھیگا سب

کہا باپ نے اُسکا ہے دین کیا
کہا اُسکا ہے دین اسلام کا

ترے غم سے اُسکو بہت غم ہوا
ہنسی مین گویا اُسکو ماتم ہوا

وہ یوسفؑ پہ اور تجھ پہ کھا کھا کے غم
لگا رونے اور اُسپہ گذرا الم

ہمین اُسنے تحفے بہت سے دیئے
بہت اُسنے اکرام ہمپر کیئے

کیا ہم فقیرون کو اُسنے غنی
دلون کو ہمارے ہوئی روشنی

جو ہوتا تری صلب سے بھائی اور
نکرتا ہماری وہ اس طرح غور

ارادہ ہے یامین کو لیکر چلین
اُسے اپنا ممنون احسان کرین

فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ

پھر جب پھر گئے اپنے باپ پاس بولے اے باپ باپ بند ہوئی ہم سے بھرتی

خدا تم سے بہتر نگہبان ہے
کہا کعب احبار نے جب کہا
جلال اور عزت کی اپنی قسم

وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ

اور جب کھولی اپنی چیز پائی اپنی پونجی پھیر دی آئی ان کی طرف

قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا

بولے اے باپ وہی جو ہم مانگتے ہیں پھیر پونجی ہماری پھیر دی ہے ہمکو

جب اسباب سب اپنا کھولا تھی
کہا سب نے اے باپ ٹک کیجو غور
پھیر پونجی ہماری ہمیں دی پھیرا
مراد اس سے ہے رات کہتے ہیں ہم
دیا پاس سے اپنے ہمکو طعام

وہ پونجی نظر آئی انکو پھیری
نہیں مانگتے تجھ سے کچھ چیز اور
بھلا ہمکو تو اور کہتا ہے کیا
کہ ہے شاہ کا ہے یہ نایاب کرم
دئے پھیر ہمکو وہ جتنے تھے دام

وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ

اور رسد لاویں ہم اپنے گھر کو اور خبرداری کریں اپنے بھائی کی اور زیادہ لیویں بھرتی ایک اونٹ

ہم اب گھر کے لوگوں کو لاویں طعام
نگہبان بھائی کے ہوں لاکلام

لکھا سب نے کاغذ مین یہ بات ہی — کیا عہد جو ہم نے سب راست ہی
خدا اسکا ہی اور ملائک گواہ — براہیم و اسحاق بے اشتباہ
کیا درج نامے مین اُن سبکا نام — یہودا ہوا اُنکا ضامن تمام

فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ

پھر جب دیا اُسکو عہد سب نے بولا ذمہ اللہ کا ہی جو باتین ہم کہتے ہین ف

دیا باپ کو جبکہ عہد اور قسم — کہا پھر یہہ یعقوب نے کیا ہی غم
جو کہتے ہین ہم اسکا ہی حق وکیل — نہین اور درکار ہمکو کفیل
چلے مصر کو پھر وہ تیار ہو — لیا اپنے ہمراہ یامین کو
چلے ساتھ یعقوب بھی چند گام — کہ اتنی وصیت کرے وہ تمام

وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ

اور کہا ای بیٹو نداخل ہو جیو ایک دروازے سے اور پیٹھو دروازے سے جدا جدا

کہا میرے بیٹو نصیحت سنو — تم اک در سے داخل اکٹھے نہو
ہر اک ہووے داخل جدے باب سے — بہت خوب جانا ہی ابواب سے
سنا مین نے ہین مصر کے پانچ باب — ہی ہر باب سے تم کو جانا صواب
سنو اسکو یعقوب نے انکو کیون — کہا ایک در سے وہ داخل نہون

تفسیر سورۂ یوسف

کہا یہان تمھارے ہین انجمن تمام
کہا آدمی سے جور کھتے ہین کین
بچاؤگے تم مجھکو کس سے کہو
فلک کی حراست کرین کیونکہ ہم
کہا پھر علی نے سنو یہہ کلام
بلا جو زمین پر کبھی آتی ہے
فلک سے نہ رکھا جو تم نے بچا
خدا کی طرف سے فرشتے ہین دو
قضا جبکہ آتی ہے ہوتے ہین دور

کہا بان ہم سے ہین لاکلام
کچھہ اہل فلک ہین کچھہ اہل زمین
کہا سب نے اُس وقت حیران ہو
ہمارا ہی اُس جا پہ قدور کم
مین کھتا ہون تم سب سے ای خاص و عام
تو پھر بھی فلک پر ہی جاتی ہے
زمین کی حراست ہوتا ہے کیا
بلا کو اُٹھاتے ہین ہر وقت وہ
نہین انکا بس چلتا اُسکے حضور

رجوع بقصہ

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝

اُسی پر مجھکو بھروسا ہے اور اُسی پر بھروسا چاہئے بھروسا کرنیوالون کو

کہا پھر یعقوب نے یہہ کلام
اُسی پر توکل کیا مین نے اب
علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام
کرین یہہ جو صاحب توکل ہین سب

وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ

اور جب داخل ہوئے جہان سے کہا تھا اُنکے باپ نے کچھہ نہ بچا سکتا تھا اُنکو

وے اکثر اسکو نہین جانتے
جو مشرک ہین اسکو نہین مانتے

اب آگے حکایت ہی انکی ذرا
کہ وہ مصر مین کسطرح پہنچے جا

وہ نزدیک جب شہر کے سب ہوئے
تو سب مصر کے پانچ دروازے تھے

ہر اک باب مین دو دو داخل ہوئے
وہ دو دو ہر اک در مین واصل ہوئے

گئے اسطرح سے وہان دس کے دس
اکیلا رہا ایک یامین بس

اکیلا تھا وہ باب پر شہر کے
نجانے تھا جاوے گدھر کیا کرے

سمجھتا تھا ہرگز زوان کی زبان
کہ پوچھے کسی سے پتا اور مکان

یہہ یوسف کو جبریل نے دی خبر
کہ داخل ہوئے مصر مین بھائی پر

اکیلا ہی یامین ناقہ سوار
ہی سب بھائیون کا اُسے انتظار

گذرتا ہی جو کوئی اُس رہ سے جا
وہ پوچھے ہی اُن سبکا اُس سے پتا

سمجھتا نہین کوئی اُسکی زبان
کہ دیوے اُسے بھائیون کا نشان

تجھے حکم کرتا ہی ایزد تعال
لباس اپنا شاہانہ تن سے نکال

سوار ایک ناقے پہ ہو کر شتاب
پہنچ جلد جلدی کے پاور رکاب

اکٹھے ہو داخل تم اک برج مین
ملا تمکو آپس مین دونو کو دین

لگا روئے یوسف وہ ہو کر اُداس
اُتارا وہ سب اپنے تن سے لباس

لباس غریبانہ سے ہو درست
چلا جلد اُس جا چالاک و چست

ہوا ایک ثلثے کے اوپر سوار
لیا منہہ سے مقنعہ کو اپنے اُتار

تفسیر سورۂ یوسف

سنا جبکہ یوسف نے رونے لگا
پھر اُسوقت اک سرخ یاقوت تھا
جو قیمت کو کچھ اُسکی کہیے شمار
کہا اُسکو یوسف نے لے اسکو تو
لیا اُسکو یامین نے اور کہا
کہا ہنسکے اُسکو نہ کھیو کبھو
یہہ جانا کہ کچھ اس سے واقف نہین
کہا ساتھ میرے چلے آؤ تم
کہا اُسنے مین تھا یہی چاہتا
پھر اُس باپ سے دونو داخل ہوئے
وہ لایا اُسے بھائیون تک شتاب
جو دیکھا تو گھر پر ہے اک اژدہام
کہا یہہ ہین بھائی تو ان پاس جا
لگا رونے یامین اور یون کہا
جدائی سے تیری ہے اب مجھکو رنج
کہا مین ہون مملوک عبد اور غلام
ارادہ کیا دل مین اللہ کا

منہ اپنے کو آنسو دھونے لگا
سو بازو پہ تھا اُس کے کنگن بندھا
تو دینار ہوتے ہین بیس ہزار
نہ غمگین ہو دل مین اپنے کبھو
یہہ تو نے دیا اسکو کرتے ہین کیا
اسے اپنے بازو پہ باندھ تو
یہہ خوبی سے اسکی کچھ عارف نہین
اگر بھائیون سے ملا چاہو تم
ملا دے مجھے بھائیون سے خدا
وہ خوش ہو کے اُسمین وہ چلے
اُسیطرح سے منہ پہ ڈالے نقاب
کھڑے وان پہ ہین اپنے بھائی تمام
مجھے اور تجھے پھر ملا دے خدا
کہ مین تجھسے ہرگز نہون گا جدا
کسی طرف کو مین نہون راہ سنج
مجھے ہر گھڑی اپنے مولی سے کام
کہ مملوک ہے اُسکی درگاہ کا

کوئی اُسکے لینے پہ قادر نہ تھا
جو یوسفؑ نے یامین کو تھا دیا

خدا بھی بھلا جسکو دے کوئی شئ
کوئی اُسکو لے کیا یہہ مقدور ہے

کرے آکے شیطان کیسی ہی ٹہب
پہ مومن کا ہو سلب ایمان کب

جڑے تھے جو کنگن مین یاقوت دس
ہر اک کو دئے اُس نے توڑا اور بس

ہر اک کی جو قیمت کو کیجے شمار
تو قیمت کے درہم تھے دس دس ہزار

روایت ہی عباسؓ نے یون کہا
کہ جب مصر یوسفؑ کے قبضے مین تھا

بنایا وہان اُسنے سونیکا گھر
کہ جسکی چمک پر نہ ٹھہرے نظر

وہ تھا ناپ مین تیس گز کا تمام
اور اُتنا ہی عرض اُسکا ای نیکنام

بہت خوب تصویر یعقوبؑ کی
ہر اک اُسکے دیوار و در پر بنی

وہان بھائیون کی بھی تصویر تھی
ولے ظلم کے ساتھ تھی وہ کھنچی

برہنہ چھری ہیگی شمعون پاس
اور ایدھر کھڑا ہی وہ یوسفؑ اُداس

دیا پانی روئیل نے آگے ڈال
وہ دی ساری کتون کو روٹی نکال

یہودا کے دامن مین یوسفؑ چھپا
بعینہ جو گذرا تھا سب ماجرا

ہر اک کی اسی طور تصویر تھی
کسی بات مین کچھ نہ تقصیر تھی

دیا پھیر یوسفؑ نے یون اذن عام
کہ اُس گھر کی ہو آج زینت تمام

بچھا فرش قالین کے سب جا بجا
کہا جسطرح اُسطرح سے کیا

کیا صبح نے جب گریبان چاک
ہوئی روشنی از سمک تا سماک

تفسیر سورۂ یوسفؑ

کہا پھر کہ عاضر ہون کھانیکے خوان
وہ کھانیکو کھاتے تھے بیکدم گر
اُٹھا سر جو روئیں کا اُس گھڑی
پڑے اُسکی آنکھون سے آنسو ٹپک
کہا بھائیون نے یہہ کیا حال ہے
کہا ہمنے جو جو کیا تھا وہ کام
سبھونکی نظر صورتون پر پڑی
زبان سب کی اُسوقت لکنت مین تھی
جو آنکھین تھین سانکی جھڑیان ہوئین
اسی ڈھب سے عاصی زیادہ زحد
پڑھین گے وہ سب اپنی اپنی کتاب
نہ اُسوقت رونا کچھ آویگا کام
کیا پھر یوسف نے اُنسے کلام
جو آیا تو یون بھائیون سے کہا
ہوا اُس گھڑی دلپہ ایسا ملال
کہا ترجمان نے یہہ اُنسے کہے
کہا پوچھ مت ہمسے کچھ ای عزیز

لے آئے وہ کھانے تھا جسمین سم وہان
نہ پھر اپنی رکھنا تھا جو نشا نظر
نظر اُسکی اُن صورتون پر پڑی
رہا دیکھ حیران اُسے یک بیک
یہہ رونا نہین بلکہ جنجال ہے
سو اس گھر کی دیوار پر ہے تمام
ہوئے دیکھ سکتے ہین سب اُسگھڑی
سخن بولنے کی نہ طاقت رہی
وہ مل کر کے موتی کی سرپان ہوئین
قیامت کو دیکھین گے اعمال بد
کسیکو نہ آویگا اُسکا جواب
جو کرنا ہی اسوقت کر لو تمام
کہ لانا مرے واسطے بھی طعام
کہ لو اب کرو نوش جان مرحبا
حرام اُنپہ تھا سب وہ کھانا حلال
کہ کھانیکے کھانے سے کیون ہے رہے
کہ دیوار پر ہمنے دیکھی وہ چیز

کہا تجھکو خواہش ہے بھائی کی گر — مین بھائی ہون تیرا تو غم کچھ نکر
کہا شاہ کب تجھ سا بھائی ملے — کہ جس سے مجھے سب بھلائی ملے
کہا رو کے اُسوقت یوسف نے یون — کہ بدلے مین یوسف کے بھائی ہون
یہہ کھکر کے کھانا کیا اُنکے پاس — کہا دو نکھا دینگے مت ہو اُداس
ہوئے بھائی حسرت مین اس حال سے — ہوئے تنگ سب شاہ کے قال سے
یہہ کرتے تھے آپسمین سارے کلام — کہ ہے ابن راحیل کا خوب کام
برابر ہی بیٹھا تھا وہ شاہ کی — یہہ دیکھو تو قدرت ہے اللہ کی
سمجھتا تھا یوسف یہہ اُنکا کہا — وہ سن سن کے یامین روتا رہا
کہا اُسکو یوسف نے روتا ہے کیون — تو کھانیکو سب اپنے کھوتا ہے کیون
کہا پہلے گھر مین یہہ چاہے ہے دل — کہ جاکر کے رویا کرون متصل
کہا اُسلئے پھر دیا یہہ جواب — کہ اندر سے دل ہو گیا ہے کباب
وہان شکل یوسف کی آئی نظر — لگا بہنے آنکھون سے خون جگر
مرا اس گھڑی چاہتا ہے یہہ دل — کہ وان بیٹھ کر روئیے متصل
نظر بھر کے صورت کو دیکھا کرون — قیامت کو وان رو کے برپا کرون
دیا حکم یوسف نے اُسکو کہ جا — اور اک ساتھ خادم کو بھی کر دیا
گیا سامنے بیٹھ تصویر کے — نکلنے لگی آہ دل چیر کے
وہ رو رو کے چومے تھا تصویر کو — وہ تصویر یوسف کی تھی روبرو

تفسیر سورۂ یوسف

وہ ہے کون جس سے تو پیدا ہوا
کہا میں ہوں یوسف کا بیٹا عزیز
کہا اس جگہ بھی ہے یوسف کا نام
کہا ہے وہ یوسف نبی اللہ
خدا کی طرف سے بھی تحقیق ہے
یہہ سنکر کے یامین بے اختیار
کہا اُسکو منشا نے روتا ہے کیون
کہ میرا بھی یوسف ہے بھائی بڑا
کہا اُسنے یوسف کا قصہ تمام
قضا سے درندے نے کھایا اُسے
کہا تو نہ رو تیرا بھائی ہے یان
کہا تیرے بھائی کا بیٹا ہون مین
لگایا اُسے اُٹھ کے چھاتی سے تب
خوشی سے گیا مثل گل کے وہ پھول
کہا تیرا والد کدھر ہے بتا
کہا تخت پر مصر کے تھا عزیز
خوشی کی وہ شدت مین رونے لگا

کہ دل دیکھ کر جنکا شیدا ہوا
وہ صدیق ہے کرے اُسکو تمیز
کہ صدیق کہتے ہیں اُسکو تمام
نبی خدا نے صب بادشاہ
خطاب اُسکا جانو کہ صدیق ہے
بہت غم سے رونے لگا زار زار
کہا تجھ سے اُس وقت مین کیا کہون
مجھے یاد آیا ہے وہ ماجرا
کہ تھا میرے بھائی کا یوسف ہی نام
کسی نے نہ اُس جا بچایا اُسے
کہا میری اب ایسی قسمت کہان
ترے سامنے اب جو بیٹھا ہون مین
ہوئی اُسکی اُسوقت حالت عجب
گیا درد و غم کو اُسیوقت بھول
کہا تخت پر ساتھ تو اُسکے تھا
کہا تھا وہ یوسف ہی کرلے تمیز
روان پانی آنکھون سے ہونے لگا

جدا کر دیا مجھکو یعقوب سے
رکھا دور پھر تجھ سے محبوب سے

دل اُسکا یہہ کھہ درد سے بھر گیا
زبس درد سے اُسکے غش کر گیا

اسیطرح حق دور اپنا حجاب
کرے اولیاؤن سے روزِ حساب

وہ سب دیکھ کر اُسکو غش کر رہین
اُسی طرف اپنی نظر کر رہین

وہین کتنے لاکھ اُنپہ گذرین برس
نشے کا سا عالم رہے اُنپہ بس

کہین اُنکی حورین اور خوش و تبار
جدا ہمسے وہ کیون ہین پروردگار

ہین اُنکے ملنے کا ہی اشتیاق
دلون مین ہمارے ہی دردِ فراق

کرے پھر حق درمیان اک حجاب
کہے جاؤ گھر کی طرف تم شتاب

تمھاری ہین مشتاق حورین تمام
کرو جاکے اب کچھ تم اُنسے کلام

کہین ایک لحظہ بھی دیکھا نہین
تجھے چھوڑ جاتے نہین ہم کہین

کہے تمکو لاکھون ہوئے ہین برس
جسے ایک لحظہ بتاتے ہو بس

تمھین مجھسے سیری ہوگی کبھو
تم اب جاؤ اولاد کے روبرو

افاقت جو اس غم سے آئی ذرا
تو یوسف نے یامین سے یون کہا

کہ اب باپ کا میرے کیسا ہی حال
بتا مجھکو ہی درد اُسکا کمال

کہا رو کے ای میرے آنکھون کے نور
ہی مرنے سے نزدیک جینے سے دور

یہان تک وہ رویا کہ اندھا ہوا
ترے غم کے آنسو سے دریا بہا

ملاقات کا تیری مشتاق ہی
وہ مسموم ہی اور تو تریاق ہی

تفسیر سورۂ یوسف

کہا اُس نے اولاد ہی تیری کچھ
ذرا اُسکا احوال کہہ مجھسے کچھ
کہا تین بیٹے کیا کیا ہی نام
اب احوال کہہ اُنکا مجھسے تمام
کہا ایک کا نام دم ہی تو جان
اور اُس دم کا نام ہی یوسف توان
کہا ذیب بھیجا ہی یوسف توان
اسیطرح رکھے ہین تینون کا نام
کہا تو نے یہہ نام کیون رکھے
کہا جب سے یاد آئے ہین تینون کا نام
تو اُس دم مرے گھر مین دل اور جگر
رکھا اُسکے نام اُسکا مین دم
جو بچھڑے کا یاد آیا مجھکو فریب
کہا یاد مجھکو ہین یوسف کی بار
کہا مین نے اُنکو بھی یوسف پکار

کہا بھائیون پاس چل اب چلین
ذرا چل کے انکی غریب آنکھین

کہا بعد چالیس برس کے ملا
تو ہمسے پھر اب کیون کرے بات

کہا تجھکو رکھون گا مین اپنے پاس
نہو دل مین یہ گر تو اپنے اداس

سوا اسکی ہے تدبیر اک بنے کی
ولے اس مین مشکلین ہین تیری

کہو شیدہ غلے کے پیمانے کو
رکھو نگا ترے بار مین سمجھے کو

پھر اسکے تجسس مین ہونگے تمام
کہ سنے کیا ہے یہہ چوری کا کام

جو نکلے گا تجھسے پاس تو اس سبب
کرون بھائیون سے مین تجھکو طلب

کہا جسطرح چاہے اس طور کر
جدا تجھسے ہونا نہو مجھکو ڈر

پھر آ بھائیون پاس بیٹھا شتاب
ہوئے دیکھکر رنگ وہ آب و تاب

لگے کہنے تو کون ہے نام کیا
کہا مین ہون یامین عبد خدا

خوشی مین تھا ایسا وہ اس آن مین
نہ آیا کسی کی وہ پہچان مین

اسیطرح بخشیگا حسن و جمال
قیامت مین مومن کو ایزد تعالی

سبھی دیکھکر اسکو ہو جائین دنگ
بدل جائیگا آدمی کا یہہ رنگ

فراغت سبھون نے جو کھانے سے کی
تو کنعان کا احوال پوچھا سبھی

کہا کچھ یہہ یوسف نے یوسف کا غم
کیا کسنے زیادہ کیا کسنے کم

کہا ہیگا یامین کو سخت غم
اسیکو نہایت ہے اسکا الم

کہا کچھ بضاعت بھی لائے ہو تم
جو لینے کو غلہ اب آئے ہو تم

ہوئے مصر سے جبکہ آگے روان
کئی سو تو لے ساتھ اپنے سوار
بہہ جاتا ہے جو قافلہ شام کا
کہ پینے کا برتن مرے لے گئے
نکل آوے جس پاس پیالہ مرا
ہوا حکم سنکر یہہ جلدی سوار

کہا اک مصاحب کو ہو تو دوان
دیا تجھکو اسبات کا اختیار
انھین گھیر کر پھر میرے پاس لا
یہہ سب مجھکو آکر دغا دے گئے
وہ ہے چور ہرگز یہان سے نجا
دیا سبکو اونٹون سے انکے اتار

ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ

پھر پکارا پکارنے والا ای قافلے والو تم مقرر چور ہو

پھر انکو منادی نے آواز دی
نجاؤ یہان سے کہ تم چور ہو

کہ ای قافلے والو ٹھیرو ذری
پیالے کا احوال ہمسے کہو

قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ

کہنے لگے منہہ کر کر اُن کی طرف تم کیا نہین پاتے

کہا سامنے ہو کے اُنکے یہ بات
کہ کیا ڈھونڈتے ہو تم ای نیکذات

قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ

بولے ہم نہین پاتے بادشاہ کا ماپ

اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ۝

اگر تم جھوٹے ہو

کہا ان سے پھر ان کے لوگون نے آ	بتا کہ کیا چور کی ہے سزا
اگر ہو سکے تم اسمین جھوٹے ہوئے	سزا اسکی کیا پھر تمکو ملے

قَالُوْا جَزَآءُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآءُهٗ ۝

کہنے لگے اسکی سزا یہ کہ جسکے بوجھ مین پائے ہی جاوے اسکے بدلے مین

کہا جسکے اسباب مین جام ہو	رہے ہی عوض اس کے ہمسے سو
اُسے اپنا کر لیجیو تم غلام	کہ آیندہ ایسا کرے پھر نہ کام
یہہ تھی اُس زمانے مین اک رسم عام	کہ کرتے تھے وان چوٹے کو غلام
ہمین حکم ہی ہاتھ کو کاٹ لین	انھین حکم تھا عبد اپنا کرین

كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝

ہم یہی سزا دیتے ہین گنہگارون کو

اسیطرح ہم ظالمون کو سزا	دیا کرتے ہین بوجھ لو تم ذرا
یہی شرع یعقوب مین حکم تھا	کہ جسپر وہ ثابت ہو چوری ذرا

لیا پہلے شمعون کا دیکھ سب — نہ نکلا کچھ اسمین کیا جو طلب
کہا پھر یوسف نے ہرگز گمان — نہین یہہ کہ چوری کرے یہہ جوان
کہا بھائیون نے کہ اب ہو سو ہو — تم اسباب ہم سب کا اب دیکھ لو
اسے دیکھنا چاہیے اب ضرور — کہ کلفت ہمارے دلون کی ہو دور
ہر اک کے غرض بار دیکھے تمام — کسی مین نہ نکلا ہوا گم جو جام
رہا بار یامین کا دیکھنا — کہا سب نے چھوڑو یہہ کیا دیکھنا
وہ اُن دس کے اسباب مین تو نہین — پھر اس پاس کب ہووے یہہ یقین
کہا سب نے تفتیش اسکی کرو — ہمین مفت مین تم نہ الزام دو
کہا پھر یوسف نے کیا ہی ضرور — ہوا شک مرے دل کا اسوقت دور
کہا گر نہ اسباب دیکھو تمام — کریگا یہہ فخر اپنا ہم پر مدام
دیا حکم اسباب یامین کا — کہ دیکھو بھلا اسمین نکلے ہی کیا
جو دیکھا پیالہ ہی اسمین دھرا — کہا سب نے یوسف کو پھر جلد آ
کہ اسباب یامین جو دیکھا تمام — تو نکلا اسی مین جو تھا گم وہ جام

ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ اَخِيهِ

پیچھے وہ باسن نکالا خرجی سے اپنے بھائی کی

نکالا پھر اُسکو اس اسباب سے — جو برتن کہ یوسف کے بھائی کے تھے

مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ

یہ نہ تھا کہ لے سکتا اپنے بھائی کو انصاف میں بادشاہ کے

ملک کے دین میں یہ سزا نہ تھی — کہ یہ چور کو لے سکتا بادشاہ
وہاں حکم یہ تھا کہ چور کا — کہ اسے چور ہی دوں سزا
تو اس حکم میں بھائی آتا نہ تھا — ہوا یہ فقط اسپہ فضل خدا
کہ خود بھائیوں نے کہا یہ تمام — کہ ہیں پاس تیرے وہ ہے غلام

إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ وَفَوْقَ كُلِّ

مگر جو چاہے اللہ ہم درجے بلند کرتے ہیں جسکو چاہیں اور ہر خبر والے کے اوپر

ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ

ایک خبردار ہے

مگر ہو وہ جو کہ چاہے خدا — کرے ہے وہ از خود عطا جس کو چاہا
کہے ہے خدا جسکو چاہیں ہیں ہم — بڑھاتے ہیں درجے فضل و کرم
خدا کی ہے مخلوق بے انتہا — ہر اک علم والے سے ہے اک بڑا

قَالُوا إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ

کہنے لگے اگر اسنے چرایا تو چوری کی ہے ایک اسکے بھائی نے بھی پہلے

قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ج

کہا تم اور بدتر ہو درجے مین

کہا چوری کرنے مین تم سب ہو بد
چرایا تھا یوسف نے گھر مین صنم
تمھارے ہوئے کام ظاہر تمام

بھرا ہی دلون مین تمھارے حسد
نہین تم بھی چوری مین یوسف سے کم
رہا ہے پوشیدہ یوسف کا کام

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ۝

اور اللہ خوب جانتا ہی جو تم بتاتے ہو

جو کہتے ہو تم اسکو جانے خدا
یہہ کہکر دیا حکم یامین کو
وہ ہوتا تھا اس قید سے خوش کمال

کہ یوسف پہ تہمت ہی یا ہی بجا
کہ قید اسکو زندان مین جا کرو
نہ تھا اسکے چہرے پہ ذرہ ملال

قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ج

کہنے لگے ای عزیز اسکا ایک باپ ہی بوڑھا بڑی عمر کا سو کھ لے ایک ہم مین سے اسکی جگہ

کہا سب نے سنتا ہی تو ای عزیز
ہی یامین کا باپ بوڑھا ضعیف
تو ہم مین سے لے ایک کو اسکی جا

تجھے حق نے دی ہی بہت سی تمیز
ہوا اکبر سن سے نہایت نحیف
کہ اسکا ستانا نہین ہی بھلا

اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝

تو تو ہم بے انصاف ہوئے

اس جرم مین ہم کرین تمکو قید
تو تحقیق ہون ظالمون سے شمار

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ

بولا اللہ پناہ دے کہ ہم لے کوئی مگر جسکو پایا ہی ہمنے اپنا اسباب اسکے پاس

کہا ہانکا ہون خدا سے پناہ
کہ بدلے مین لون چور کے بیگناہ

اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝

تو تحقیق ہم ظالم ہوئے

تفسیر سورۂ یوسف

کہ وہ کم جس پاس پایا ہی مال
سوا اسکے قید اور کی ہی محال

فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ

پھر جب ناامید ہوئے اس سے

خَلَصُوْا نَجِيًّا

الگ ہو کر بیٹھے مصلحت کو

کسی طرح یہہ پہنچے اب باپ پاس | کہ یہ قوت ہو گی نہایت اداس

قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ مَوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ

بولا اُن مین کا بڑا تم نہین جانتے کہ تمہارے باپ نے لیا ہے تم سے عہد اللہ کا

بڑے بھائی نے سب سے پھر یون کہا | کہ بابا نے تھا عہد تم سے لیا
خدا کا لیا عہد قول اور قسم | بغیر اُسکے جانا بہت ہے ستم

وَمِن قَبْلُ مَا فَرَّطتُمْ فِي يُوسُفَ

اور پہلے جو قصور کر چکے ہو یوسف کے حال مین

اور پہلے سے وہ یاد تی تمنے کی | جو یوسف کو ایذا بہت تمنے دی
کیا آخر یوسف کو سب تمنے گم | جواب اسکا اب جا کے کیا دوگے تم
لگے کرنے آپس مین یہہ گفتگو | کہ اب کیجیے اسبات کی جستجو
اگر ین شاہ سے مل کے ہم سب قتال | لڑائی سے لین اُسکا سب ملک مال
کہا سن کے اُسوقت ڈیل نے | کہ ہم مین سپاہی سمجھو نہین چنے
امیر و وزیرون کو شہ کے تمام | اکیلا مین کر دونگا اُن سبکا کام
یہہ شمعون بولا کہ بازو مین | مین کافی ہون اُن سبکو ہتھیار مین
یہودا یہہ بولا کہ مین شاہ سے | کفایت کرون حکم اللہ سے

کہا اے عزیز اب سن اس بات کو
نہین اک کرون سخت آواز عام
گرے ساری خلقت ابھی ہول کھا
یہہ کھکر کے تیار ہونے لگا
کہا اپنے بیٹے کو یوسف نے تب
یہودا کے پیچھے سے لڑکے نے آ
فرو ہو گیا اُسکا غصہ تمام
یہودا نے دیکھا جو ادھر اُدھر
مگر ایک لڑکا کہ ہے خرد سال
پکڑ اُسکو اُسنے ملا اپنا رو
مجھے آتی ہے تو بتا کون ہے
دیا کچھ نہ لڑکے نے اُنکو جواب
سُنی بھائیون نے یہہ اُسکی صدا
لگے کہنے کیا ہو گیا تھا سبب
کہا اس جگہہ آلِ یعقوبؑ ہے
جو گذرا تھا قصہ کہا سب تمام
پھر آیا جو یوسفؑ کو اُنپر غضب

ابھی لاکے یامین کو ہمکو دو
کہ بچے گرین حاملہ کے تمام
تماشا تجھے اب دکھاؤن ذرا
لہو مین وہ آنکھونکو دھونے لگا
کہ ہاتھ اپنا رکھہ پشت پر اُسکے اب
جو ہین پیٹھہ پر ہاتھ اُسکے رکھا
رہا تن مین اُسکے نہ قوت کا نام
نہ آیا کوئی اور اُسکی نظر
کھڑا ہے وہان وہ جو صاحب جمال
کہا آلِ یعقوبؑ کی تجھ سے بو
کہ تجھ سے پیاری نہین کوئی شی
تحیر یہودا کو تھا بے حساب
چلے وان سے اور اُسکے سب پاس آ
کہ آیا نہین تجھکو اب تک غضب
ولے ظاہر اُس سے نہین کوئی شی
کہ قوت کا باقی نہین مجھہ مین نام
کیا سب کو مجلس مین اپنی طلب

اب سب تک زمین مصر کی ہے تمہیں
یہاں تک کہ اذن خود مجھکو ہے
وہ حاکم اللہ مجھکو کرے

نہ ہرگز زمین مصر کا ہے تمہیں
بلاؤ مجھے پاس اپنے وہ آپ
وہ اس وقت بندہ ہے یہاں سے

وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝

اور وہ ہے سب سے بہتر چلانے والا

وہی ہے بڑا حکم الحاکمین
اور بندوں پہ ہے لازم الرحمین

ارْجِعُوا إِلَىٰ أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ

پھر جاؤ اپنے باپ پاس اور کہو اے باپ تیرے بیٹے نے چوری کی

چلو جاؤ تم سب طرف باپ کے
کہو جا کے یہ بات تم باپ سے
کہ چوری کی ہے ابن نے جا کے کی
ملک کی کچھ اک چیز ہے اس نے لی
سنو ابن عباس کا یہ کلام
گئے بھائی کنعان کو شکر تمام
گئے باپ پاس اور خبر جا کے دی
کہ یامین وان پہ چوری ہوئی
اسے شاہ نے قید میں کر لیا
ہمیں حکم جانے کا اس نے دیا
کہا چوری اس نے نہ ہو زینہار
کہ ہے قائم اس میں صالح بہار

وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ ۝

اور ہم نے وہی کہا تھا جو ہمکو خبر تھی اور ہمکو غیب کی خبر یاد نہ تھی ف۲

کہ ہیں سب راستگو
نہیں جھوٹھ اس مین یہہ باور کرو

کہا پھر یعقوب نے تم مین زور
ہی اتنا کہ ہاتھی کو سمجھو ہو مور

کوئی کسطرح بھائی کو تمسے لے
ملو تم جو ساری زمین پھر ملے

کہا ہم بلا مین ہوے مبتلا
کہ ہم سے زیادہ وہ قوت مین تھا

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا

بولا کوئی نہین بنالی ہی تمھارے جی نے ایک بات

کیا اُن سے یعقوب نے یہہ کلام
کہ تم نے بنایا یہہ مضمون عام

تمھارے یہہ نفسون نے تمسے کہا
کہ لے چلیے یامین کو یان سے اُٹھا

تمھاری ہوئی منفعت پر نظر
اسیواسطے تمکو پہنچا ضرر

فَصَبْرٌ جَمِيلٌ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا

اب صبر ہی بن آوے شاید اللہ لے آوے میرے پاس اُن سب کو

سو اب چاہیے صبر کرنا جمیل
کہ اللہ ہی اپنا ہی نعم الوکیل

ہی نزدیک لا دیگا سب کو اِکہ
کہ سب سے بڑی اُسکی ہی بارگاہ

یہود اور یامین و یوسف تمام
سب آوینگے البتہ یان لا کلام

وَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَى عَلَى يُوسُفَ

اور اُنسے پھر اُنکے پاس سے اور بولا
ای افسوس یوسف پر

تھا اول سے یوسف کا تو دل مین غم | ہوا اور یہین دیکھ ستم

وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ۝

اور سفید ہوگئین آنکھین اُنکی غم سے وہ تو گھونٹ رہا ہے

سفید اُنکی آنکھین الم مین ہوئین | وہ اندھا تمام غم مین ہوئین

رہا دل مین غم پر نہ ظاہر ہوا | کوئی اُس پہ ہرگز نہ ماہر ہوا

کرے بند غم پھر رہے مستقیم | اُسی کو خدا بولتا ہے کظیم

کہا ابن عباس نے یہہ سنو | کہ جو کوئی مغموم و مکروب ہو

اُسے بولتے ہین عرب مین کظیم | اُسے یاد رکھ فائدہ ہے عظیم

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا

کہنے لگے قسم اللہ کی تو نہ چھوڑیگا یاد یوسف کی جب تک کہ گل جاوے

اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ۝

یا ہو جاوے مردہ ف ۲

خدا کی قسم کھا کے سب نے کہا | نہ چھوڑیگا تو یاد یوسف ذرا

اُسی کو رکھے گا ہمیشہ تو یاد | یہان تک کہ ہو جسم سارا برباد

تری عقل و دانائی جاتی رہی | اُسی کی تجھے بات بھاتی رہی

یقین ہے کہ مر جائے اس غم مین تو | چھٹے اُنکی تجھ سے نہین گفتگو

مجھے اپنی عزت کی ہیکی قسم
نکلتا جو یا مین و یوسف کا دم

ملاتا انھین زندہ کرکے شتاب
نہ تجھپر کھلے پھر غم کی کتاب

ولیکن مساکین کو دے طعام
کہ جلدی ہر آوین ترے سب یہہ کام

نہ تجھکو ہوئی کچھ بھی اسکی خبر
کہ تجھپر گیا اتنا غم کیون گذر

کمر کسلئے تیری کج ہم نے کی
اور آنکھونکی بینائی کیون ہم نے لی

کیا ہم نے یوسف کو تجھسے جدا
تو سمجھا نہین اسکا موجب ہی کیا

ترے گھر مین آیا تھا مسکین فقیر
او گھر مین تمھارے تھا لحم بعیر

نہ اسکو دیا تمنے ہرگز طعام
ہوا اسکے موجب سے صدمہ یہہ عام

مساکین کو دوست رکھتا ہین ہم
نکالا اسے در سے کیون اپنے یون

وہ مسکین آیا تھا تھا روزہ دار
وہ بھوکا ترے در پہ آیا تھا خوار

پھر اس دن سے یعقوب نے یون کیا
کہ کھانا وہ کھاتا تھا جب صبح کا

منادی یہہ کرتا مساکین کو
کہ خواہش جسے کچھ بھی کھانیکی ہو

وہ آکر کے کھاوے یہان سے طعام
دیا اسکا یعقوب نے اذن عام

جو ہو روزہ دار آکے کھولے یہان
کہ ملتی ہی ہر اک کو اس جا پہ نان

کہا بعض نے یہہ سبب غم کا تھا
کہ اک گای اسکی تھی لسی بہا

اور اک اسکے بچہ تھا وہ شیر خوار
چھری لیکے یعقوب نے ایکبار

کیا سامنے اسکے بچہ حلال
ہوا اسکھڑی رنج اسکو کمال

تفسیر سورۂ یوسف

نہ مایوس رحمت سے ہرگز ہوا
خدا کی [illegible]

کہا پھر یہ اولاد نے اُس سے آ
[illegible]

انھیں ڈھونڈھنا تو بہت ہے بجا
[illegible]

پڑی قبر میں جا کے یوسف کی خاک
مگر اُسکے غم میں گریبان کو چاک

اُسے کہا یا پیغمبر نے مدت ہوئی
خبر اُسکی کس طرح لاوے کوئی

کہا پیغمبر شہوں کو بات نے
کہ تو مصر کے شاہ کو خط یہ لے

یہ مضمون نامے میں اُسنے لکھا
کہ یعقوب بیٹا ہے اسحاق کا

براہیم کا بیٹا اسحاق ہے
خدا کی رضا میں بڑا طاق ہے

تجھے پہنچے یعقوب کا اب سلام
نہیں جانتا میں ترا کیا ہے نام

اگر جانتا میں تو خط میں تمام
میں لکھتا ترا نام اے نیکنام

پس از حمد حق کے سنو میرا حال
کہ غم نے مجھے کر دیا پایمال

مری بار غم ہوئی پشت خم
ہزاروں ہوئے ہمپہ غم اور الم

ہمارے ہیں سب باپ دادا کرام
میں لکھتا ہوں احوال انکا تمام

ہمارا ہے اشراف سب خاندان
ہمیشہ بزرگوں سے ہے استخوان

اگرچہ پڑیں ہمپہ صدہا بلا
ولیکن خدا اپنا حامی رہا

ہمارے تھے دادا خلیل خدا
رہے وہ ہمیشہ بغم مبتلا

دیا آگ میں انکو کافر نے ڈال
خدا نے لیا آپ انکو سنبھال

تفسیر سورۂ یوسف

سنا ہی یہہ ہم نے کہ تو ہی کریم
ہمارا بھی رب ہی رؤف و رحیم

تو دے چھوڑ بیٹے کو ہی یہہ سوال
دعا کرنے سے پہلے ای خوش خصال

جو ہی دل مین اپنے زبان پر اگر
وہ آیا تو پہنچے گا بیشک ضرر

تجھے اور تری ساری اولاد کو
بہت ہی ضرر یہہ سمجھنا کہ ہو

کہ دعوت ہی مظلوم کی مستجاب
نہین اُسکے اور حق کے کوئی حجاب

تھی تبلیغ احکام کی اپنا کام
سو ہم کر چکے تمکو بس والسلام

ہوا جبکہ نامے کا مطلب تمام
چلے مصر کو سارے وہ خاص و عام

گیا مصر مین جبکہ یہہ قافلہ
یہودا نے کی پیشوائی تب آ

دیا جا کے یوسف کو اُن سب نے خط
بتایا تھا جیسے کہا اُس نمط

پڑھا خط کو آنکھون سے اُسکو لگا
پھر اُسکو محبت سے بوسہ دیا

پھر اُس خط کو پڑھکر کے رونے لگا
وہ منہہ اپنا آنسو سے دہونے لگا

کہا پھر کہ مین اسلئے یہہ کیا
کہ شاہون پہ خط صالحون کا جو جا

وہ لیتے ہین سر پر اُسے اپنے دہر
کہ آفت نہ آوے کوئی ملک پر

لکھے تھے کئی شعر یعقوب نے
اُسی شاہ کو حق کے محبوب نے

مین مضمون اُسکا لکھون اب تمام
عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَعَلَیْہِ السَّلَام

تو خوش رہیو اب شوق اور ذوق مین
مگر ہم نہین خوش ترے شوق مین

جو کاغذ کو ہوتا ہمارا سا غم
تو رو رو کے ہوتا وہ سارا ہی نم

جواب نامہ

سنا ہی یہہ ہم نے کہ تو ہی کریم
ہمارا بھی رب ہی رؤف و رحیم

تو دے چھوڑ بیٹے کو ہی یہہ سوال
دعا کرنے سے پہلے ای خوش خصال

جو ہی دل مین اپنے زبان پر اگر
وہ آیا تو پہنچے گا بیشک ضرر

تجھے اور تری ساری اولاد کو
بہت ہی ضرر یہہ سمجھنا کہ ہو

کہ دعوت ہی مظلوم کی مستجاب
نہین اُسکے اور حق کے کوئی حجاب

تھی تبلیغ احکام کی اپنا کام
سو ہم کر چکے تمکو بس والسلام

ہوا جبکہ نامے کا مطلب تمام
چلے مصر کو سارے وہ خاص و عام

گیا مصر مین جبکہ یہہ قافلہ
یہودا نے کی پیشوائی تب آ

دیا جا کے یوسف کو اُن سب نے خط
بتایا تھا جیسے کہا اُس نمط

پڑھا خط کو آنکھون سے اُسکو لگا
پھر اُسکو محبت سے بوسہ دیا

پھر اُس خط کو پڑھکر کے رونے لگا
وہ منہہ اپنا آنسو سے دہونے لگا

کہا پھر کہ مین اسلئے یہہ کیا
کہ شاہون پہ خط صالحون کا جو جا

وہ لیتے ہین سر پر اُسے اپنے دہر
کہ آفت نہ آوے کوئی ملک پر

لکھے تھے کئی شعر یعقوب نے
اُسی شاہ کو حق کے محبوب نے

مین مضمون اُسکا لکھون اب تمام
عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَعَلَیْہِ السَّلَام

تو خوش رہیو اب شوق اور ذوق مین
مگر ہم نہین خوش ترے شوق مین

جو کاغذ کو ہوتا ہمارا سا غم
تو رو رو کے ہوتا وہ سارا ہی نم

فلما دخلوا علیہ
پھر جب داخل ہوئے اُسکے پاس
قالوا یا ایہا العزیز مسنا
بولے ای عزیز ہمکو ہی ہے
واھلنا الضر
اور ہمارے گھر مین
تفسیر سورۂ یوسف
ہوئے ہی دراز
لے کے نو کے اُس سے وہ یوسف کے پاس
نہ پہنچا ہمین اور سب اہل کو
بہت ساخر و فقر کا کچھ تو دو
وجئنا ببضاعۃ مزجاۃ
اور لائے ہین ہم پونجی ناقص
نہین اسکے بدلے مین ملتا طعام
وہ مردود اور غیر مقبول ہی
بھی اُسکا لینا نہ معمول ہی
فاوف لنا الکیل
پوری دے ہمکو بھر کی
وتصدق علینا
اور خیرات کر ہم پر

جہین ناپ کو پوری تو دیجیو — نظر کھوٹی ہو کبھی یہ مت کیجیو
تو دے ہمکو صدقہ کرم یہہ کر — نہ دزدی پہ ہرگز تو کرنا نظر

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیعُ اَجْرَ الْمُتَصَدِّقِیْنَ

اللہ بدلا دیتا ہی خیرات کرنے والوں کو

کہ تحقیق اللہ دے ہی جزا — جو دیتے ہین صدقے کو بے انتہا
یہہ سنکر کے یوسف ہوا دلمین نرم — گرے اُسکے آنکھون سے اشک گرم

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَاَخِيهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُونَ

کہا کچھ خبر رکھتے ہو کیا کیا یوسف سے اور اُسکے بھائی سے جب تمکو سمجھ نہ تھی

کہا جانتے ہو کہ کیا کیا کیا — یہ اک تمنے یوسف سے مکر و دغا
اور اُسکے کیا بھائی کے ساتھ کیا — جدا بھائی سے اُسکے اُنکو کیا
کیا تمنے انجان پن سے یہہ کام — ہوا تمکو نسیان اس مین تمام
اُتر تخت سے بھائیون پاس آ — اُنھین بیٹھ کر اسطرح سے کہا
کہ اب ترجمان کو کیا مینے دور — کرون بات تمسے مین اپنے حضور
پیالہ مرا ہی جو یہہ ناپ کا — کہے گا یہہ احوال سب آپ کا
یہہ کہکر کے دو بیع نامے کا خط — دیا لکھ کے مالک کو تھا جس نمط
دیا سامنے اُنکے اُس خط کو ڈال — کہ یوسف کو جسدم ملا ملک و مال

سلائی جو پھر اُس مین ماری وہی
بہت خوب پہلے سے آواز دی

کہا پھر جھکا کر کے یوسف نے کان
سمجھتا ہون مین اُسکی ساری زبان

یہہ دیتا ہے اسوقت مجھکو صدا
کہ کی بھائی کے ساتھہ تمنے دغا

نہ راضی تھا رخصت پہ اب اُسکا باپ
سمجھہ فائدہ اپنا لائے تم آپ

سلائی کو پھر اُسنے پیالے پہ مار
کہا صاع کھتا ہے اب یون پکار

کہ تھی یہہ وصیت تمھین باپ کی
کہ یامین کی کیجیو چوکسی

نہ ضائع ہو جون اُسکا بھائی ہوا
حفاظت سے رکھنا اسے تم بھلا

کہا تب یہہ یامین نے شاہ سے
ترا صاع سب شی کی اخبار دے

مرے بھائی کہتے ہین بھیڑیے نے آ
پکڑ کر اُسے دست مین کھا لیا

بجا کر سُنی پھر اُسکی صدا
لگا کہنے اب صاع نے یون کہا

کہ جھوٹے ہین بھائی ترے یہ تمام
عبث بھیڑیے کا یہہ لیتے ہین نام

کرین آپ اور جانور کو لگائین
سزا اُسکی اپنے خدا سے یہہ پائین

رہے سارے حیران سر کو جھکا
کہا اسمین یوسف نے کہتے ہو کیا

کہا تیرا ہے صاع یہہ راست گو
گنہگار ہین ہم جو چاہو کرو

اسیطرح پھر اُسکی آواز سُن
کہا اُن سے یوسف نے گردن کو دھن

کہ کھتا ہے یہہ صاع اسوقت حال
کہ یوسف کی روٹی دی کتو نکو ڈال

دیا پانی بگل مین سارا گرا
کہ اک قطرہ یوسف کے منہہ مین نجا

یہ سنکر کے آنکھوں سے یوسف کے آپ
بھر آیا اور کہا پھر دو انگوٹھی آپ

نشانی تھی اک تاج کی طرح کی
جو کی غور وہ سر پہ یوسف کے تھی

جو تھا سر پہ یعقوب کے اک نشان
وہی پایا یوسف میں سب نے عیان

اور اک اُسکے دانتوں کی دیکھی چمک
تو سمجھ گیا اُسکے بولے دہڑک

قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۭ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَا اَخِيْ

بولے کیا سچ تو ہی ہے یوسف کہا میں یوسف ہوں اور یہہ میرا بھائی

قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۭ

اللہ نے احسان کیا ہمپر

کہا سب نے پھر تو ہی یوسف ہے کیا
کہا ہاں میں یوسف ہوں دیکھو ذرا

اور یہہ بھائی میرا ہے یامین نام
خدا نے کیا ہمپہ احسان تمام

کیا دین و دنیا میں اپنا بھلا
جدائی کے پردے نے سب اُٹھا

اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

البتہ جو کوئی پرہیزگار ہو اور ثابت رہے تو اللہ نہیں کھوتا نیکی والوں کا

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ۝

بولے قسم اللہ کی البتہ تجھکو پسند رکھا اللہ نے ہمسے اور ہم تھے چوکنے والے

وہ ہی سب رحیموں سے زیادہ رحیم — غفور اور شکور اور نہایت کریم
کہا مینے بخشا تمہارا گناہ — چلو باپ کو مت کرو تم تباہ
لکھا باپ کو اُسنے خط کا جواب — دیا بھائیون کو کہ لیجا شتاب
لباس اور گھوڑے بہت مال و زر — کیا دے کے رخصت اُنھین بیشتر
کیا باپ کا اُنسے اپنے سوال — کہ پیچھے مرے اُسکا کیسا ہی حال
کہا اُسکی آنکھین تو جاتی رہین — یہان تک وہ رویا کہ پانی نہین
قمیص اپنا لاکر کے اُنکو دیا — کیا اُنکو رخصت اور اُنسے کہا

اِذْهَبُوا بِقَمِيصِي هٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا

لے جاؤ یہہ کرتا میرا اور ڈالو منہہ پر میرے باپ کے کہ چلا آوے آنکھون سے دیکھتا

کہا تم یہہ لیجاؤ کرتا میرا — اسے ڈال دو باپ کے منہہ پہ جا
گئی اُسکی بینائی آویگی پھیر — کرو تم نہ جانے مین کچھ اپنے دیر

وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ

اور لے آؤ میرے پاس گھر اپنا سارا

پھر آئے یہان اہل کو اپنے لے — وہ سب آوین کوئی نہ باقی رہے
روایت ہے تھے اہل چالیس تین — سبھی کو کہا لائیو بے محن

تفسیر سورۂ یوسف

کہون جا کے زندہ ہے یوسف ترا
مین غمگین کیا تھا خوشی پھر کرون
قمیص اسکا لیکر وہ ہاتھ سے چلا
ہوا بعد غم کے اسے پھر سرور
روایت ہے یہہ بھی کہ کرتا غلام
کہون اسکا قصہ مین تم سے تمام
تولد ہوا جبکہ راحیل سے
کنیزک خریدی تھی یعقوب نے
ولد شیر خوارہ تھا اک اسکے پاس
اسے بیچ ڈالا تھا یعقوب نے
یہہ کی پھر باندی نے رب سے دعا
کیا جیسے تو بھی جدا کیجیو
یہہ دی ہاتف غیب نے پھر ندا
جسے دوست رکھتا وہ یعقوب ہے
بشیر اسکے بیٹے کا جو نام تھا
ہوا مصر مین جبکہ یوسف مقیم
ولیکن نہ جانے تھا ہے وہ غلام

اگر باپ راضی ہو مجھ سے مرا
خوشی کی خبر جا کے ہم نے سنا
پہر پہنچا تھا [illegible]
[illegible]
کیا یعقوب نے تک نا کلام
کہ یوسف کا بھائی وہ یامین نام
کئی رخت اپنا وہ جنت کے لے
کہ تا وہ وہ یامین کو آ کے دے
وہ رکھتی تھی اس اپنے بیٹے کی آس
کہ تا وہ وہ سارا وہ یامین لے
کہ یعقوب نے میرا بیٹا جدا
کرم مجھ پہ میرے خدا کیجیو
کہ تیری ہوئی مستجاب اب دعا
کوئی دن مین جاتی ہے اس شہر
خریدا تھا یوسف نے تاجر سے آ
ہمیشہ بشیر اسکا رہتا ندیم
کہ بیچا تھا یعقوب نے لا کلام

ہوئے مصر سے جبکہ تاجر جدے | اچلے سارے کنعان کو اسباب لے

قَالَ اَبُوهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ

کہا اُن کے باپ نے مین پاتا ہون بو یوسفؑ کی

کہا باپ نے اپنی اولاد کو | جو حاضر تھے گھر مین کہ خوشوقت ہو
مین البتہ پاتا ہون یوسفؑ کی بو | اب آتا ہی یوسفؑ کرو جستجو
مجاہد سبب یون کرین ہین بیان | ہوا راز یعقوبؑ پر یون عیان
جو لگ کر کے کرتے سے آئی ہوا | تو جنت کی بو اُسمین پائی ذرا
یہہ سمجھا کہ دنیا مین جنت کی بو | سوا اُسکے کرتے کے ہرگز نہو
سبب یہہ کہ جنت کا تھا وہ حریر | کہان اُسکی دنیا مین ہووے نظیر

لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ

اگر نہ کہو کہ بوڑھا بہک گیا

نہ سمجھو اگر مجھکو جاہل سفیہ | کہو مجھکو مجنون کی ہی یہہ شبیہ
نہ سمجھو کہ عقل اُسکی جاتی رہی | بڑھاپے سے بیہودہ بات اب کہی
اُسیطرح قبرون سے مومن اُٹھین | دماغون مین جنت کی بو اپنے لین
برس پانچ سو کی ہو جنت کی راہ | سو اُسکو کرے نور مومن نگاہ

بتا مجھکو منہ اپنا ہوں میں دل
اٹھی تب تو آواز اک سخت مار
کہ یا رب نہیں تیرا وعدہ خلاف
یہ سن بات اسکی وہ حیران ہوا
لگا کہنے اس سے کہ مجھکو بتا
کہا اسنے اول سے قصہ تمام
کہا اسنے ہے نام اسکا بشیر
میں بیٹا ترا ہوں اٹھ آ مجھ سے مل
یہ سنتے ہی اٹھ دوڑی وہ بیٹا
پھر آئی وہ اور ساتھ اسکے بشیر
ارادہ کیا تھا کہ سے کچھ کلام
افاقت جو آئی خبر اسکو دی
قمیص اسکے منہ پر دیا اسنے ڈال
ہوا جسم تازہ ہوا زندہ دل

بیان سب کہ تھا واقعہ اصل
لگی کہنے ہے فلک وہ چلا
مجھے کھو دیا تو نے تھا صاف صاف
بہت دل میں اپنے پشیمان ہوا
ترے بیٹے کیا تجھ سے وعدہ کیا
کہا اپنے بیٹے کا بتلا نام
کہا اس بشارت کا میں ہوں بشیر
کہ یہ اس نے اپنے ہے ملنے کو دل
کیا اسکو چھاتی سے اپنی لگا
وہاں تھا وہ یعقوب غمگین فقیر
کہ کھا کے غش منہ سے نکلا نہ نام
ہوئی دل میں یعقوب کے بس خوشی
ہوا نور آنکھوں میں انکی کمال
خوشی اسکو پہنچی گئی تھی تصل

فلما ان جاء البشیر القاه علی وجهه فارتد بصیرا

پھر جب پہنچا خوش خبری والا ڈالا وہ اوڑھا اسکے منہ پر تو اٹھا پھر آنکھوں سے دیکھا

ہمارے گناہون کی بخشش طلب | کرو تم کہ مخطی ہین ہم سب کے سب

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

کہا رہو بخشواؤنگا تمکو اپنے رب سے وہی ہے بخشنے والا مہربان

کہا رب سے اپنے کرونگا دعا | کہ بخشے تمہارے گنہ اور خطا
وہ تحقیق ہیگا غفور اور رحیم | وہی سارے مخلوق پر ہے کریم
دعا کا سبب کیا تھا تاخیر کا | اسے ابن عباس نے یون کہا
سحر کی دعا مین بہت ہے اثر | یہی ہمکو ہے حکم خیر البشر
نبی سے کسی نے کیا یون سوال | کہ یعقوب کا کہئے کچھ ہے حال
دعا مین بھلا اسنے کیون دیر کی | لگے اسکو فرمانے اسدم نبی
نہین اسکی تاخیر کا کچھ سبب | مگر تا سحر کو کرے وہ طلب
روایت ہے جسدم کہ آیا بشیر | ہوئی چشم یعقوب کی پھر بصیر
وہ بیٹھا جو یعقوب کے پاس تھا | لگے اسکو پھر دیکھنے خوب سا
کیا اس سے یعقوب نے یون کلام | کہ تو کون ہے اور ترا کیا ہے نام
کہا مین ہون وہ جسکی ماسے جدا | کیا تو نے تھا بے قصور و خطا
مرا نام ماں نے رکھا تھا بشیر | ہوا اسکے یعقوب غم کا اسیر
لگا رو کے کہنے کہ واحسرتا | کیا مینے تجھسے بہت سا برا

نیچھو یہان زہد کو اختیار
بدل کر تو پوشاک یان آئیو
کر حاسد نچھہ طعن مجھپر کرین
نہو فقر اور مسکنت کا حساب
کہ قبطی یہان سخت کفار ہین
اسی ڈھب جو مومن اُٹھے قبر سے
مزین ہو وہ اسپ اُسکا تمام
لباس اُسکی جنت کا سب ساتھ ہو
یہہ کپڑے پہن اور ہو کر سوار
مجوس اور نصارا اور سارے یہود
نہو اُنکی آنکھون مین تا تو حقیر
نہین تجھکو لائق یہودون کے طور

عجب اکثر ہے یہ یان تو قرار
یہون کہ تو شرمت یہہ کھائیو
مجھے آن کر یان وہ طعنے نہ دین
یہان آئیو تم بصد آب و تاب
نچھہ ہو مومنون پر وہ طعنے کرین
خدا اُڑنیوالا اُسے اسپ سے
فرشتہ ہو ساتھ اُسکے اک لا کلام
وہ مومن کو دے اور کہے تا ہو
تو چل اس جگہ سے بعز و وقار
برآوے دماغون اُن سب کے دور
ندین تجھکو طعنہ صغیر و کبیر
اُٹھے پا برہنہ ذرا کر تو غور

رفتن یعقوب علیہ السلام بسوی مصر مع اولاد

روایت ہے یعقوب نے اہتمام
سب اولاد نے اور اُنکے لباس
جو یوسف نے بھیجے تھے ناقے تمام

کیا اپنے چلنیکا اور سب کے عام
بدل کر کیا حق کا شکر و سپاس
سوار اُنپہ سب ہو گئے خاص و عام

تجمل جنکو ہو دیکھ کر آفتاب
جو دیکھے تو ہو جائے آئینہ آب

کرون اُنکی زینت کا کیا مین بیان
کہ عاجز ہی اس جا قلم کی زبان

اوائل مین تھی اک عماری عجیب
نہ دیکھی تھی ایسی عجیب و غریب

ہزارون تھے گرد اُسکے گھیرے غلام
لباسون پہ اُنکے سُنہرا تھا کام

گلون مین تھے طوق اور سرون پر تاج
گویا تھا ہر اک اُنہین سلطان آج

امیرون کے گرد اور وزیر اُن کے پاس
جدی طرح کا تھا ہر اک کا لباس

اُنھین دیکھ یعقوبؑ اور اولاد سب
ہوئے دل مین حیران کہا میرے رب

کہ کس طرح کا ہی یہہ جاہ و جلال
نہین خواب مین ہمنے دیکھا یہ حال

لگے کہنے یہہ کون ہی واہ واہ
کہا یہہ زلیخا ہی بانوی شاہ

وہ اور باندیان اُنکی آئین ہین سب
تمھاری ہین یہہ پیشوائی مین سب

عماری سے اپنی زلیخا اُتر
گئی وان سے پھر کچھ قدم بیشتر

کیا جا کے یعقوبؑ کو پھر سلام
قدم اُنکے چومے بصد احترام

جواب سلام اُسکا دیکر دعا
یہہ دی تجھکو جنت مین رکھے خدا

یہہ کہکر کہا جا عماری مین تو
سوار اُسپہ ہو لے پیادہ نہو

ہوئی جا عماری مین پھر وہ سوار
پھر آتا تھا جو کوئی وان ایکبار

سلام اُسپہ کرکے وہ آتا تھا ساتھ
اُٹھاتا تھا یعقوبؑ بھی سر پہ ہاتھ

بہت شکر حق کا وہ کرتا رہا
محبت کی وہ سانس بھرتا رہا

قدم پر دیا انکو دادا نے ڈال
دعا دی کہ رکھے خدا تمکو شاد
رہے تم سے آباد یوسف کا گھر
ہوئے پھر گھوڑوں پہ دونوں سوار
لگے کہنے یوسف کے بھائی تمام
ہوا مصر کے جبکہ آکر قریب
ہوا بادشاہ پر سوار اس گھڑی
ملوک اور وزیر اور سب اہلکار
عجب طرح کا اس گھڑی تھا سماں
اسی شان و شوکت سے آگے بڑھے
گئے پیشوائی کو تھے باپ کی
یہہ پوچھا کہ ہے کس کی شوکت یہہ کل
یہہ یوسف ہے اور اسکے سارے امیر
رہے دور ہی اک تیر پرتاب جب
لگے کہنے آپس سے کچھ کلام
یہہ کہتا تھا کنعان تھا بیت غم
ملا دوست سے جبکہ اس سے چھٹا

دئے ہوئے دادا نے انکو مال
تمہارے دلوں میں ہے حق کی یاد
کرے تمکو دنیا سے آباد
چلے ساتھ سب اسکے باندھے قطار
کہ کیا اسکا ہے ملک پر انتظام
تجمل کیا شاہ نے بس عجیب
ہوئی گرد پیش آکے خلقت کھڑی
ہوئے گرد اس ماہ کے ماہ و نجم
زمین کو تکتے تھے آسمان
ہوئے مصر کے جانکے باہر نکلے
نظر آئے یعقوب کی جو پڑی
کہا تیرے گلزار کا ہے یہہ گل
ہیں حاضر یہاں سب صغیر و کبیر
ہوا دل میں یعقوب بیتاب تب
سمجھتا نہ تھا کوئی وان خاص و عام
مرے اس سے خارج ہوئے ہیں قدم
رہا غم میں جب تک میں اس میں رہا

تفسیر سورۂ یوسف

وقال ادخلوا مصر ان شاء الله امنین

اور کہا داخل ہو مصر میں اگر اللہ نے چاہا تو خاطر جمع سے

پیادہ ہوئے سب وزیر و امیر
زمین پر سب اُترے صغیر و کبیر

کیا حکم حقنے فرشتوں کو بھی
کہ جاؤ زمین پر اُترتم ابھی

کہ یعقوبؑ و یوسفؑ ہوئے ہیں بہم
خوشی ہووے اور دور ہو درد و غم

فرشتے بھی آئے زمین پر اُتر
عدد کی تھی اُنکے خدا کو خبر

وہاں جبکہ یعقوبؑ و یوسفؑ ملے
کنول کی طرح سے دل اُنکے کھلے

جدائی کو کر یاد رونے لگے
وہ غم دل کا آنسو سے دھونے لگے

بہت دیکھ غمگین یہہ اُنکا حال
ہوئی سب فرشتوں کو رقت کمال

کوئی وان پہ رونے سے خالی نہ تھا
نتھے اشک گویا کہ دُر بے بہا

وہ غش جو کہ یعقوبؑ کو آگیا
دھرا گود میں سر کو یوسفؑ نے تھا

کہا رو کے یوسفؑ نے با اضطراب
کہ ای باپ لیکن نہ پایا جواب

وہیں منہہ پہ لاکے چھڑکا گلاب
افاقت نہ آئی رہا اضطراب

فلما دخلوا علی یوسف اوی الیه ابویه

پھر جب داخل ہوئے یوسفؑ پاس جگہ دی اپنے پاس اپنے ماباپ کو

ہوئے جبکہ داخل وہ یوسفؑ کے پاس
سو یوسفؑ تو رہتے تھے ہر دم اُداس

رکھا دونوں ماباپ کو اپنے گھر
کہ اُنکے قدم سے ہو گھر بھرہ ور

مراد اس جگہ ماسے خالہ کو جان
کہ راحیل پہلے مری تھی یہہ ان

تفسیر سورۂ یوسفؑ

کیا بھائیون نے ترے ساتھ کیا
کیا تجھ پہ کیا کیا تھا جو ہوا

کہا اُسنے جو کچھ ہوا سو ہوا
مری جان پر خوب تھا جو ہوا

نہ ذکر اسکا کیجے کہ اب مل گئے
جدے جو ہوئے تھے سو سب مل گئے

خوشی دل کو ہی اور جی کو سرور
ہوئی جتنی کلفت تھی اک نعمت دور

ولے ذکر تھوڑا کیا باپ سے
وہ سنتے ہی جاتا رہا آپ سے

افاقت جو آئی تو پھر یون کہا
کہ پھر کچھ تو گذرا ہے ہوا ماجرا

کہا باپ مت پوچھ اس ذکر کو
گئی مجھ سے تیری ملاقات ہو

دنو کی مصیبت کو کر یاد مت
تو غم دے کے کر مجھکو برباد مت

جو چاہا خدا نے وہی ہی ہوا
نکچھ ذکر کر اب مضی ما مضی

کہا ابن عباس نے یہہ سنو
ملے جب وہ آپس مین محبوب دو

کہا جا کے یوسف نے یون باپ سے
کہ پوچھون ہون اک بات مین آپ سے

ہوئی غم سے میرے تری خم کمر
گئی روتے روتے تمہاری بصر

یہہ دنیا کا قصہ ہوا چند روز
قیامت کا ہے سوچ دل مین ہنوز

وہان بھی ملون تجھ سے مین یا نہین
بیان اسکا کچھ ہم سے کیجے کہین

کہا تجھکو اسبات کا کیا ہی غم
ملا دے گا مجھکو خدا کا کرم

مگر گر کہین سلب ایمان ہو
تو البتہ ملنا نہین جان لو

اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ

جب مجھکو نکالا قید سے

اب احسان مجھپر کیا اور بھی
کوئے کا نہ کچھ ذکر اُسنے کیا

رہائی مری اُسنے زندان سے کی
کہ بھائی نہون اُسکے شرمندہ تا

وَجَآءَ بِکُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ

اور تمکو لے آیا گانون سے بعد اُسکے کہ جھگڑا اُٹھایا شیطان نے مجھ مین اور میرے بھائیون مین

لے آیا خدا گانون سے شہر مین
مناسب جو شیطان نے ڈالا فساد
کیا ملک پھر حقنے مجھکو عطا
ملا ملک بھی بعد چندین فساد

تمھین یعنے کنعان سے مصر مین
کیا مجھ مین اور بھائیون مین عناد
کرون شکر کس طرح اُسکا ادا
جو شیطان سے ہم مین ہوا وہ زیاد

اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ

میرا رب تدبیر سے کرتا ہی جو چاہے بیشک وہی ہی خبردار حکمتون والا

کہ تحقیق رب میرا ہی مہربان
وہ ہیگا علیم اور دانا حکیم

جسے چاہے دے سلطنت بیگمان
جسے چاہے دیوے خلافت عظیم

تفسیر سورۂ یوسف

وہ تھے قائم اللیل صائم نہار
نہ دنیا کا غم تھا نہ فکر نہ نیا

پھر یوسف نے سب بھائیون کے لئے
جدا سب مکانات بنوا دیے

خدا نے کیا انکو جیسا بہم
ملا دیے بھون کو کرے دفع غم

اسی ڈھب قیامت مین حضرت سے سب
ملین گے ملا دیگا ہم سب کو رب

جدائی ہے دنیا کی بے اعتبار
جدا ہو نہ کوئی وہان رہنما

جدا قصر ہر اک کی خاطر کیا
جدا پر نہ تھا قصر یا بین کا

اسے پاس یوسف نے اپنے رکھا
وہی ایک دونون کا کل قصر تھا

سبھی سیکھتے علم یعقوب سے
عبادت مین حق کی وہ مشغول تھے

زلیخا بھی جا علم پڑھتی وہان
بدل کرتے یعقوب اسکے بیان

ہوئی مصر کے عورتون مین شقیہ
زلیخا کی وان تھی نہ کوئی شبیہ

رہی مصر مین آکے چالیس سال
خوشی سب کو رہتی بحد کمال

سو یعقوب اور اسکی اولاد کے
ہوئے بیٹے بارہ ہر اک کے جدے

تھے ذاکر اور شاکر اور صالح تمام
خوشی مین گذرتی تھی سب صبح و شام

در بیان حال وفات حضرت یعقوب علیہ السلام

یہان تک تو سب زندگی کا تھا حال
اب آگے سنو موت کا کچھ مقال

نہین یان کسی کو ثبات و بقا
ہر اک شی کو اک دن ہے آخر فنا

نہو دل ترا مبتلا ہی الم
رہین دور تجھ سے سبھی رنج و غم

جدائی کا میرے نہ تو رنج کر
نصیحت میری سن ذرا کان دھر

کہ جب دم تری عمر کے ہون تمام
تو کرنا اسی مصر مین تو مقام

یہان دفن ہو جو تو جانا نہین
سوا یان کے تیرا ٹھکانا نہین

بجا لانا تم حکم سب یہان کو
یہہ کہکر چلا پھر وہ کنعان کو

کیا ساتھ یوسف نے اسکے خروج
چلا ساتھ لیکر وہ اپنا عروج

چلے شہر سے سب کے سب ہو بہم
کہا سبکو یعقوب نے جا بہ تھم

اکیلا چلا سبکو رخصت کیا
کسیکو نہ اُن مین سے ہمرہ لیا

کیا راہ سے سب کو رخصت تمام
لگی رونے اولاد اور خلق عام

ہر اک کو تسلی دلاسا دیا
دیا سونپ سب کو بحفظ خدا

اکیلا ہوا اونٹنی پر سوار
کیا قبر آبا پر آکر قرار

براہیمؑ و اسحاقؑ کی قبر پر
ہوا جبکہ یعقوبؑ کا پھر گذر

وہان روتے روتے وہ ٹک سو گیا
اُسے سوتے مین خواب عجب یہہ ہوا

یہہ دیکھا کہ کرسی ہے یاقوت کی
براہیمؑ بیٹھے ہین اسحاقؑ بھی

وسیع اور اسحاق ہین دو طرف
براہیم ہین بیچ مین ہم کتف

یہہ کہتے ہین اب تیرا ہی انتظار
کہ تھا تو خوشی سے نتھا پھر قرار

دیا اُنسنے اُٹھتے ہی ناقہ کو چھوڑ
کہا مصر کی طرف تو منہہ کو موڑ

تفسیر سورۂ یوسف

تجھے دیکھکر ہوگیا رنگ زرد
کہا اُسنے ہون مین ملک موت کا
مری قبض کرنے کو آیا ہے جان
کہا قبض کرتا ہون اب تیری روح
فرشتہ اُسے موت کا جان کر
فرشتے نے ہاتھ اپنا نزدیک ہو
لٹا کر اُسے پشت پر بر زمین
کیا حلق مین روح نے جب مقام
جو یوسفؑ کی سکرات آسان ہو
مراد یہ کہ یوسفؑ کو پہنچا سلام
پڑھا پھر کلمہ ہوئی قبض روح
ہوئی زندگی اُسکی دو سو برس
فلک پر گیا لے فرشتہ وہ جان
فرشتے بہت اُنکے ہمراہ تھے
نماز اُسکی پڑھکر کیا دفن وان
ہوئین چار قبرین برابر وہان
تھی بی سارہ کی چار مین وان پہ قبر

جو تھیرے ترے [illegible]
کہا کیون [illegible]
مجھے اب تو اسبات کا [illegible]
تو جنت کی لے جائے اب [illegible]
کہا موت رب [illegible]
رکھا اُسکے سینے پہ [illegible]
لگا کھینچنے روح کو بس وہین
کہا اُس گھڑی اسی خدا نے کریم
تو مجھپر بڑا سا یہ احسان ہو
یہ کہیو ہوا کام اُسکا تمام
ملے اُسکو جنت کے سارے فتوح
پھر اُس بعد تو یہ تن کا قفس
ہوئے جمع جبریل و میکائیل وان
ہوئے غسل مین پھر شریک آن کے
جہان مدفن اسحاق کا تھا عیان
ابراہیم و اسحاق و یعقوب جان
دیا حق نے بے انتہا جنکو اجر

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ

ای رب تو نے دی مجھکو کچھ حکومت اور سکھایا مجھکو کچھ پھیر باتون کا

کیا عرض یوسف نے ای میرے رب
دیا علم خوابون کی تعبیر کا

دیا تو نے ملک اور مجھے علم سب
بیان انکا اور انکی تفسیر کا

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

ای پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے تو ہی میرا کارساز ہے دنیا مین اور آخرت مین

تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا

موت دے مجھکو اسلام پر

تو ہی خالق آسمان و زمین
ولی ہے مرا دین و دنیا مین تو

ترا مین بھی بندہ ہون اک کمترین
مسلمان مرون ہے یہی آرزو

وَاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ

اور ملا مجھکو نیکبختون مین

ملا مجھکو تو نیکبختون کے ساتھ
مراد انکی تھی انبیا سے ملین
جو یوسف نے کی موت کی آرزو

یہی مانگتا ہون اٹھا کر کے ہاتھ
وہ آبا اور اجداد مین جا رہین
ہوئے آکے جبریل پھر روبرو

کئی مصر کی ساری برکت وہان
تھا کافر ان کا وہان پر نشان

ملک تھا جو زیان ابن ولید
یہہ چاہا کہ جا کر کرے اسکی دید

کہا اذن ہو تو مین آؤن وہان
کہ اسکی سنی ہین بہت خوبیان

کہا اسکو یوسف نے کر یہہ یقین
نہین حکم یان اب بجز مومنین

اگر بت پرستی کو تو چھوڑ دے
تو حرمین کو آکے اب دیکھ لے

نہ ایمان لایا نہ داخل ہوا
اسی حالت کفر مین وہ موا

زلیخا نے اسی مین پائی وفات
ہوئی تلخ یوسف پہ دنیا کی بات

نماز اسکی پڑھ دفن تب کر دیا
نہ کچھ لطف پھر زندگی کا رہا

کیا دفن حرمین مین اسکو لا
پھر اس بعد تھوڑا ہی زندہ رہا

روایت ہی کعب ابن احبار سے
کہ اک ماہ و دس روز وہ زندہ تھے

پھر اس بعد یوسف نے پائی وفات
ہوا مصر کا دن اندھیری سی رات

زلیخا کے آگے نہ پیچھے کوئی
کوئی اور زوجہ نہین اسکے کی

زلیخا سے تھے اسکے گیارہ ولد
رہی اسکی زوجہ وہی تا ابد

جب آیا وہ یوسف کا وقت وفات
فراہیم سے کی وصیت کی بات

کہا اسنے ای میرے بیٹے عزیز
یہ مجھکو دفن اس بانمیہ

کہ جب تک نہ آوے فلک سے ندا
یہ مجھکو نہ دفن بے حکم جا

یہہ کہکر کے اسنے بھرے تین دم
جہان سے ہوا ایک دم مین عدم

تو تھا دس برس کا فقط اُسکا سن
اور آنے لگے تھے جوانی کے دن

رہا دور پھر وہ بہتر برس
نہ تھی اُسکے ملنے کی امید بس

ملا باپ سے جبکہ وہ نیک خو
برس اُسپہ گذرے تھے اسّی اور دو

رہے مل کے آپسمین چالیس سال
کسیکو نہ تھا رنج اور نہ ملال

رہا زندہ بعد اسکے تینتیس سال
ہوئے ایک سو پچپن ای نیک فال

نہ تھی قبر کی پھر کسیکو خبر
کہ ہے قبر یوسفؑ کی بارے گدہر

دفن کردن موسیٰ تابوت یوسف علیہما السلام را در مقابر آبا بعد براوردنش از نیل بحکم ربّ جلیل

زمانے مین موسیٰؑ کے تھے نیل مین
کسی کُنڈ مین یا کسی جھیل مین

ہوا حکم موسیٰ کو تو جلد جا
وہان سے تو تابوت یوسفؑ اُٹھا

اُسے دفن کر اُسکے آبا مین جا
کہا پھر یہہ موسیٰ نے رب العلا

بتا دے مجھے کون اب اُسکی قبر
کہ دن کسکے اوپر مین جاکر کے جبر

کہا اُسکی ہوتی ہے مشکل خبر
مگر ایک عورت ہے آگاہ تر

اسیر بن یعقوب کی بنت ہے
ہے نام اُسکا سارا سُن ای نیک پے

کہا اُس سے موسیٰ نے اُسنے کہا
کہ اک شرط پر اُسکو دون مین بتا

تفسیر سورۂ یوسفؑ

ہوئی قبر یوسفؑ کی اُس جا نمود
لیا کھینچ تابوت کو اُسنے زود
زمین تھی مقدس جو کنعان مین
وہان لے گئے اُسکو اُس آن مین
چہان لے گئے قبر اُسکے آبا کے سب
لیا دفن واں اُسکو باذن رب
ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ
یہہ خبرین ہین غیب کی
نُوحِيهِ إِلَيْكَ
ہم بھیجتے ہین تجھکو

إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ

جب ٹھہرانے لگے اپنا کام اور فریب کرنے لگے ف

نہ تھا بھائیوں پاس یوسف کے تو
جب اس امر کی سب نے کی گفتگو

کیا کرتے دایم وہ مکر و دغا
کہ یعقوب سے ہووے یوسف جدا

وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ ۝

اور نہیں اکثر لوگ یقین لانے والے اگرچہ تو للچاوے

نہیں لاتے ایمان اکثر بشر
رکھے گرچہ تو حرص اسلام پہ

تو چاہے ہے خلقت کے اسلام کو
کرے ہے دل و جان سے اس کام کو

وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۚ

اور تو مانگتا نہیں اُنسے اسپر کچھ نیک

نہ تو نے طلب اُن سے اجرت کی کی
جو انکو گران یہہ نصیحت لگی

ترا وعظ و تعلیم و تلقین و پند
سراسر ہدایت ہے اور سود مند

سنے جو کوئی اور نہو رو براہ
وہی دوزخی ہے بلا اشتباہ

فقط تیرا خلقت پہ احسان ہے
بتانا انہیں راہ ایمان ہے

نہین خوف اُنکو کہ آوے عذاب — خدا کا کرے اُنکو بالکل خراب

اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ

یا آپہنچے قیامت اچانک اور اُن کو خبر نہو

دبا اُنپہ آوے قیامت کا دن — بلا مین اچانک وہ ہون ممتحن
قیامت کے آنے سے تھے بیخبر — نہ توشہ کیا کچھ نہ کچھ ما حضر
رہے اپنی غفلت سے یان پر خراب — اُٹھایا جہنم کا سر پر عذاب

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ

کہہ یہہ میری راہ ہی بلاتا ہون اللہ کی طرف سمجھ بوجھ کر

یہہ کہہ اُنسے رستہ ہی میرا یہی — جو اسپر چلے شرک سے ہی بری
وہ اللہ ہی وحدہٗ لا شریک — یہی راہ ہی سارے رستون سے ٹھیک
نہین حکم مین کوئی اُسکے دخیل — وہ ہی مالک الملک ربّ جلیل
پکارون ہون راہِ خدا پر تمھین — بلاتا ہون راہِ ہُدا پر تمھین
سنو گوش دل سے اسے تم ذرا — بیان مین نے جو کچھ کہا تمسے کیا
بیان ہی مرا مثل ماہِ منیر — مگر چشم دل سے ہو تم بے بصیر

اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ

مین اور جو میرے ساتھ ہی اور اللہ پاک

کہ مائل ہیں ہر جنس ہم جنس پر
ملک سے ملک اور بشر سے بشر

کبوتر نہ ہووے کبھی جفت زاغ
نہ ہو کبک ہم آشیان کلاغ

نہ راغب ہو ناجنس پر دل کبھو
کرے سو طرح گرچہ وہ جستجو

نہ جن و انسان کی صحبت برآر
نہ انسان کا ہو ملک یار غار

ہیں بالطبع ہر جنس کو میل جنس
اسی واسطے سب نبی ہیں انس

بنی آدم اسواسطے ہیں نبی
کہ دل میں لگے بات ہم جنس کی

فرشتے اگر ہوتے ہمپر رسول
نہ کرتا کوئی انکا کہنا قبول

نبی گو حقیقت میں ہیں بشر
ملک سے ہیں اوصاف میں خوبتر

نہیں وہ خدا عالم الغیب ہیں
نہیں انسے پوشیدہ ہیں کوئی شے

کوئی بات حکمت سے باہر نہیں
کوئی کام سے اُسکے ماہر نہیں

افلم یسیروا فی الارض

سو کیا یہہ لوگ نہیں پھرے ملک میں

نہیں کرتے کفار سیر جہان
کہ ہو حال پہلوں کا انپر عیان

کہ کس طرح انپر ہوا ہے عذاب
کیا کس طرح ہمنے انکو خراب

سنو انمیں سے تم بھی بعضوں کا حال
کہ کس طور وہ سب ہوئے پایمال

جو منکر ہوا سب جہان نوح سے
تو کس طور سے ہمنے غوطے دئے

نہ باقی جہان میں رہا کوئی نیچ
دیا ہمنے سب کو شکنجے میں کھینچ

تم اسبات کو کیا سمجھتے نہین | بھلے اور برے کو پرکھتے نہین

حَتّٰۤى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا

یہان تک کہ جب ناامید ہونے لگے رسول اور خیال کرنے لگے کہ اُنسے جھوٹھ کہا تھا

ہوئے جبکہ مایوس اُنسے نبی | جو کفار نے اُنکی تکذیب کی
ہوا جب رسولون کے دل پر یقین | یہہ ایمان لانے کے ہرگز نہین

جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ

پہنچی اُنکو مدد ہماری پھر بچا دیا جنکو ہمنے چاہا

مدد ہمنے اپنے رسولون کی کی | نچھوڑا کوئی ہمنے کافر شقی
ہوا جبکہ اُنپر ہمارا عذاب | ہوئے دونون عالم مین خوار و خراب
جسے چاہین ہم اُسکو دیوین بچا | جسے چاہین اُسکو کرین مبتلا
عذاب خدا سے بچے ہین وہی | نبی کی جو کرتا رہے پیروی

وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

اور پھیری نہین جاتی آفت ہماری قوم گنہگار سے فا

نہین کوئی ایسا کہ ٹالے بلا | بلا مین کرین جسکو ہم مبتلا
گنہگار کو ہم جو چاہین کرین | ہمارے غضب سے وہ ہر دم ڈرین

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ؕ

البتہ اُنکے احوال سے اپنا حال قیاس کرنا ہی عقل والونکو

نقد سورۂ یوسف

مصائب کی پرچو دنیا مین ہین
اس احوال اُنکے عملین ہین

مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى

کچھ بات بنائی ہوئی نہین

وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ

لیکن موافق اُس کلام کے جو

بَيْنَ يَدَيْهِ

اُس سے پہلے ہی

نہین ہی یہہ قرآن حدیث دروغ
لیکن ہی پہلی کتابون کا یہہ
تصدیق ہی پہلی کتابون کا یہہ
لیکن ہی پہلے خطابون کا یہہ
ہی صدق پر اُنکے ایسی دلیل
کہ ہی یہہ بلاشک کلام جلیل

بنا بیٹھے وہ اب کر دیں گے بیان کل رسول نو مید لگے ہونے کہ شاید نہ پہنچے وہ اُنکے پاس خیال اُنکے آدمی کافر نہین ہونگے اگر جانا ہی کہ وہ جھوٹا ہی

Checked
1987

وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ

اور کھولنا ہر چیز کا

ہر اک چیز کا اسمین ہوگا بیان
سب احکام دین اسمین ہونگے عیان

جو کچھ دین و دنیا مین مطلوب ہے
وہ قرآن مین صاف مکتوب ہے

مسائل جو کچھ دین و دنیا مین ہین
کھلے مجتہد فیہ سب اسمین ہین

اسی سے کرے ہے ہر اک اجتہاد
مسائل کا قرآن سے ہے اعتماد

وَهُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝

اور راہ سوجھاتی اور مہربانی اُن لوگون کو جو یقین لاتے ہین

سراسر ہدایت ہے اسمین بھری
یہہ قرآن رحمت ہے اللہ کی

یہہ رحمت ہے اُنپر جو ہین مومنین
مگر اس سے محروم ہین کافرین

یہہ تفسیر یوسف ہوئی سب تمام
کیا ہمنے بھی اسکو اب اختتام

نہ کچھ شاعری کا کیا ہین خیال
کہا اسمین جو کچھ لکھا تھا وہ حال

الٰہی مرا رنج سب دور کر
مجھے نور سے اپنے معمور کر

سر دست ہمنے لکھی سب کتاب
نہ کچھ فکر اور غور کا تھا حساب

خدا اور محمد کا لیتا ہون نام
علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

تمت

تفسیر سورۂ یوسف